اردو ترجمہ

اَلْھُدٰی

وَ التَّبْصِرَةُ لِمَنْ یَّرٰی

تصنیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

اَلْـهُــدٰی وَ التَّبْصِرَۃُ لِمَنْ یَّرٰی   اردو ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم و علٰی عبدہ المسیح الموعود

پیش لفظ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''**الھدٰی و التبصرۃ لمن یرٰی**'' کی تالیف کا باعث ''الشیخ محمد رشید رضا'' مدیر **المنار** ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب ''**اعجاز المسیح**'' تحریر فرمائی تو مصر کے بعض علماء اور مدیرانِ جرائد و مجلّات کو اس کے چند نسخے ارسال فرمائے۔ **مناظر** اور **الھلال** کے مدیران نے تو اس کی فصاحت و بلاغت کی بہت تعریف کی مگر الشیخ محمد رشید رضا نے تحقیق کے بغیر ہی لکھ دیا کہ ''کتاب سہو و خطا سے بھرپور ہے، اس کی سجع میں بناوٹ سے کام لیا گیا ہے اور لطیف کلام نہیں اور عرب کے محاورات کے خلاف ہے وغیرہ وغیرہ۔ مزید اس نے یہ لاف زنی کی ''**اِن کثیرًا من اھل العلم یستطیعون ان یکتبوا خیرًا منہ فی سبعۃ ایامٍ**'' (المنار جلد ۴ صفحہ ۲۶۴) یعنی بہت سے اہلِ علم اس سے بہتر سات دن میں لکھ سکتے ہیں۔ جب اس کا ریویو ہندوستان میں شائع ہوا تو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ازسرِنو مخالفت کا ایک طوفان برپا کر دیا۔ تب آپؑ نے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل اور اتمامِ حجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہی تو آپ کے دل میں یہ ڈالا گیا کہ آپ اس مقصد کے لئے ایک کتاب تالیف فرمائیں اور پھر مدیر المنار اور ہر اس شخص سے جو ان شہروں سے مخالفت کے لئے اٹھے اس کی مثل طلب کریں۔ چنانچہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت تضرّع اور خشوع و خضوع سے دعا کی، یہاں تک کہ قبولیتِ دعا کے آثار ظاہر ہوئے چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

و وفقت لتأليف ذالك الكتاب. فسأُرسله اليه بعد الطبع و تكميل الابواب .فان اتٰى بالجواب الحسن و احسن الردّ عليه. فاحرق كتبي و اقبّل قدميه. واعلق بذيله. و اكيل الناس بكيله.وها انا اقسم بربّ البريّة.أُؤَكِّدُ العهد لهٰذه الاليّة. (الھدیٰ . روحانی خزائن جلد۱۸صفحہ۲۶۴)

اور مجھے اس کتاب کی تألیف کی توفیق بخشی گئی۔سومَیں بعد چھپ جانے اوراس کے بابوں کی تکمیل کے اس کی طرف بھیجوں گا۔پھر اگر منار نے اس کا جواب خوب دیااورعمدہ ردّ کیا تو مَیں اپنی کتابیں جلادوں گا اوراس کے پاؤں چُوم لوں گا اوراس کے دامن سے چمٹ جاؤں گا اور پھر لوگوں کواس کے پیمانہ سے ناپوں گا۔اورلومَیں پروردگار جہاں کی قسم کھا تاہوں اوراس قسم سے عہد کو پختہ کرتا ہوں۔

اس کتاب میں حضور نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی۔

’’اَم له في البراعة يدّطُولٰی سيهزم فلا يُریٰ .نبأ من الله الذی يعلم السرّ و اخفٰی.‘‘ (الھدیٰ .روحانی خزائن جلد۱۸ صفحہ ۲۵۴)

آیا فصاحت و بلاغت میں اسے بڑا کمال حاصل ہے؟ عنقریب وہ گریز کرجائے گا اور پھر نظر نہ آئے گا یہ پیشگوئی ہے خدا کی طرف سے جونہاں درنہاں کو جاننے والا ہے۔

علامہ رشید رضا ’’**الھدیٰ**‘‘ کی اشاعت کے بعد تیس سال تک زندہ رہا مگر اسے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی کتاب ’’**الھدیٰ و التبصرة لمن یریٰ**‘‘ جیسی فصیح کتاب لکھنے کی توفیق نہ ملی۔ **الھــدیٰ** کی تالیف ربیع الاول ۱۳۲۰ھ میں مکمل ہوئی اور۱۲رجون ۱۹۰۲ءکو چھپ کرشائع ہوئی۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی کتاب ’’**الھدیٰ و التبصرة لمن یریٰ**‘‘ کے پہلے ۶۷ صفحات کا ترجمہ خود سیدنا حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے اردو زبان میں کر کے ایڈیشن اوّل

میں ہی شامل اشاعت فرمایا اور اس ترجمہ کے آخر پر آپ نے تحریر فرمایا "**ولا حاجة الی الترجمة و الترجمان فانهم یدعون علم اللسان**" ۔یعنی اب اس سے آگے ترجمہ کی کوئی ضرورت نہیں اس لئے کہ وہ خود زبان دانی کے مدعی ہیں۔"

(**الھدیٰ و التبصرة لمن یریٰ**، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۱۴)

اس سے اگلے عنوان "**فی ذکر علماء ھذا الزمان** " سے آخر تک کا ترجمہ پہلے نہ تھا۔مکرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری مربی سلسلہ مرحوم نے اس حصہ کا ترجمہ کیا تھا۔عربک بورڈ کے اجلاسات میں اس ترجمہ کی نظر ثانی ہوئی۔ممبران عربک بورڈ کے اسماء یہ ہیں۔

احباب کی خدمت میں **الھدیٰ** کا مکمل ترجمہ پیش ہے۔اللہ تعالیٰ اسے اہل علم طبقہ کے لئے رشد و ہدایت کا ذریعہ بناوے۔ آمین

ٹائیٹل بار اول

الھدیٰ

والتبصرة لمن یریٰ

۱۲ جون سنہ ۱۹۰۲ء

الثمن فی جلد	محصول ڈاک	وی پی
۱۲/	۱/	۱/

طبع فی دار الامان قادیان المطبع ضیاء الاسلام

باہتمام الحکیم فضل دین البھیروی

تعداد اشاعت ۷۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰه الذی أری أولیاء ہ صراطا یضلّ فیه الغطاط. وجلّی لهم نهارا لا یُبصر فیه الوطواط. وأسلکهم مسالك لم یَرُضْها مطایا الأبْصار. وفجّر لهم ینابیع ما اهتدت إلیها طیور الأفکار. والصلٰوة والسلام علی خاتم الرسل الذی اقتضی ختم نبوّته. أن تُبعث مثل الأنبیاء من أمّته. وأن تُنَوّر وتُثمر إلی انقطاع هذا العالم أشجاره. ولا تُعفّی آثاره. ولا تُغیّب تذکّاره. فلأجل ذالك جرت عادة اللّٰه أنه یُرسل عبادًا من الذین استطابهم لتجدید هذا الدین. ویعطیهم من عنده علم أسرار القرآن ویُبلّغهم إلی حق الیقین. لیُظهروا معارف الحق علی الخلق بسلطانها. وقوّتها ولمعانها. ویُبیّنوا حقیقتها وهویّتها. وسُبلها وآثار عرفانها.

ہر قسم کی حمد اُس خدا کے لئے ہے جس نے اپنے دوستوں کو وہ راہ بتائی کہ مُرغ سنگ خوار بھی اس میں بھٹک جاتا ہے اور اُن کے لئے ایسا دن چڑھایا کہ اس میں چمگادڑ کو کچھ نظر نہیں آتا۔ اور ایسی راہوں پر انہیں چلایا کہ آنکھوں کی اُونٹنیاں اُن میں کبھی چلی نہیں۔ اور ایسے چشمے ان کے لئے جاری کئے کہ فکروں کے پرندے ان کی طرف راہ نہیں پا سکے۔ اور صلوٰۃ اور سلام خاتم رُسل پر جس کی نبوت کے ختم نے چاہا کہ آپ کی اُمت سے نبیوں کی مانند لوگ پیدا ہوں۔ اور آپ کے درخت زمانہ کے آخر تک پھلتے پھولتے رہیں اور نہ آپ کے نشان مٹائے جائیں۔ اور نہ آپ کی یاد دنیا سے بھول جائے۔ اسی لئے خدا کی عادت ہے کہ وہ ایسے بندوں کو بھیجا کرتا ہے جنہیں اس دین کی تجدید کے لئے پسند فرما لیتا ہے۔ اور انہیں اپنے حضور سے قرآن کے اسرار عطا کرتا اور حق الیقین تک پہنچاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ لوگوں پر حق کے معارف کو پوری قوت اور غلبہ اور چمک کے رنگ میں ظاہر کریں۔ اور ان معارف کی حقیقت اور کیفیت اور راہوں اور ان کی شناخت کے نشانوں کو بیان کریں۔

﴿٢﴾

ویُخلّصوا الناس من البدعات والسّیّئات وطوفانها وطغیانها. ولیُقیموا الشریعة ویفرشوا بساطها. ویبسطوا أنماطها. ویُزیلوا تفریطها وإفراطها. وإذا أراد اللّٰه لأهل الأرض أن یُصلح دینهم. ویُنیر براهینهم. أو ینصرهم عند حلول الأهوال والمصائب والآفات. أقام بینهم أحدًا من هذه السّادات. ویُؤیّده بالحجج القاطعة والآیات. ویشرح صدور الأتقیاء لقبوله ویجعل الرّجس علی الذین لا یتّقون. ففریق من الناس یؤمنون به ویُصدّقون. وفریق آخر یکفرون به ویُکذّبون. ویقعدون بکل صراطٍ ویؤذون. ویمنعون کل من دخل علیه ولا یُخلّصون. فتهیج غیرة اللّٰه لإعدامهم. لیُنجی عبده من اجلِخمامهم. فما زال بالکافرین یُهلك هذا ویدفع ذاك حتی تصیر الأرض

﴿۳﴾

اور لوگوں کو بدعتوں اور بدکرداریوں سے اور ان کے طوفان وطغیان سے چھڑائیں۔ اور شریعت کو قائم کریں اور اس کی بساط کو بچھائیں اور افراط و تفریط کو جو اس میں داخل کی گئی ہے دور کریں۔ اور جب خدا اہل زمین کے لئے چاہتا ہے کہ ان کے دین کو سنوارے اور ان کے برہانوں کو روشن کرے اور ہول اور مصیبت کے پیش آنے پر ان کو مدد دے۔ تب ان بزرگوں میں سے کسی کو ان میں کھڑا کر دیتا ہے اور نشانوں اور قاطع حجتوں سے اس کی تائید کرتا اور نیک بختوں کے سینوں کو اس کے قبول کرنے کے لئے کھول دیتا ہے اور تقویٰ اختیار نہ کرنے والوں پر پلیدی اور ناپاکی پھینکتا ہے۔ پھر یوں ہوتا ہے کہ کچھ لوگ تو اس پر ایمان لاتے اور تصدیق کرتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے اور تکذیب کرتے ہیں۔ اور اس کی راہ میں روک بن جاتے اور دکھ دیتے ہیں اور کسی کو اس کے پاس آنے نہیں دیتے۔ آخر کار خدا کی غیرت ان کے نابود کرنے کے لئے جوش مارتی ہے اس لئے کہ اپنے بندہ کو ان کے حملہ سے چھڑائے۔ سو خدا کافروں کے پیچھے پڑا رہتا کسی کو ہلاک کرتا اور کسی کو دفع کرتا ہے یہاں تک کہ زمین ان سانپوں اور بچھوؤں سے خالی ہو جاتی

خالية من تلك الهوام. ويحصل الأمن للأبرار الكرام. وتحتفل الملّة من نخب الإسلام. كنجوم منيرةٍ مُشرقة في الظلام. وهذا من أكبر علامات الذين يأتون من حضرة العزة والجبروت. وينزلون إلى الناسوت ليجذبوا خلق الله إلى عالم الملكوت واللاهوت. وإنّ اللّٰه يجلو بهم الغياهب. ليبتلي الخبيثين والأطايب. ويُرِي الفائزَ والخائب. فتُسعد نفسٌ وأخرى تشقى. ويُحيِي أخ وأخ آخر يُفنَى. ويُنصر المأمور في الأرض ويُمهل حتى يفل شبا العدا. ويزول الظلام وتطلع شمس الهدى. فالحاصل أن أولياء اللّٰه لا يُهلكون كالكاذبين. ولا يكون مآلهم كالمفترين. بل يُعصَمون ويُقبلون ويُنصرون ويُؤثرون على العالمين. و لا يُضاعون و لا يُجاحون ويعيشون أمام أعين

ہے اور برگزیدوں کو امن مل جاتا اور ملت ایسے چیدہ لوگوں سے بھر جاتی ہے جو تاریکی میں چمکدار روشن ستارے ہوتے ہیں اور یہ بڑی بھاری علامت ہے ان لوگوں کی جو خدا کی طرف سے آتے اور اس جہان میں نازل ہوتے ہیں اس لئے کہ خلقت کو خدا کی طرف کھینچ لے جائیں۔ اور خدا ان کے ذریعہ سے تاریکیوں کو پاش پاش کرتا ہے اس لئے کہ ناپاک اور پاک کو آزمائے اور کامیاب اور نامراد کو ظاہر کردے۔ سو کوئی سعید بنتا اور کوئی شقی بنتا ہے۔ اور کسی کو زندگی بخشی جاتی اور کوئی فنا کر دیا جاتا ہے اور مامور کو نصرت اور مہلت دی جاتی ہے جب تک کہ وہ دشمنوں کی تلوار کی دھار کو کند کر دیتا اور اندھیرا اُٹھ جاتا اور ہدایت کا آفتاب چڑھ آتا ہے۔ غرض خدا کے دوست جھوٹوں کی مانند ہلاک نہیں کیے جاتے اور ان کا انجام مفتریوں کا سا انجام نہیں ہوتا۔ بلکہ انہیں بچایا جاتا اور قبول کیا جاتا اور نصرت دی جاتی اور کل جہان پر ایثار کیا جاتا ہے۔ وہ نہ تو ضائع کئے جاتے ہیں اور نہ ان کی بیخ کنی کی جاتی ہے بلکہ وہ اپنے پروردگار

﴿۴﴾

ربهم فائزين. وإنهم حجّة الله على الأرض ورحمة الحق لأهل الأرضين. وليست شقوة في الدنيا كإنكار المأمورين. ولا سعادة كقبول هؤلاء المقبولين. وإنهم مفتاح حصن الأمن والأمان وحرز الداخلين. فما بال الذي فقد هذا المفتاح وما دخل الحصن وقعد مع المخرجين. وإن أشقى الناس رجلان. ولا يبلغ شقاوتهما أحدٌ من الإنس والجان. رجلٌ كفر بخاتم الأنبياء. ورجل آخر ما آمن بخاتم الخلفاء. وأبى واستكبر وأساء الأدب عليه وترك طريق الحياء. وما تأدّب مع الله وأهله الموعود وبلّغ التوهين إلى الانتهاء. ولو لم يتولّد لكان خيرًا له من سوء العاقبة وسخط حضرة الكبرياء. ولسوف يذوق ذواق السب والشتم والازدراء. وإن الساعة

کے سامنے بامراد زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ زمین پر حجۃ اللہ اور اہلِ زمین کے حق میں خدا کی رحمت ہوتے ہیں۔ اور دنیا میں ماموروں کے انکار جیسی کوئی شقاوت نہیں اور ان مقبولوں کے مان لینے جیسی کوئی سعادت نہیں۔ اور وہ امن وامان کے قلعہ کی چابی اور داخل ہونے والوں کی پناہ ہیں۔تو پھر کیا حال ہوگا اُس کا جس نے اِس چابی کو کھو دیا اور قلعہ میں داخل نہ ہوا اور باہر نکالے ہوئے لوگوں کے ساتھ مل کر بیٹھ رہا۔ اور فی الحقیقت دو شخص بڑے ہی بدبخت ہیں اور انس وجن میں سے اُن سا کوئی بھی بد طالع نہیں۔ ایک وہ جس نے خاتم الانبیاء کو نہ مانا۔دوسرا وہ جو خاتم الخلفاء پر ایمان نہ لایا اور انکار کیا اور اکڑ بیٹھا اور اس کی بے ادبی کی اور حیا کی راہ کو چھوڑ دیا اور خدا اور اس کے موعود اہل کا ادب اور پاس نہ کیا اور توہین کو انتہا تک پہنچا دیا۔ اگر ایسا نالائق پیدا ہی نہ ہوتا تو اس کے حق میں انجام بد اور خدا کے ناراض کرنے سے بہتر تھا۔ وہ ان گالیوں اور تحقیر کا مزا چکھے گا۔اور وہ گھڑی ضرور آنے والی

﴿۵﴾

آتية لا ريب فيها ثم الذين
خُتمت على قلوبهم لا ينتهون.
وإذا قيل لهم آمنوا وأصلحوا ولا
تُفسدوا قالوا بل أنتم مفسدون.
وحسبوا الغيّ رشدًا والفساد
صلاحًا فهم لا يرجعون. فكيف
إذا زهقت نفوسهم وأُظهِرَ ما
كانوا يكتمون؟ وإذا قيل لهم أما
جاء رأس المائة قالوا بلى فقل
أفلا تتّقون؟ إن مثل المؤمنين
والمكذّبين كمثل حيّ وميت
هل يستويان مثلا؟ فبشرى للذين
يُوفّقون. وقالوا لستَ مُرسلا بل
كذّبوا بما لم يحيطوا بعلمه
فسوف يعلمون. إن الذين
صدقوا أولئك هم المنصورون.
ولا يرهق وجوههم قتر ولا ذلّة
ولا هم يُفزعون. إن الذين كفروا
ما نفعهم خسوف ولا كسوف و
لا آيات أخرى بل هم يستهزء ون.
يعرفون ثم يبخلون بما آتاهم الله
من العلم وانكشف عليهم

ہے پرمُہر زدہ دل باز نہیں آتے۔ اور جب انہیں
کہا جائے کہ ایمان لاؤ اور اصلاح کرو اور فساد
نہ کرو تو کہتے ہیں کہ تم ہی مفسد ہو۔ اور گمراہی
کو ہدایت اور فساد کو صلاح سمجھتے ہیں اس لئے
رجوع نہیں کرتے۔ سو اس دن کیا حال ہوگا
جب کہ ان کی جانیں نکلیں گی اور ان کی چھپائی
ہوئی باتیں ظاہر کی جائیں گی۔ اور جب انہیں کہا
جائے کہ کیا صدی کا سر نہیں آ گیا تو کہتے ہیں
ہاں۔ تو تُو ان سے کہہ کیا تم ڈرتے نہیں۔ مومنوں
اور مکذبوں کی مثال زندہ اور مُردہ کی مثال ہے کیا
دونوں مثال میں برابر ہیں۔ سو خوشخبری ان کے لئے ﴿٦﴾
جنہیں توفیق دی جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ تو مرسل
نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ اس بات کی
تکذیب کرتے ہیں جس کا ان کو علم نہیں سو ان کو
پتہ لگ جائے گا۔ تصدیق کرنے والے ضرور
منصور ہوں گے اور ذلت اور رسوائی کی گرد اُن
کے چہروں پر نہ پڑے گی اور نہ انہیں کوئی
گھبراہٹ ہوگی۔ افسوس کفر کرنے والوں کو نہ
خسوف وکسوف نے فائدہ پہنچایا اور نہ دوسرے
نشانوں نے بلکہ وہ ٹھٹھا ہی کرتے ہیں۔ پہچانتے
ہیں پھر بھی خدا کے دیئے پر بخل کرتے ہیں۔ اور
ہدایت ان پر واضح ہوگئی پھر بھی راہ نہیں

الهـدى ثـم لا يهتـدون. وجـنّ عـليهـم ليلٌ من التعصّب فهم فيه يُمسون ويصبحون. يرون آيات اللّٰه بأعينهم ثم يُنكرون. وما كـنتُ متفرّدًا فی هذا بل ما أتى النـاس مـن رسول إلا كـانوا بـه يستهزءون. وهلـمّ جـرّا إلى ما تشاهدون. وإنی رأيتُ دهرًا ظلم هـؤلاء الأشـرار فـی هذه الديار. وآنسـت غـلوّهـم فـی الانكـار والاحتـقـار. وجـرّبـتُ أن لهـم قـلـوبـا سيـرتهـا اللّدّ والاحـرنـجام. وفطـرةً شيمتها التـكـذيب والاتهام. فلما يئست منهـم انصـرف قلبـی إلـى بلادٍ أخـرى. لعـلّـی أرى الأنصـار أو أجـد فيهـم قـلبًـا أتـقى. فذكرت عـلـمـاء الشـام. ومـن بهـا مـن الكـرام. وأردت أن أرسل إليهم لـلاستشهـاد. ليُـجيبـوا بالصدق والسـداد. ويـنـقـلـوا الـحـق من الـوهـاد إلى النجاد. فأُخبِرتُ أن

پاتے۔اور تعصب کی رات ان پر پڑی ہوئی ہے اسی میں شام گزارتے ہیں اور اسی میں صبح۔اپنی آنکھوں سے خدا کے نشانوں کو دیکھتے ہیں پھر انکار کرتے ہیں۔ان معاملوں میں مَیں اکیلا نہیں بلکہ کوئی ایسا رسول نہیں آیا جس سے لوگوں نے ٹھٹھا نہ کیا ہو۔ یہاں تک کہ تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ اور میں مدتوں سے ان شریروں کا ظلم اِس ملک میں سہتا ہوں۔ اور ان کی زیادتی انکار اور تحقیر میں دیکھتا ہوں۔ اور میں تجربہ کر چکا ہوں کہ ان کے دلوں کی سیرت خصومت اور تکبر اور لڑائی ہے اور ان کی فطرتوں کی عادت تکذیب اور اتہام ہے۔ غرض جب مَیں ان سے ناامید ہوا تب میرا دل اور ملکوں کی طرف متوجہ ہوا کہ کہیں مددگار مجھے مل جائیں اور شاید کوئی تقویٰ شعار دل میرے ہاتھ آجائے۔ اتنے میں شام کے علماء اور بزرگ مجھے یاد آگئے اور ارادہ کیا کہ ان کی طرف گواہی لینے کے لئے خط بھیجوں اس لئے کہ وہ راستی اور سچائی سے جواب دیں اور حق کو پستی کے گڑھے سے نکال کر اوج پر پہنچا دیں۔ سو

﴿۷﴾

المناظرات فيهم ممنوعة. والقوانين لمنعها موضوعة. فذهب وهلي بعد ذالك أن المراد يحصل من أرض مصر وأهلها المتفرّسين. والمخصبين بعهاد العلم والمثمرين. وزعمت أن فيهم قوما يُعدّون من المحققين. ومن الأدباء المفصحين. وخلتُ أنهم من المتدبّرين. وليسو ا من المستعجلين والجائرين. فقادني هذا الظنّ إلى أن أرسل إلى مدير "المنار" ورفقته كتابي "الإعجاز". ليُقرّظوا ويكتبوا عليه ما لاق وجاز. وآثرتهم على علماء الحرمين والشام والروم. لعلّي أسرو بهم غواشي الأفكار والهموم. ولأُطفأ بهم ما بي من جمرة الأذى. وليُعينوني على البرّ والتقوى. ثم لما بلغ كتابي صاحب المنار. وبلغه معه بعض المكاتيب للاستفسار. ما اجتنٰى ثمرة من ثمار ذالك الكلام.

مجھے پتہ لگا کہ ان کو دینی مناظرات کی اجازت نہیں اور وہ ان مباحثات سے قانوناً روک دیئے گئے ہیں۔ پھر میرے دل میں آیا کہ مصر کے ملک سے اور اس کے دانشمند لوگوں سے جو علوم کی بارش سے سرسبز اور برخوردار ہو رہے ہیں وہ مراد ضرور پوری ہوگی اور مَیں سمجھا کہ ان میں محقّق اور اعلیٰ درجہ کے ادیب ہیں اور مَیں نے خیال کیا کہ وہ سوچنے والے ہیں اور شتاب کار اور بیدادگر نہیں ہیں۔ اس گمان کی بنا پر مَیں نے المنار کے ایڈیٹر اور اس کے ساتھیوں کو اپنی کتاب اعجاز المسیح بھیجی۔ اور غرض یہ تھی کہ اس پر مناسب اور حسب موقعہ تقریظ لکھیں۔ اور مَیں نے شام اور روم اور حرمین کے علماء کو چھوڑ کر انہیں چنا کہ شاید انہی کی وجہ سے میرے فکر اور غم دور ہو جائیں اور دکھ درد کی آگ انہی سے بجھ جائے اور یہی لوگ نیکی اور تقویٰ پر میرے مددگار ہو جائیں۔ پھر جب صاحب منار کو میری کتاب پہنچی اور اس کے ساتھ اسے کچھ خط استفسار کے لئے ملے اس نے اس کلام کے پھلوں سے ایک پھل بھی نہ لیا اور اس

﴿۸﴾

وما انتفع بمعرفةٍ من معارفه العظام. ومال إلی الكلْمِ والإیذاء بالأقلام. كما هو عادة الحاسدين والمستكبرين من الأنام. وطفق یؤذی ویُزری غیر وانٍ فی الازراء والالتطام. ولا لاوٍ إلی الكرم والإكرام. كما هو سیرة الكرام. وعَمَدَ إلی أن یُؤلمنی ویفضحنی فی أعین العوام كالأنعام. فسقط من المنار المنیع وألقی وجوده فی الآلام. ووطئنی كالحصَی. واستوقد نار الفتن وحضَی. وقال ما قال وما أمعن كأولی النهٰی. وأخلد إلی الأرض وما استشرف كأهل التقی. وخرّ بعد ما علا. وإن الخرور شیء عظیم. فما بال الذی من المنار هوٰی. واشتری الضلالة وما اهتدی. أم له فی البراعة یدٌ طُولٰی؟ سیُهزَم فلا یُرَی. نبأٌ من اللّٰه الذی یعلم السرّ وأخفی. إنه مع قوم یتّقونه

﴿۹﴾

کے عظیم الشان معارف میں سے کسی معرفت سے بھی نفع حاصل نہ کیا اور جیسے کہ اکڑباز حاسدوں کی عادت ہوا کرتی ہے قلم سے زخمی کرنے اور ایذا دینے کی طرف جھک پڑا اور تحقیر کرنے لگا اور ایذا دینے لگا اور اس تحقیر اور جوش دکھلانے میں ذرا بھی کوتاہی نہ کی اور جیسے کہ بزرگوں کی عادت ہے کرم و اکرام کی طرف رخ نہ کیا اور قصد کیا کہ عوام کی نگاہ میں مجھے رنج پہنچائے اور بدنام کرے۔ پس وہ بلند منار سے گرا اور اپنے آپ کو دکھوں میں ڈالا۔ اور مجھے سنگریزوں کی طرح پاؤں کے نیچے روندا اور فتنوں کی آگ کو بجھ جانے کے بعد پھر بھڑکایا اور کہا جو کہا اور دانشمندوں کی طرح غور نہیں کی۔ اور زمین کی طرف جھک پڑا اور متقیوں کی طرح اوپر کو نہ چڑھا اور اونچا ہونے کے بعد گرا۔ اور گرنا تو خود بڑی خوفناک بات ہے۔ پھر اس شخص کا کیا حال جو منار سے گرا۔ اور گمراہی کو خریدا اور ہدایت نہ پائی۔ آیا فصاحت و بلاغت میں اسے بڑا کمال حاصل ہے؟ عنقریب وہ گریز کر جائے گا اور پھر نظر نہ آئے گا۔ یہ پیشگوئی ہے خدا کی طرف سے جو نہاں در نہاں کو جاننے والا ہے۔ وہ متقیوں اور

ویُحسنون الحسنٰی. ینصرهم
فی مواطن فتکون کلمتهم هی
العلیا. وإن الألسنة کلها للّٰه
فیجعل حظًّا منها لمن شاء
وقضٰی. وإن عباده المنقطعین
ینطقون بروحه ولا یُعطَی لغیرهم
هذا الهُدی. وکل نور ینزل من
السماء فما بیدکم أیها النّوکَی؟
أتغترّون بلسانکم وقد هبّت علیه
صراصر عُظمٰی؟ والیوم لستم إلا
کعجمیّ فلا تفخروا بما مضٰی.
وبُدّلت ألسنکم کل التبدیل فأنی
التناوش من مکان أقصٰی؟
أتنسون محاوراتکم أو تخدعون
الحمقٰی؟ وإن رسول اللّٰه وسید
الورٰی. ما سمّی أرضکم هذه
ارض العرب فلا تفتروا علی اللّٰه
ورسوله وقد خاب من افتریٰ.
فدعنی أیها الفخور من هذا و امض
علی وجهك والسلام علی من
اتّبع الهدی. وکنتُ رجوتُ أن
أجد عندك نصرتی. فقمتَ

نیکوکاروں کا ساتھ دیتا ہے۔وہ میدانوں
میں ان کی مدد کرتا ہے پھر ان ہی کی بات
غالب رہتی ہے۔اور ساری بولیاں خدا کی
ہیں جسے چاہتا ہے ان سے کافی حصہ عطا کرتا
ہے اوراس کے منقطع بندے اس کی روح کی
مدد سے بولتے ہیں اور یہ راہِ حق دوسروں کو
نہیں دی جاتی۔اور ہر ایک نور آسمان سے
اترتا ہے پھر اے جاہلو تمہارے ہاتھ میں
کیا ہے۔کیا تم اپنی بولی پر فریفتہ ہو حال
آنکہ اُس پر تو بڑی بڑی آندھیاں چل چکی
ہیں اور آج تم عجمیوں سے بڑھ کر نہیں۔سو
گذشتہ پر فخر نہ کرو۔اور تمہاری بولیاں تو
بالکل بدل گئیں۔اب تم اتنی دور سے کہاں
ایک چیز کو پکڑ سکتے ہو۔کیا تمہیں اپنی بول
چال یاد نہیں یا احمقوں کو دھوکا دیتے ہو۔اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے ملک کو
عرب میں شامل نہیں فرمایا۔پھر خدا اور رسول
پر افترا نہ کرو اور مفتری ہمیشہ نامراد رہتا
ہے۔سوائے شیخی باز مجھے تجھ سے کیا کام چل
اپنی راہ لے۔مجھے تو تجھ سے نصرت کی
امید تھی تو الٹا میرے ہی خوار کرنے کو
اٹھ کھڑا ہوا۔اور مجھے تیری طرف سے

﴿۱۰﴾

لتندّد بهوانی وذلتی. وتوقعتُ أن یصلنی منك تکبیر التصدیق والتقدیس فأسمعتنی أصوات النواقیس. وظننتُ أن أرضك للتحصّن أحسن المراکز. فجرّحتنی کاللاکز و الواکز. وذکّرتنی بالنوش وٓالنهش و السبعیة. نبذًا من أیام الخصائل الفرعونیة. و لستُ فی هذا القول کالمتندّم. فإن الفضل للمتقدّم. و کنتُ أتوقع أن یتسرّی بمؤاخاتك همّی. و یرفض بجندك کتیبة غمّی. فالأسف کل الأسف أن الفراسة أخطأت. والرویّة ما تحقّقت. و وجدتُ بالمعنی المنعکس ریّاك. فهذه نموذج بعض مزایاك. وعلمتُ به أن تلك الأرض ارض لا یُفارقها اللظی. وتفور منها إلی هذا الوقت نار الکبر والعُلَی. فعفی اللّٰه عن موسٰی. لم ترکها وما عَفّی. فحاصل الکلام إنك زعمتَ أن کتابی مملوٌّ

﴿۱۱﴾

تکبیر تصدیق اور تقدیس سننے کی توقع تھی تو نے مجھے ناقوسوں کی آوازیں سنا دیں اور مَیں نے تیری زمین کو پناہ کے لئے بہت عمدہ جگہ سمجھا تھا مگر تو نے مجھے مشت زن یا لکد زن کی طرح زخمی کر دیا اور تو نے اس درندہ طبعی سے فرعونی خصلتوں کا زمانہ مجھے یاد دِلا دیا۔ اور میں اس بات میں پشیمان نہیں اس لئے کہ فضیلت پہل کرنے والے کو ہے۔ اور مجھے گمان تھا کہ تمہاری دوستی سے میرا غم دور ہو جائے گا اور تمہارے لشکر کی مدد سے میرے اندوہ وغم کا لشکر شکست کھا جائے گا مگر افسوس کہ فراست نے خطا کی اور دانش درست نہ اتری اور تمہارا سارا معاملہ بالکل الٹا نظر آیا۔ یہ تو آپ کی فضیلتوں کا تھوڑا سا نمونہ ہے۔ اس سے مجھے پتہ مل گیا کہ مصر کی سرزمین سے آتش اشتعال کبھی الگ نہیں ہوئی۔ اور اب تک اُس سے کبر اور تعلّی کی آگ جوش زن ہے۔ خدا موسیٰ پر رحم کرے کیوں اس نے اسے چھوڑ دیا اور اس کا نام و نشان نہ مٹا دیا۔ غرض تمہارا دعویٰ ہے کہ میری کتاب

من السهو والخطأ . وما أتيتَ بدليل من النحويين أو الأدباء . فأشكو إلى الله من جورك هذا والافتراء . فإنّك شمستَ لي من غير سبب ومن غير أسباب البغض والشحناء . أو جعلتَ معيار الصحّة لسانك الذي تكلّم به عشيرتك من البنات والنساء . وما تصفّحت كتابي وغلّطتَ مفرداته وتراكيبه . وخطّأت أفانينه وأساليبه . وأسخطت حسيبك وما خشيت تعذيبه . وكذّبتَ وأغلطت الناس . وخبثتَ واتّبعت الخناس . وقلتَ كتاب مملوّ من الأغلاط المنكرة . وفي سجعه تكلّف وضعف وليس من الكلم المحبّرة . و المُلَح المبتكرة . و يوجد فيه ركاكة العُجمة . وحسبتُك حبيبا يُريحني كنسيم الصباح . فتراءيتَ كعدوّ شاكي السلاح .

﴿۱۲﴾

سہو وخطا سے بھری ہوئی ہے اور نحویوں اور ادیبوں سے کوئی دلیل تم اس پر نہیں لائے ۔ اب مَیں تمہارے جور اور افترا سے خدا کے پاس فریاد کرتا ہوں اس لئے کہ تم نے بے سبب اور بے کسی پہلے بغض و عداوت کی وجہ کے یہ ظلم زیادتی کی ۔ کیا تم اپنی اس بولی کو صحت کا معیار ٹھہراتے ہو جس سے تم اپنی بیٹیوں اور جوروؤں سے کلام کرتے ہو اور تم نے میری کتاب کو اچھی طرح نہیں پڑھا اور نہ ہی اس کے مفردات اور ترکیبوں اور انداز کلام کو غلط ثابت کر کے دکھایا اور تم نے اپنے خدا کو ناراض کیا اور اس کی سزا سے نہیں ڈرے ۔ اور جھوٹ بول کر لوگوں کو دھوکے میں ڈالا اور شیطان کے پیچھے دوڑ پڑے ۔ اور کہہ دیا کہ اعجاز المسیح سخت غلطیوں سے بھری ہوئی ہے اور اس کے سجع میں بناوٹ ہے اور لطیف کلام نہیں ہے اور اس کا کلام عرب کے محاورہ کے خلاف ہے ۔ آہ میں نے تو تجھے ایسا دوست سمجھا تھا جو مجھے نسیم سحر کی طرح راحت پہنچاتا مگر تو سلاح پوش دشمن نظر آیا ۔ اور مجھے خیال تھا کہ تو کبوتر کی طرح پیاری مژدہ رسان آواز میں بولے گا مگر تو نے

وخلتُ أنك تهدّر بصوت مبشر كالحمام. فأريتَ وجهك المنكر كالحمام. وأعجبني حِدّتك وشدّتك من غير التحقيق. فأخذني ما يأخذ الوحيد الحائر عند فقد الطريق. لكني أسررتُ الأمر وقلتُ في نفسي لعلّه تصحيف في التحرير. وما عمد إلى التوهين والتحقير. وكيف قصد شرًّا لا يزول سواده بالمعاذير. وكيف يمكن الجهر بالسوء من مثل هذا الفاضل النحرير. ولما تحقق أنه منك تقلّدتُ أسلحتي للجهاد. وقلتُ مكانك يا ابن العناد. فدونى شرط الحداد وخرط القتاد. وعلمتُ أنك ما تكلّمتَ بهذه الكلمات إلا حسدًا من عند نفسك لا لإظهار الواقعات. فابتدرتُ قصدَك. لئلا يُصدّق الناسُ حسدَك. فإن علماء ديارنا هذه

﴿۱۳﴾

موت کا سا بھیانک چہرہ دکھایا۔ مجھے تمہاری اس بے تحقیق تیز زبانی پر تعجب آیا اس لئے میری وہ حالت ہوئی جو اکیلے سرگرداں مسافر کی رستہ بھول کر ہوا کرتی ہے۔ لیکن میں نے پھر بھی اس بات کو دل میں رکھا اور سمجھا کہ شاید تحریر میں کوئی تبدیلی واقع ہوگئی ہو اور توہین اور تحقیر کا کوئی ارادہ نہ ہو۔ اور اس شخص نے کیونکر ایسے شر کا قصد کیا جس کا سیاہ داغ کسی عذر و بہانہ سے مٹ نہیں سکتا اور کیونکر ممکن ہے کہ ایسا عالم لائق آدمی کھلی کھلی بری باتیں منہ سے نکالے اور جب خوب ثابت ہوا کہ یہ سب تمہاری کرتوت ہے تو میں نے بھی جنگ کے لئے سازوسامان درست کرلیا اور کہا کہ اپنی جگہ پر کھڑا رہ اے سفلہ دشمن کہ میرے مقابل آنا تلواروں سے کٹ جانا اور کانٹوں میں پھنس جانا ہے اور مجھے معلوم ہوگیا کہ یہ باتیں تم نے حسد سے کی تھیں واقعات کے اظہار کے لئے نہیں کہیں اس لئے میں تمہاری طرف متوجہ ہوا کہ کہیں تمہاری ان شرارتوں سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں۔ اس لئے کہ ہمارے ملک کے علماء تو میری

یستقرون حیلة للإزراء. فیستفزّھم ویُجرء ھم عليّ كلما قلتّ للازدراء. ولولا خوف فسادھم لسكتُّ. وما تفوّھتُ فی ھذا الأمر وما تجلّدتُ. ولكن الآن أخافُ علی الناس. وأخشي وسوسة الخنّاس. وإن بعض الشھادات أبلغ فی الضرب من المرھفات. فأخاف أن یتجدّد الاشتعال من كلمات المنار. و یسقط میمه ویبقی علی صورة النار. وكنا ھزمنا العدا. وفرغنا من الوغی. ونابلنا فكان لنا العُلی. وبذل الجھد كل من رمَی. حتی نثلت الكنائن. وفاء ت السكائن. وركدت الزعازع. وكف المتنازع. وجعل اللّٰه الھزیمة علی كل من بارٰی. وأھلك من مارٰی. فالآن أُحْیِیَ اللئامُ بعد الممات. وشد المنار عضدھم بالخزعبیلات. فأری أنھم یتصلّفون ویستأنفون القتال. و یبغون النضال.

تحقیر کے لئے بہانہ ڈھونڈتے رہتے ہیں سو جو کچھ تو نے میری تحقیر میں کہا ہے اس سے ان کی جرأت اور بھی بڑھ جائے گی۔ اور اگر فساد کا خوف نہ ہوتا تو میں اس معاملہ میں بالکل خاموش رہتا۔ لیکن اب لوگوں کے بگڑ جانے اور شیطان کی وسوسہ اندازی کا ڈر ہے اور یہ پختہ بات ہے کہ بعض شہادتیں ضرب میں تلوار سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہیں۔ اب مجھے خوف ہے کہ منار کی باتوں سے اشتعال بڑھ جائے اور اس کا میم گر کر نری نَار کی شکل رہ جائے۔ اور ہم تو مدت سے دشمنوں کو بھگا کر لڑائی جھگڑے سے فارغ ہو بیٹھے تھے اور ہمیں ہر ایک جنگ میں غلبہ میسر آیا اور ہر ایک جنگ کرنے والا اپنی پوری طاقت ہمارے مقابلہ میں خرچ کر چکا تھا۔ یہاں تک نوبت پہنچ گئی تھی کہ ترکش خالی ہوگئے تھے اور بالکل آرام چین ہوگیا تھا۔ سب جھگڑے ٹھنڈے پڑ گئے اور جھگڑنے والے ہٹ ہٹا گئے تھے اور سب جھگڑنے والوں کو خدا نے بھگا دیا اور مار ڈالا تھا۔ اب وہ سفلے پھر موت کے بعد جلائے گئے اور منار نے اپنی نکمی باتوں سے انہیں دلیر اور پکا کر دیا۔ اب

﴿۱۴﴾ ﴿۱۵﴾

ویخدعون الجهّال. ورجعوا إلی شرّهم و زادوا ضدّا. بما جاء المنار شیئا إدًّا. وجاز عن القصد جدّا. فأکبر کلمه حزبٌ من العمین. وأین جهابذة الکلام کالسابقین. بل یتّبعون کل ما یسمعون من الحاسدین المفسدین. ولیس فیهم ذواق العبارات المهذّبة. ولا الأعناق للوصول إلی المراعی المستعذبة. لا یعلمون لطف الأساجیع المستملحة. ولا لطافة الکلم الموَشّحة. یقولون نحن العلماء. ولا یشعرون ما العلم وما الدهاء. وما کان لی حاجة إلی ذکر هذه القصّة. وإظهار هذه الغصّة. لما لم یکن مدیر المنار وحده بدعًا من المزدرین والمحقّرین. بل تعوّد العدا کلهم بالتوهین. لیصدّوا الناس عن سبیل المهتدین. ویُلحقوهم بالمعتدین. وتری

میں دیکھتا ہوں کہ وہ پھر لاف گزاف مارنے لگے اور لڑائی کو تازہ کرنا چاہتے ہیں اور اب لڑائی چاہتے اور جاہلوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ پھر اپنے شر کی طرف لوٹ چلے ہیں اور منار کی اس ناپاک بات اور کجروی کی وجہ سے ضد میں بڑھ چلے ہیں۔ چنانچہ کچھ اندھوں کو منار کی باتیں بھلی لگی ہیں اور پہلوں کی طرح کلام کے پرکھنے والے اور جاننے والے کہاں بلکہ یہ لوگ تو جو کچھ حاسدوں مفسدوں سے سن پاتے ہیں اسی کے پیچھے ہوجاتے ہیں۔ ان میں اعلیٰ درجہ عبارتوں کے سمجھنے کا ذوق کہاں۔ اور عمدہ اور سرسبز مرغزاروں تک ان کی رسائی کہاں۔ یہ لوگ نمکین سجعوں کا لطف اور آراستہ کلموں کی لطافت کو کیا جانیں۔ مُنہ سے کہتے ہیں کہ ہم علماء ہیں مگر علم اور زیرکی ان کے نزدیک نہیں آئی۔ اور اصل میں مجھے اس قصہ کے بیان کرنے اور اپنے رنج کے اظہار کی کوئی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ منار کا ایڈیٹر ہی تو کوئی اکیلا نیا بدگو نہیں بلکہ تمام دشمن ایسی ہی توہین کے عادی ہو رہے ہیں اور ان کی غرض یہ ہے کہ لوگوں کو ہدایت یافتوں کی راہ سے روک کر حد سے نکل جانے والوں میں شامل

كثيرا منهم يوجدون في هذه البلاد. وتعرفهم بقتر رهقت وجوههم من ثور مواد العناد. يذكرونني كمثل ما ذكر. ويزدرونني كمثل ما احتقر. فلا ألتفت إليهم ولا إلى أقوالهم. وأعرض عنهم وأقول جهّال يصرخون بما ضُرِبَ على قذالهم. و أی خیر یُرجَی منهم مع إصرارهم على ضلالهم. ولكن رأيت أن صاحب المنار. عُظّم في أعين هذه الأشرار. و أكبر شهادته بعض زاملة النار. وكانوا يذكرونها بالعشي و الأسحار. فبلغني ما يتخافتون. وعثرتُ على ما يُسرّون و يأتمرون. وأُخبرتُ أنهم يضحكون عليّ وفي كل يوم يزيدون. فلّما رأيتُ أنهم اغترّوا بلامع القاع. ويرامع البقاع.و زادوا في العناد والفساد. وخيف

کردیں۔اس قسم کے بہت سے لوگ ان جھگڑوں[1] میں ہیں اور اُن کا نشان یہ ہے کہ دشمنی کے مادہ کے جوش سے اُن کے مُنہ سیاہ اور مسخ ہوئے ہوئے ہیں اس سے تم ان کو پہچان لوگے۔وہ لوگ میری ایسی ہی تحقیر و تشنیع کرتے ہیں جیسی منارنے کی۔مگر مَیں ان کی باتوں کی ذرا بھی پروانہیں کرتا اور یہ کہتا ہوں کہ جاہل ہیں۔سر پر کاری ضرب لگی ہے چلائیں نہیں تو کیا کریں اور جب انہیں گمراہی پر اتنا اصرار ہے تو ان سے نیکی کی امید کیا کی جائے۔لیکن میں نے دیکھا کہ ان شریروں کی آنکھ میں منار کے ایڈیٹر کی بزرگی ہے۔اور بعض آگ کے لادو ٹٹوؤں نے تو اس کی شہادت کو بڑی وقعت دی ہے اور رات دن اسی کا ذکر کرتے ہیں۔سو مجھے بھی ان کی پوشیدہ باتیں پہنچ گئیں۔اور ان کی سازشوں اور مشورتوں کی اطلاع ملی۔اور معلوم ہوا کہ وہ مجھے ہنستے اور اس میں ہر روز ترقی کررہے ہیں۔پس جب میں نے دیکھا کہ وہ جنگل کے سراب پر اور زمین کے سفید سنگریزوں پر دھوکا کھا گئے ہیں اور دشمنی اور بگاڑ میں بڑھ گئے

﴿۱۷﴾

[1] جھگڑوں سہو کاتب ہے۔درست ''شہروں'' ہے۔(ناشر)

أن یعم فتنهم هذه البلاد. ورأیت أنهم یروننی بشزر عینیهم. ویصفقون بیدیهم. ویأخذوننی کالتلعابة. ویُجعجعون بی للدعابة. ویجعلون کلام المنار کحیلة للتجهیل والتخطیة والاحتقار. شمّرت تشمیر من لا یألو جهادًا. ویضع فأسا فی رأس من رمی الجندل عنادًا. و بالذی سبقت رحمته غضبه. وفَلّت رأفته عضبه. ما کنتُ أظن فی صاحب المنار إلا ظنّ الخیر. وکنتُ أخال أنه قال ما قال من مصلحة لا من إرادة الضیر. ولکن ظهر علیّ بعد ذالك أنه ما کفّ اللسان کما هو من سیر الکرام والطبائع السعیدة. بل أصرّ علی الازدراء فی الجریدة. فأکل الحاسدون حصیدة لسانه کالعصیدة. وتلقّفوا قوله وجدّدوا الخصومة بعد ما قطعوها کما هو من شیم

﴿۱۸﴾

ہیں اور ڈر پیدا ہوا کہ ان کا فتنہ ان شہروں میں پھیل جائے گا۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ میری طرف حقارت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور تالیاں بجاتے ہیں اور مجھے ایک کھلونا سمجھتے ہیں۔ اور ہنسی کھیل کے لئے مجھے محبوس کرتے ہیں اور منار کے کلام کو حیلہ بناتے ہیں میرے جاہل بنانے اور خطا کار ٹھہرانے اور حقیر جاننے میں تو پھر مَیں نے بھی ایک پورے مجاہد کی طرح کمر کس لی جو کلہاڑا مارتا ہے اُس شخص کے سر میں جو دشمنی سے اس پر پتھر پھینکے۔ قسم اُس کی جس کی رحمت اُس کے غضب پر بڑھ گئی ہے۔ اور جس کی مہربانی نے اُس کی تلوار کُند کر دی ہے۔ مجھے صاحب منار کی نسبت نیک گمان تھا۔ اور میرا خیال تھا کہ اس نے کسی مصلحت سے ایسا کہا نہ ضرر دینے کے ارادے سے۔ لیکن پیچھے پتا لگا کہ اس نے زبان کو نہیں روکا جیسے کہ بزرگوں کی عادت اور سعید طبیعتوں کا خاصہ ہوتا ہے بلکہ اس نے اپنے اخبار میں تحقیر پر اصرار کیا۔ پس حاسدوں نے اُس کے منہ کے اُگلے ہوئے زہر کو لذیذ کھانے کی طرح کھایا اور اُس کی بات کو قبول کیا اور ختم ہو جانے کے بعد نئے سرے جھگڑا شروع کر دیا جیسے کہ

القرائح البليدة . وحسبوا كلمه كالأسلحة الحديدة. وأشاعوها فی الأخبار والجوائب الهندية. وكتبوا كل ما يشق سماعها على الهمم البريئة المبرّء ة. وآذوا قلبی كما هی عادة الرذل والسفهاء . وسيرة الأراذل من الأعداء . وكانوا يمشون مرحا بالخيلاء والامتطاء . كأنهم أُلبِسُوا من حلل الحبر والوشاء . أو فُتِحَت عليهم مدائن أو رُدّ أحياء هم الميّتون إلى الاحياء. وأَحْسَسْتُ أن فتنتهم هذه تضر العامة كالأغلوطات. ويُعدّون هذه الأقوال من الشهادات القاطعات. وكفى هذا القدّر لخدع بعض الجهلاء. وإغلاط بعض البله قليل الدهاء . فرأيتُ جوابه على نفسی حقّاواجبًا لا يوضع وزره بدون القضاء . ودينا لازما لا يسقط حبة منه بغير الأداء . فإن دفع

کودن اجڈ طبیعتوں کی عادت ہوتی ہے۔اور انہوں نے منار کی باتوں کو تیز ہتھیار سمجھا اور ہندوستان کے اخباروں میں انہیں شائع کیا۔ اور ایسی باتیں لکھیں جن کا سننا پاک اور بَری ہمتوں کو سخت ناگوار ہوتا ہے اور میرے دل کو دُکھایا جیسے کہ عادت کمینوں اور نادانوں کی اور سیرت سفلہ دشمنوں کی ہوتی ہے۔ اور وہ بڑے گھمنڈ سے اترا کر اور اکڑ کر چلتے تھے گویا انہیں بڑے اعلیٰ درجہ کی خوبصورت پوشاکیں پہنائی گئی ہیں یا بڑے بڑے شہران کے قبضہ میں دیئے گئے ہیں یا ان کے مَرے ہوئے دوست پھر اپنے اپنے قبیلہ میں واپس کئے گئے ہیں اور میں نے محسوس کیا کہ ان کا یہ فتنہ عام لوگوں کو دھوکے میں ڈال کر سخت ضرر دے گا اور ان باتوں کو وہ بڑی پکی گواہی سمجھیں گے۔ اور بعض جاہلوں کے فریب دینے کو اور بعض کم عقل سادہ لوگوں کے دھوکا دینے کو بس ہے۔ پس میں نے اس کا جواب دینا اپنے اُوپر حق واجب سمجھا جس کا بوجھ ادا کئے بغیر اتر نہیں سکتا اور لازم قرض یقین کیا جس میں سے ایک حبہ بھی ادا کرنے کے سوا ذمہ

﴿۱۹﴾

أوهـام العامة من واجبات الوقت وفرائض الإمامة. فقلّبتُ وجهي فـي السـمـاء . وطلبتُ عون اللّٰه بـالبـكـاء والـدعاء . ليهدينى إلٰى طـريـق إتـمـام الـحجّة. وإحقاق الـحـق وإبـطـال الباطل وإيضاح الـمحجّة. فـأُلـقـيَ فى روعى أن أُؤلّف كتـابـا لهـذا الـمـراد. ثم أطـلـب مثله من هذا المدير ومن كـل مـن نهـض بالعناد من تلك البلاد. وكنتُ أقبل على اللّٰه كل الاقبـال. وأسـعـى فـى ميـاديـن التـضـرّع والابتهـال. حتى بانت أمـارة الاستجابة . و انجابت غشـاوة الاستـرابة . ووُفّـقـتُ لتـــأليف ذالك الـكتـــاب. فســأرسلـــه إليـــه بـعـد الطبع و تــكــميــل الأبـواب. فـإن أتـى بـالـجواب الحسن وأحسن الردّ عليه. فأحرق كتبى وأقبّل قدميه. وأعـلـق بـذيـلــه. وأكيل النـاس

﴿۲۰﴾

سے نہیں اتر سکتا۔ اس لئے کہ عام کے وہموں کو دور کرنا واجبات وقت اور امامت کے فرائض سے ہے۔ پھر میں آسمان کی طرف منہ کر کے دیکھنے لگا اور دعا اور زاری سے خدا سے مدد مانگنے لگا اس لئے کہ مجھے حجت کو پورا کرنے اور حق کو حق کر دکھانے اور باطل کو نابود کرنے اور رستہ کے واضح کرنے کی راہ بتائے۔ پس میرے دل میں ڈالا گیا کہ مَیں اس غرض کے لئے ایک کتاب بناؤں پھر اُس کی مثل مانگوں اِس ایڈیٹر سے اور ہر ایسے شخص سے جو اُن شہروں سے دشمنی کی غرض سے اٹھے۔ اور مَیں خدا کی طرف پورا پورا متوجہ تھا اور زاری اور فریاد کے میدانوں میں دوڑ رہا تھا۔ آخر کار قبول کے نشان ظاہر ہوئے اور شک شبہ کا پردہ پھٹ گیا اور مجھے اِس کتاب کی تالیف کی توفیق بخشی گئی۔ سو میں بعد چھپ جانے اور اس کے بابوں کی تکمیل کے اُس کی طرف بھیجوں گا۔ پھر اگر منار نے اس کا جواب خوب دیا اور عمدہ ردّ کیا تو مَیں اپنی کتابیں جلا دوں گا اور اس کے پاؤں چوم

بكيله. وها أنا أقسم بربّ البريّة. أؤكّد العهد لهذه الأليّة. و إن كَلْمَ الأحرار بكلام أشدّ جرحًا من جرح سهام. بل هو أشق عليهم من قتلهم بلهذم وحسام. وإن جراحات السنان لها التيام. ولا يلتام ما جرح كلامٌ. وأمّا ما ادّعى من المعارف والفصاحة. كما يُفهم من قوله بالبداهة. فهى مقالة هو قائلها ولا نقبله إلا بعد ثبوت النباهة. وما اتظنّى أن يكتب المنار من معارف كمعارف كتابى. ويُرى بَرِيقا كبريق ما فى قرابى. ثم مع ذالك تُناجينى نفسى فى بعض الأوقات. ان من الممكن أن يكون مدير المنار بريئا من هذه الإلزامات. ويمكن أنه ما عمد إلى الاحتقار والنطح كالعجماوات. بل أراد أن يعصم كلام اللّٰه من صغار

لوں گا اور اس کے دامن سے لٹک جاؤں گا اور پھر لوگوں کو اس کے پیمانہ سے ناپوں گا۔ اور لو میں پروردگار جہان کی قسم کھاتا ہوں اور اس قسم سے عہد کو پختہ کرتا ہوں۔ اور شریفوں کا زخمی کرنا کلام سے زخم میں سخت تر ہوتا ہے تیروں کے زخم سے۔ بلکہ نیزہ اور تلوار کے ساتھ قتل کرنے سے بڑھ کر ان پر گراں ہوتا ہے۔ اور یہ پختہ بات ہے کہ نیزوں کے زخم تو مل جاتے ہیں پر کلام کے زخم نہیں ملتے۔ لیکن جو اس نے معارف اور فصاحت کا دعویٰ کیا ہے جیسا کہ ظاہراً اس کے کلام سے سمجھا جاتا ہے۔ یہ اس کا نرا دعویٰ ہی دعویٰ ہے اور ہم اسے مان نہیں سکتے جب تک وہ اپنی بزرگی کا ثبوت نہ دے اور میرے تو خیال میں بھی نہیں آ سکتا کہ منار میری کتاب جیسے معارف لکھ سکے۔ اور میری تلوار جیسی چمک اور آب دکھا سکے۔ اور اس پر بھی میرے دل میں کبھی کبھی آتا ہے کہ ممکن ہے کہ منار کا ایڈیٹر ان الزاموں سے بری ہو اور ممکن ہے کہ اس نے حقارت کا اور چارپایوں کی طرح سینگ سے مارنے کا ارادہ نہ کیا ہو بلکہ یہ چاہا ہو کہ خدا کی کلام کو مشابہت اور مماثلت کی

﴿۲۱﴾

المضاهات☆. و إنما الأعمال بالنيّات. فإن كان هذا هو الحق فلا شكّ أنه ادّخر لنفسه بهذه المقالات. كثيرا من الدرجات. فإن حُبّ كلام اللّٰه يُدخل في الجنّة. ويكون عاصما كالجُنّة. وأىّ ذنب على الذى سبّنى لحماية الفرقان. لا للاحتقار وكسر الشان. ونحا به منحٰى نُصرة الدين لا لظى التحقير والتوهين. وهل هو فى ذالك إلا بمنزلة حُماة الإسلام والدّاعين إلى عزّة كلام اللّٰه العلّام الذى هو ملك الكلام؟

ذلت سے بچائے اور اعمال موقوف ہیں نیتوں پر۔ پس اگر یہ سچ ہے تو بے شک اس نے ان باتوں سے اپنے لئے بہت سے درجے اکٹھے کر لئے اس لئے کہ کلام اللہ کی محبت جنت میں لے جاتی ہے اور ڈھال کی طرح بچانے والی ہوتی ہے۔ اور اس شخص کا گناہ ہی کیا جس نے مجھے گالی دی فرقان کی حمایت کے لئے نہ حقارت اور کسر شان کے ارادہ سے اور اس سے اس کا قصد دین کی نصرت ہو تحقیر اور توہین کا اشتعال نہ ہو۔ ایسا شخص تو اسلام کا حامی اور کلام اللہ کی عزت کی طرف جو سب کلاموں کا بادشاہ ہے بلانے والا ہے اور خدا ہر شخص کے باطن اور راز کو جانتا ہے اور جس کی جو

☆ الحاشية۔واظن انه استشاط من منع الجهاد. ووضع الحرب والسيوف الحداد. وان الوقت وقت اراء ة الأيات. لازمان سل المرهفات. ولاسيف الاسيف الحجج والبينات. فلاشكّ ان الحرب لاعلاء الدين فى هٰذه الاوقات. من اشنع الجهلات. ولا اكراه فى الدين كما لا يخفى على ذوى الحصات. منه.

ترجمہ۔ مجھے تو یقین ہے کہ وہ غضب میں آیا ہے جہاد کے روکنے اور تیز تلواروں اور لڑائی کے دور کر دینے سے۔ اور اب نشانوں کے دکھانے کا وقت ہے، تلواروں کے کھینچنے کا وقت نہیں اور حجتوں اور بیّن دلیلوں کی تلوار کے سوا کوئی تلوار نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ان دنوں میں دین کے لئے لڑائی کرنا سخت نادانی ہے اور دین میں کوئی اکراہ نہیں جیسا کہ یہ بات دانشمندوں پر پوشیدہ نہیں۔ منه

واللّٰہ یعلم السرّ وما أخفی. ولکل امرءٍ ما نوی. ولکنی مُعتذر کمثل اعتذاره. فإن الفتن قد انتشرت من أقواله وأخباره فوجب أن اشمر عن ذراعی لثأره. ولم یکن لی بدّ من أن أفضّ ختم سرّه. واللّٰہ یعلم حقیقة نیته وکیفیة بریّته وبرّه. فان کان نوی الخیر فیما قال فسیعتذر ولا یبتغی النضال. وإن کان قصد التوهین والاحتقار فسیقضی اللّٰہ بینی وبینه ومن ظلم فقد بار. وإنی سأرسل کتابا إلی مدیر المنار لیُفکّر فیه حق الافکار. فإمّا اکفهرار بعد وإمّا اعتذار. وإنّما هو لإظهار الحق معیار. فإن تنصّل المنار من هفوته. وتندّم علی فوهته. فما لنا أن نأخذه علی عثرته. وإن لم یتوسم قرن نضالهٗ. ولم یطلع علی حللی وعلی أسماله. فعلیه أن یکتب کتابا کمثل کتابی

﴿۲۲﴾ نیت ہوگی وہی پھل اسے ملے گا۔لیکن میں بھی ویسا ہی عذر کرتا ہوں جیسا اس نے کیا اس لئے کہ اس کے اقوال اور اخبار سے فتنے پھیل گئے ہیں۔سوضرور ہوا کہ عوض لینے کو آستینیں چڑھا لوں۔اور اب مجھے اس کے سوا چارہ نہیں کہ اس کے راز کی مُہر توڑ دوں اور خدا جانتا ہے اس کی نیت کی حقیقت کو اور اس کی نیکی اور بریت کی کیفیت کو۔ پس اگر اپنی باتوں میں اُس نے نیکی کی نیت کی ہوگی تو ضرور عذر خواہی کرے گا اور جنگ و مقابلہ نہ چاہے گا۔اور اگر توہین وتحقیر کا ارادہ کیا ہے تو خدا اس میں اور مجھ میں جلد فیصلہ کرے گا اور ظالم ہلاک ہوگا۔اور منار کے ایڈیٹر کو کتاب بھیجوں گا یا تو وہ پھرطیش اور اشتعال میں آیا یا عذر معذرت کر دی اور اظہارِ حق کے لئے وہ معیار ہوگی۔پس اگر منار اپنی بکواس سے باز آ گیا اور اپنی باتوں پر پشیمان ہوا تو ہمیں کیا ضرور ہے کہ اس کی لغزش پر گرفت کریں اور اگر اس نے اپنے مقابلہ کے ﴿۲۳﴾ حریف کو فراست سے نہ پہچانا اور میرے خوبصورت لباسوں پر اور اپنی پھٹی پرانی گدڑیوں پر آگاہ نہ ہوا تو اس پر فرض ہے

وعلی منواله. ليحكم الله بيننا بعد بثّ الأسرار. ونثّ الأخبار. وأرجو من الله أن يبعث بعض أولى الأبصار. وفضلاء الديار. ليفتحوا بالحق بيني وبين من يرقص على المنار. وليتدبّروا كلامي وكلامه بالغور التام. وليستشفوا جوهر الكلام. ويُميّزوا النور من الظلام. وأعترف أن بعض أهل الجرائد أُعْطوا نبذًا من الفصاحة. ورُزِقُوا طُرُزًا من الملاحة. ولكن لا لإعلاء كلمة الله بل للاستماحة. ليحرزوا العين ولو بالكذب والوقاحة. فلا ننكر حذقهم بزرقهم وتمحل رزقهم طورا بالاطراء. والأخرى بالازدراء. لينثالوا على أنفسهم الدراهم وليتخلصوا من اللأواء. فلا شك أن لسنهم من الولاية الشيطانية. لا من الكرامة الربّانية. ومن حِيَل الاقتناء

کہ میرے طرز وطریق کی کتاب لکھے تو کہ خدا ہم میں خبروں اور رازوں کے ظاہر ہونے کے بعد فیصلہ کرے اور مجھے خدا سے امید ہے کہ وہ ایسے بینا اور فاضل شخص پیدا کردے گا جو میرے اور منار کے معاملہ میں سچا فیصلہ کریں گے اور میری اور اس کی کلام کو پورے غور سے سوچیں گے اور کلام کے موتیوں کو خوب پرکھیں گے اور اندھیرے اور روشنی میں فرق کریں گے اور میں مانتا ہوں کہ بعض اخبار نویسوں کو کسی قدر فصاحت اور ملاحت دی گئی ہے۔ مگر وہ خدا کی باتوں کے اونچا کرنے کے لئے نہیں بلکہ دنیا کا مال اور سود حاصل کرنے کے لئے خرچ ہوتی ہے اس لئے کہ جھوٹ اور بے حیائی سے روپیہ پیدا کریں۔ پس ہم اس سے انکار نہیں کرتے کہ وہ فریب میں بڑے دانشمند ہیں اور کبھی جھوٹی تعریفوں سے روزی کما کھاتے ہیں اور کبھی کسی کی ہجو اور ذم سے۔ اس لئے کہ اپنے لئے روپیہ جمع کرلیں اور مصیبتوں سے چھوٹ جائیں۔ سو اس میں شک نہیں کہ ان کی زبانیں شیطانی ولایت سے ہیں اور ربّانی کرامت سے نہیں اور مال اور روپیہ جمع کرنے کے حیلے

والاحتياز لا من بدائع الإعجاز. وإن بلاغتي شيء يُجلّي به صدأ الأذهان. ويجلّي مطلع الحق بنور البرهان. وما أنطقُ إلا بإنطاق الرحمان. فكيف يقوم حذتي من قيّد لحظه بالدنيا و مال إليها كل الميلان. ورضي بزينتها كالنسوان. أم يزعمون أنهم من أهل اللسان. سيهزمون ويولّون الدبر عن الميدان. ومثلهم كمثل ظالع يريد ليدرك شأو الضليع فلا يمشي إلا قدمًا ويسقط على الدسيع. أو كرجل راجل وحيد يسرى في ليلةٍ شابت ذوائبها. وانتابت شوائبها. واشتدّ ظلامها. وكثر هوامها. وهو ينقل تائها من واد إلى واد. وليس معه سراج ولا يسمع صوت هاد. وما رافقه من رفيق وما تزوّد من زاد. ولا يجد خفيرا. ولا يرىٰ بشيرا. ولا مصباحا

بہانے ہیں عجیب اعجاز کی قسم سے نہیں۔ اور میری بلاغت وہ شے ہے کہ ذہنوں کے زنگ اس سے دور ہوتے ہیں اور حق کے مطلع کو نور برہان سے روشن کرتی ہے اور مَیں رحمان کے بلائے بولتا ہوں۔ پس کیونکر میرے مقابل کھڑا ہوسکتا ہے جس کی نگہ دنیا تک محدود ہے اور بالمقابل اس کی طرف جھک پڑا ہے اور عورتوں کی طرح اس کی زینت پر راضی ہوگیا ہے۔ کیا وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اہلِ زبان ہیں۔ عنقریب شکست کھائیں گے اور میدان سے دُم دبا کر بھاگیں گے۔ ان کی مثال اس لنگڑی اونٹنی کی سی ہے جو پورے مضبوط گھوڑے کی غایت کو پالینا چاہتی ہے سو ایک ہی قدم چل کر گردن کے بل گر پڑتی ہے یا اس تنہا پیادہ کی سی ہے جو چلتا ہے ایسی رات میں جس کے گیسو سفید ہو رہے ہیں اور اس کی آفتیں پے در پے آرہی ہیں اور اس کا اندھیرا سخت ہو رہا ہے۔ اور اس کے کیڑے مکوڑے بہت ہو گئے ہیں۔ اور وہ ایک وادی سے دوسری میں مارا مارا پھرتا ہے اور نہ اس کے پاس چراغ ہے اور نہ کسی رہنما کی آواز سنتا ہے اور نہ اس کا

﴿۲۵﴾

منیرا. ورجل آخر أراد سفرًا بالخیل والرجالة. فتدثر فرسا کالغزالة. و خرج من البلدة إذا ذرّ قرن الغزالة مع رفقة کالهالة عاصمین من الضلالة. هل یستوی ذالك وهذا عند أولی النُهٰی. وإن فی ذالك لعبرة لمن یخشٰی. فالحق والحق أقول إن أهل اللّٰه یُرزقون من ربّ العباد. ویُهدَون إلی طریق السداد. ویُهیَّأُ لهم جمیع لوازم الرشاد. و یُعطی لهم کل قوّة وجبت للعتاد. و کفت للارتقاء علی المصاد. فما کان لأهل الدنیا أن یُسابقوهم ویأتوا بأکباد مثل تلك الأکباد. ولو استنّوا استنان الجیاد. وکیف وإن قلوبهم منتشرة کانتشار الجراد. وإن السنهم علی النجاد وأرواحهم فی الوهاد. یقولون إنّا

کوئی ساتھی ہے اور نہ سفرخرچ ہی پاس ہے۔ اور نہ کوئی بدرقہ ملتا اور نہ کوئی مژدہ رسان نظر آتا ہے اور نہ روشن چراغ۔ اور ایک اور شخص ہے جس نے سفر کرنا چاہا ہے سواروں اور پیادوں کے ساتھ۔ پس وہ آہووش گھوڑے پر سوار ہوا اور آفتاب کے چڑھتے ہی شہر سے نکل کھڑا ہوا اپنے چند رفیقوں کے ساتھ جو ہالہ کی طرح تھے اور بھٹکنے سے بچانے والے تھے۔ کیا دانشمندوں کے نزدیک یہ دونوں شخص برابر ہیں۔ اس مثال میں ڈرنے والے کے لئے عبرت ہے۔ سو سچ یہی ہے اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ کے لوگوں کو بندوں کے پروردگار سے روزی ملتی ہے اور درستی کی راہ کی طرف انہیں چلایا جاتا ہے۔ اور کامیابی کے سارے لوازم ان کے لئے بہم پہنچائے جاتے ہیں اور انہیں ساز و سامان کے لئے جتنی قوت درکار ہوتی ہے اور صیدگاہ پر چڑھنے کے لئے کافی ہوتی ہے بخشی جاتی ہے۔ سو دنیا داروں کے برتے میں نہیں ہوتا کہ ان سے آگے نکل جائیں اور ان کا سا دِل گردہ لائیں۔ خواہ گھوڑوں کی طرح دوڑیں۔ اور یہ ہو کیونکر سکتا ہے اس لئے کہ اہل دنیا کے دِل ٹڈیوں کی طرح پراگندہ ہوتے۔ ان کی زبانیں تو بیشک اونچی زمین پر ہوتی ہیں پر

نحن من العرب وغُذّينا من أمّهاتِنا درّ الأدب. وإنّا في مُلْكِ النطق كاقيال. وأبناء أقوال. فقد استكبروا بنفوسهم الأبيّة. وألسنتهم العربيّة. وأوطنوا أنفسهم امنع جنابٍ. وزعموا أنهم يفلّون حدّ كل ناب. وما عرفوا من غباوة الجنان. أن أولياء الرحمان. يُعطَون ما لا يُعطَى لأهل اللسان. من المعارف وحسن البيان. ولا يُدرك براعتهم غيرهم مع جهدٍ مُعنتٍ وصرف الزمان. وأنّى لهم نصيب من هذا الشان. ولو أوتوا بلاغة سحبان. فإنهم ما صقلوا مرآة الإيمان. وما ذاقوا طعم العرفان. ثم جمعوا بين الحمق والحرمان. وما استطاعوا أن يرجعوا إلى الرحمٰن. بل صار شغل جرائدهم في سُبُلهم كالصلات. فهم يُحافظون عليه كفريضة الصلاة. يشيعون

روحیں گڑھوں میں ۔ کہتے ہیں ہم عرب ہیں اور ہمیں ہماری ماؤں نے ادب کا دودھ پلایا ہے اور ہم گویائی کے ملک کے سردار ہیں اور پسران گفتار ہیں ۔ سو یہ لوگ سرکش نفسوں سے گردنیں اکڑا رہے ہیں ۔ اور اپنے تئیں بڑی مضبوط بارگاہ میں جگہ دیتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ ہر ایک عظیم الشان آدمی کو ہرا سکتے ہیں اور نادانی کی وجہ سے نہیں سمجھ سکتے کہ خدا کے دوستوں کو وہ حسن بیان اور معارف دیئے جاتے ہیں جو اہلِ زبان کو نہیں ملتے ۔ اور دوسرے لوگ خواہ کتنی ہی زحمت اٹھائیں اور وقت خرچ کریں ان کے کمال کو پا نہیں سکتے اور سحبان کی بلاغت بھی انہیں مل جائے جب بھی انہیں اس شان سے کہاں حصہ مل سکتا ہے ۔ اس لئے کہ انہوں نے ایمان کے آئینہ کو تو کبھی جلا دی ہی نہیں ۔ اور عرفان کا مزا کبھی چکھا ہی نہیں ۔ پھر اس کے علاوہ حماقت اور محرومی دو باتیں ان کے حصے میں آئی ہیں اور وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتے بلکہ اخبار نویسی کا شغل ان کی راہ میں بڑی بھاری چٹان بن گیا ہے ۔ سو وہ اس شغل میں فریضۂ نماز کی طرح لگے رہتے ہیں ۔ اور

﴿۲۷﴾

الـجـرائـد لـقـبـض الـصِـلات. واستنضاض الإحالات. إلا قليل من أهل التقات. وأكثرهم لا يطيرون إلا في الأهواء. وقُصّ جناحهم من الطيران إلى السماء يمشون في الظلام المسبل. وتراهم لدنياهم في التململ. وتصرخ أقلامهم للقَرى المعجّل. يطلبون لقوحًا غزيرة الدرّ. قليلة الضرّ. يستقرون الصيد إلى السواحل. والأحبولة على الكاهل. ويقترون كل شجراء ومرداء. ويجوبون لها البيداء والصحراء. وما ترٰی أحدًا منهم قرير العين. إلا بإحراز العين. وتمضي ليلتهم جمعاء في هذه الخيالات. والنهار أجمع في نحت العبارات. فما لهم وللروحانيّين والعباد الربّانيّين الذين يُعطَون عذوبة اللسان وطلاقة كالعين. ويُرزقون بصيرة القلب مع نور

﴿۲۸﴾

اخباروں کو انعامات اور ِصلات کے حاصل کرنے اور روپیہ پیسہ کمانے کے لئے شائع کرتے ہیں۔بجز قدرے قلیل متقیوں کے۔ اوراکثر تو نفسانی خواہشوں کی ہواؤں میں اڑتے ہیں اورآسمان کی طرف پرواز کرنے سے ان کے پر و بال کاٹے گئے ہیں۔گھٹاٹوپ اندھیرے میں چلتے ہیں اورتم دیکھتے ہو کہ وہ دنیا کی خاطر بے چین رہتے ہیں اوران کی قلمیں اسی فانی دنیا کی ضیافتوں کے لئے چیختی چلاتی ہیں۔وہ ڈھونڈتے ہیں بہت دودھ دینے والی کم ضرراونٹنی کو۔ڈھونڈتے ہیں شکارکوساحل پراور جال اوررسیوں کوکاندھے پر۔ہر بادرخت اور بے درخت جنگل میں خاک چھانتے پھرتے ہیں اوراس کی خاطر دشت وبیابان طے کرتے ہیں۔تم ایک کوبھی ان سے نہ دیکھو گے خنک چشم سوا روپیہ پیسہ کے حاصل کرنے کے۔اوران کی ساری رات گزرتی ہے ان ہی خیالوں میں۔اوردن سارا کٹتا ہے عبارتوں کی تراش خراش میں۔سو انہیں روحانیوں اور ربّانی بندوں سے کیا نسبت۔جنہیں دی جاتی ہے زبان کی شیرینی اور روانی چشمہ کی طرح اور انہیں دل کی بینائی اورنوردیدہ دونوں بخشی جاتی

العین ویقوزون☆ من ربّهم بالسهمین. ویرجعون بالغُنمَین وإنّهم قوم نزلوا عن متن رکوبة الأهواء. وحلّوا فِناء الفَناء. جلّت نیتهم. و قلّت غفلتهم. لا یرون فی سبیل اللّٰہ أثرا إلا یقفونه. ولا جدرًا إلا یعلونه. ولا وادیا إلا یجزعونه. ولا هادیا إلا یستطلعونه. عُشّاق الرحمان. وفی سبیله کالنشوان. من ذا الذی یقرع صَفاتهم. أو یُضاهی صِفاتهم. ومن جاء هم کَدبیر. فقد لفح ولا کلفح هجیر. إنّهم یسعون إلی الحضرة عند المشکلات. بدمع أحرّ من دمع المقلات. وإنّ مثلهم کمثل سرحة کثیفة الأغصان. وریقة الأفنان. مثمرة بثمار الجنان. و من أتاها تُساقط علیه رُطَبًا جنیًّا فطوبٰی للجَوعان. إنهم قوم زکّوا دثارهم وشعارهم. وخرجوا من

ہیں اور وہ پاتے ہیں اپنے رب سے دو حصے اور لوٹتے ہیں دوہری لوٹ لے کر۔ اور وہ وہ لوگ ہیں جو اُتر پڑے ہیں ہوائے نفس کی سواری کی پیٹھ پر سے اور اُترے ہیں فنا کے آنگن میں۔ان کی نیتیں اور مقاصد بڑے ہیں اور غفلت ان میں نہیں۔اللہ کی راہ میں کوئی ایسا نشان نہیں دیکھتے جس کی پیروی نہ کریں اور کوئی ایسی دیوار نہیں دیکھتے جس پر چڑھ نہ جائیں اور نہ کوئی ایسی وادی جسے طے نہ کریں اور نہ کوئی ایسا ہادی جس سے راہ کی خبر نہ پوچھ لیں۔وہ رحمان کے عاشق اور اس کی راہ میں سرمست اور متوالے ہوتے ہیں۔ وہ ہے کون جو اُن کی توہین وتحقیر کرے یا اُن جیسی صفات پیدا کر دکھائے جو شخص ان کے مقابل مخالف بن کر آیا وہ روسیاہ ہوا۔ وہ لوگ مشکلات کے وقت خدا کی طرف دوڑتے ہیں ایسے آنسوؤں کے ساتھ جو گرم دیگچی سے بھی زیادہ گرم ہوتے ہیں۔ وہ اس درخت کی مانند ہوتے ہیں جس کی شاخیں گھنی ہوں اور اس کی ٹہنیوں پر خوب پتیاں ہوں اور بہشتی پھل اُسے لگے ہوں اور جو اس کے پاس آوے تر بتر میوے اُس پر گرائے سو بھوکے کو خوشخبری ہو۔ وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے اندر باہر

﴿۲۹﴾

☆ ایڈیشن اول میں سہو کتابت ہے۔ درست **یفوزون** ہے۔ (ناشر)

أنـفسهـم. وزايـلـوا وجـارهم. و
رحـموا من جار عليهم وَجارَهم.
وأطـفـأوا نــار الـنفـس وكمّلوا
أنوارهم. وأمّـا نفوس أهل الدنيا
فتشـابه يومًا جوّه مزمهرّ. ودجنه
مُـكـفهـرّ. وتراهم عارى الجلدة
مـن حُـلـل الاتّــقــاء. وبــادى
الـجردة مـن غـلبة الفحشاء. قد
اعتـمّــوا بــريـطة الاستـكبــار.
واستثـفــروا بـفـويـطة الـخيلاء
والفجار. فكيف يؤيدون من رب
الـعــالـميـن. بل وراء هم ضفف
وكرش يدعونهم إلى الشياطين.
يبـكـون أنهم أهلكوا من الشظف
وصـفـر الـراحة. وحصّهم جنف
وقشف فـمـا بـقى معهم ذرّة من
الـراحة. ثـم يـقـولون نحن سُراة
أندية الأدب. وحُماة لسن العرب.
كلا بـل ركدت ريحهم. وخَبَت
مـصـابيـحهم. وأجدبت بقعتهم.
وتـخـلـى بـعد الإخلاء منتجعهم
ونُـجـعتهم. ولن يُردّ إليهم جلالة

﴿۳۰﴾

دونوں کو پاک کیا ہوتا ہے اور اپنے نفس سے نکل چکے اور اپنے نشیمن کو چھوڑ چکے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے بیدادگر اور ہمسائے سے پیار کرتے ہیں اور انہوں نے نفسوں کی آگ بجھادی ہوئی ہوتی اور اپنے نوروں کو کامل کیا ہوا ہوتا ہے۔ مگر دنیاداروں کے نفس اس دن کی مانند ہوتے ہیں جس کی فضا میں خطرناک سردی اور اس کے بادل سخت گھنے اور تاریک ہوں۔ یہ لوگ تقویٰ کے لباسوں سے برہنہ اور بدکاریوں کے غلبہ کے سبب سے محض ننگے ہوتے ہیں۔ انہوں نے گھمنڈ اور خودبینی کے کپڑے پہنے ہوتے ہیں۔ سو ایسے حال میں خدا کی طرف سے انہیں کیونکر تائید ملے۔ ان کے پیچھے ان کے بال بچے اور عیال پڑے رہتے ہیں جو انہیں شیطان کی طرف بلاتے ہیں۔ وہ روتے ہیں کہ فقر فاقہ اور افلاس سے ہلاک ہوگئے اور لاغری اور تنگ گذرانی نے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور ذرہ بھر بھی آرام اور چین انہیں نہیں۔ پھر بھی کہے جاتے ہیں کہ ہم ادب کی انجمنوں کے سردار اور زبان عرب کے حامی کار ہیں۔ جھوٹے ہیں بلکہ ان کی ہوا ٹھہر گئی ہوئی ہے اور ان کے چراغ گُل ہوچکے ہیں اور ان کی زمین خشک سالی کی ماری ہوئی ہے اور خیر و برکت ان سے بالکل جاتی رہی ہے۔ اُن

شأنهم حتى يردّوا أنفسهم إلى الحضرة. ولن يُغيّر ما بهم حتى يُغيّروا ما في الطويّة. ولو أن ما في الأرض أنصارا لهم ما كان لهم أن يُعجزوا المرسلين. ولو أتوا بالأوّلين والآخرين من دون المتّقين. ألا ينظرون إلى الذين خلوا من قبلهم هل هم غلبوا وأعجزوا رسل اللّٰه أو كانوا من المغلوبين. ألا إن الأقلام كلها للّٰه وهي معجزة من معجزات كتاب مبين. ثم يتلقّاها المقرّبون على قدر اتّباع خير المرسلين. فإن المعجزات تقتضي الكرامات ليبقى أثرها إلى يوم الدين. وإن الذين ورثوا نبيّهم يُعطَون من نِعَمه على الطريقة الظلّية. ولولا ذالك لبطلت فيوض النبوّة. فإنهم كأثر لعين انقضى. وكعكس لصورة في المرآة يُرَى. وإنهم اكتحلوا بمرود الفناء. وارتحلوا من فناء

کی خوشحالی اور بزرگی کبھی واپس نہ آئے گی جب تک خدا کی طرف رجوع نہیں لائیں گے اوران کا برا حال نہیں بدلے گا جب تک اپنی نیتوں کو پاک صاف نہیں کریں گے۔ اور اگر تمام روئے زمین کے باشندے اُن کے مددگار بن جائیں خدا کے مرسلوں پر کبھی غالب نہ آسکیں گے۔ خواہ متقیوں کے سوا اگلے پچھلے لوگوں کو بھی لیتے آئیں۔ وہ گذرے ہوئے لوگوں کے حال میں غور نہیں کرتے۔ کیا وہ خدا کے رسولوں پر غالب آگئے تھے یا مغلوب ہوئے تھے۔ سنو ساری قلمیں خدا کے قبضے میں اور وہ کتاب مبین کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہیں۔ پھر وہی قلمیں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کی قدر پر مقربوں کو عطا ہوتی ہیں اس لئے کہ معجزات چاہتے ہیں کرامات کو تو کہ اُن کا نشان قیامت تک باقی رہے اور اپنے نبی علیہ السلام کے وارثوں کو بطور ظلیت کے آپ کی نعمتیں مرحمت ہوتی ہیں۔ اور اگر یہ قاعدہ جاری نہ رہتا تو نبوت کے فیض بالکل باطل ہو جاتے۔ اس لئے کہ یہ وارث نقش ہوتے ہیں اُس اصل کے جو گزر چکی ہوتی ہے اور گویا عکس ہوتے ہیں ایک صورت کے جو شیشہ میں نظر آتا ہے۔ ان لوگوں نے فنا کی سلائیوں سے سرمہ آنکھ میں ڈالا ہوتا اور ریاکاری کے

﴿۳۱﴾

الـريـاء . فـمـا بـقـى شـىء من أنـفسهم وظهرت صـورة خـاتم الأنبيـاء . فـكل ما ترون منهم من أفـعـال خارقة لـلـعادة. أو أقوال مشـابهة بـالـصحف الـمـطهّرة. فـليـست هـى منهم بل من سيّدنا خيـر البـريّة. لـكـن فـى الحلل الـظلّية. وإن كـنـتـم فی ريب من هـذا الشـان. لأوليـاء الـرحمان. فـاقـرء وا آية "صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" بـالإمـعـان. أتـعجبون ولا تشكرون . وترون صـوركـم فـى الـمـرايـا ثـم لا تُـفـكّـرون. ألا إن لـعنة الله على الـذين يـقـولـون إنّـا نـأتى بمثل الـقرآن. إنه معجزة لا يأتى بمثله أحـدٌ مـن الإنـس والجان. وإنـه جـمـع مـعـارف ومـحـاسـن لا يـجـمـعـهـا عـلم الإنسان. بل إنه وحـىٌ ليس كمثله غيره وإن كان بـعـده وحـيـا آخـر من الرحمان. فإن للّٰه تجلّيات فى إيحائه. وإنه

﴿۳۲﴾

آنگن سے کوچ کر چکے ہوتے ہیں۔اس طرح پران کا اپنا تو کچھ بھی رہا نہیں ہوتا اور خاتم الانبیاء کی صورت ہی نمودار ہو جاتی ہے۔سو ان لوگوں سے جو کچھ خارق عادت افعال یا اقوال پاک نوشتوں سے مشابہ تم دیکھتے ہو وہ ان کی طرف سے نہیں بلکہ وہ حضرت سید المرسلین (ﷺ) کی طرف سے ہوتے ہیں۔ہاں وہ ظلیت کے لباسوں میں ہوتے ہیں۔اور تمہیں اولیاء الرحمان کی نسبت ایسی بزرگی اور شان میں شک ہے تو پڑھ لو آیت **صراط الذین انعمت علیهم** کو غور اور فکر سے۔کیا تم تعجب کرتے ہو اور شکرگزار نہیں ہوتے۔اور تم آئینوں میں اپنی صورتیں دیکھتے ہو پھر بھی نہیں سوچتے۔سنو خدا کی لعنت ان پر جو دعویٰ کریں کہ وہ قرآن کی مثل لا سکتے ہیں۔قرآن کریم معجزہ ہے جس کی مثل کوئی انس و جن نہیں لا سکتا اور اس میں وہ معارف اور خوبیاں جمع ہیں جنہیں انسانی علم جمع نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ ایسی وحی ہے کہ اس کی مثل اور کوئی وحی بھی نہیں اگرچہ رحمان کی طرف سے اس کے بعد اور کوئی وحی بھی ہو۔اس لئے کہ وحی رسانی میں خدا کی تجلیات ہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلی

ما تجلّی من قبل ولا یتجلّی من بعد کمثل تجلّیه لخاتم أنبیائه. ولیس شأن وحی الأولیاء کمثل شأن وحی الفرقان. وإن أُوحِی إلیهم کلمة کمثل کلمات القرآن. فإن دائرة معارف القرآن أکبر الدوائر. وإنها أحاطت العلوم کلها وجمعت فی نفسها أنواع السرائر. وبلغت دقائقها إلی المقام العمیق الغائر. وسبق الکل بیانا وبرهانا وزاد عرفانا. وإنه کلام اللّٰه المعجز ما قرع مثله آذانا. ولا یبلغه قول الجنّ و الإنس شأنا. فمثل القرآن وغیر القرآن کمثل رؤیا رآها ملك عادل رفیع الهمّة کامل الفهم والقیاس. ورأی هذه الرؤیابعینها رجل آخر قلیل الفهم قلیل الهمّة ومن عامّة الناس. فلا شكّ أن رؤیا الملك ورؤیاهذا الرجل وإن کانت واحدة غیر ممیّزة فی ظاهر الحالات. ولکن لیست بواحدة عند عارف تعبیر الرؤیا وذی الحصات.بل لرؤیا الملك

جیسی کہ خاتم الانبیاء پر ہوئی ایسی کسی پر نہ پہلے ہوئی اور نہ کبھی پیچھے ہوگی۔اور جو شان قرآن کی وحی کی ہے وہ اولیاء کی وحی کی شان نہیں۔اگرچہ ﴿۳۳﴾ قرآن کے کلمات کی مانند کوئی کلمہ انہیں وحی کیا جائے۔اس لئے کہ قرآن کے معارف کا دائرہ سب دائروں سے بڑا ہے۔اوراس میں سارے علوم اور ہرطرح کی عجیب اور پوشیدہ باتیں جمع ہیں اوراس کی دقیق باتیں بڑے اعلیٰ درجہ کے گہرے مقام تک پہنچی ہوئی ہیں۔اوروہ بیان اور برہان میں سب سے بڑھ کر اور اُس میں سب سے زیادہ عرفان ہے اور وہ خدا کا معجز کلام ہے جس کی مثل کانوں نے نہیں سنا اوراس کی شان کو جن وانس کا کلام نہیں پہنچ سکتا۔سو قرآن اور دوسرے کلام کی مثال اس رویا کی ہے جو دیکھی ایک بادشاہ عادل بلند ہمت اور پورے دانا نے۔ اور وہی رویا دیکھی ایک دوسرے عامی کم فہم پست ہمت نے۔سو اس میں شک نہیں کہ بادشاہ کا ﴿۳۴﴾ خواب اوراس عامی کا گوظاہر میں ایک ہی ہیں۔لیکن دانشمند اورتعبیر جاننے والے کے نزدیک ایک نہیں۔ بلکہ عادل بادشاہ کی تعبیر بہت بلند اور عام اور نفع رسان اور سب

العادل تعبیر أعلی و أرفع وأعمّ وأنفع. وهی للناس کلهم خیر و مع ذالك أصح و ألمع. وأمّا رؤیا رجل هو من أدنی الناس. فلا یتخلّص فی أکثر صورها من الالتباس، بل من الأدناس. ثم مع ذالك لا تجاوز أثرها من الأبناء والآباء.أو شرذمة من الأحبّاء. و إنّ رکْبَ هؤلاء الأغیار. ینیخون بأدنی الأرض مطایا التسیار. و ینتقلون من الأکوار إلی الأوکار. وأمّا خیل الفرقان فیجوبون کل دائرة العمران. وهو کتاب تجرّی تحته بحار العرفان. ولا یطیر فوقه طیر التبیان. و ما تکلّم أحد إلا ادّان من خزائنه. وأخرج من بعض دفائنه. وأری کل متکلّم صفر الیدین. من غیر التطوّق بهذا الدّیْن. و کل غریم یجدّ فی التقاضی. ویلجّ فی الاقتیاد إلی القاضی. وأمّا القرآن فیتصدّق علی أهل الاملاق. وینزع عن الارهاق. بل یُعطی

﴿۳۵﴾

لوگوں کے حق میں خیر و برکت اور بہت ہی درست اور صاف ہے۔ مگر عامی کی رویا اکثر صورتوں میں آمیزش اور میل کچیل سے پاک نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ اس کا اثر بیٹوں اور باپوں یا تھوڑے سے دوستوں سے آگے نہیں جاتا۔ اور اگر اغیار سوار بھی ہوں تو بھی بہت ہی نزدیک جگہ میں ڈیرے ڈال دیتے ہیں اور پالانوں سے اتر کر آشیانوں میں گھس جاتے ہیں۔ مگر قرآن کریم کے سواروں کا یہ حال ہے کہ وہ آبادی کے ہر دائرہ کو قطع کرتے ہیں۔ قرآن کریم ایک کتاب ہے جس کے نیچے عرفان کے دریا بہتے ہیں۔ اور کسی گویائی کا پرندہ اس سے فوق اُڑ نہیں سکتا۔ اور ہر پونجی والا اسی کے خزانوں اور دفینوں سے کچھ لیتا ہے اور میرے نزدیک ہر متکلم اس قرضہ میں مبتلا ہونے کے بغیر محض تہی دست ہے۔ اور قرضدار سے سخت تقاضا کیا جاتا اور سخت کوشش کی جاتی ہے کہ قاضی تک پہنچا کر اس سے روپیہ وصول کیا جائے۔ مگر قرآن کریم تنگ دستوں کو صدقات دیتا اور ساری تنگیاں دور کرتا بلکہ اخلاص والوں کو سونے کی ڈلیاں

سبـائك الـخِـلاص. لأهـل الإخلاص. ولا یمنّ علی الغرماء بالإنظار. بل یُرغّبهم فی احتجان النضار. ولا یأخذ سارقا. إن کان فـارقًـا☆. وإنّـا نـحـن تـلامیـذ الفرقان. وأُترِعْنَا من بحره بعد ما صـرنـا کالکیزان. فإن کان مدیر المنار تزرّی علیّ لهذا الاعتذار. فـندعو له لغیرتَه لـلّٰه الغیور الغفار. ولـو قمتُ علی مقامه. لقلتُ کمثل کلامه. ولـعـنة اللّٰه علی من أنکر بـإعجاز القرآن وجوهر حُسامه. و تـفـرّد دُرّة کـلـمـه ونظامه. و واللّٰه إنّا نشرب من عینه. ونتزین بـزینـه. ولـذالك یسـعی علی کـلامـنـا نور وصفاء. وفی نطقنا یبهـر لـمعـانٌ وضیـاء. و بـرکة و شفاء. وطلاو ة وبهاء. ولیس

دیتا ہے۔اور اپنے قرضداروں کو مہلت دینے کا احسان نہیں جتاتا بلکہ ان کو سونا اکٹھا کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور کسی چور کو اگر وہ ڈرنے والا شخص ہی ہو نہیں پکڑتا۔ اور ہم تو اول کوزے بنے پھر قرآن کے دریا سے لبالب ہوئے۔سو اگر منار کا ایڈیٹر اس جہت سے مجھ سے بگڑا ہے تو میں اس کی غیرت کی وجہ سے اس کے لئے خدا سے دعا کرتا ہوں اور اگر مَیں اس کی جگہ ہوتا تو مَیں بھی وہی کہتا جو اس نے کہا۔ میرے نزدیک خدا کی لعنت اس پر جو قرآن کے اعجاز کا انکار کرتا اور اپنے کلام اور نظام کو بجائے خود کوئی مستقل شے سمجھتا ہے۔اور خدا کی قسم ہم تو اسی چشمہ سے پیتے اور اسی کی زینت سے آراستہ ہوتے ہیں۔اسی سبب سے تو ہمارے کلام میں نور اور صفا ہوتی اور ہماری گویائی میں روشنی اور شفا اور تازگی اور خوبصورتی چمکتی ہے۔اور مجھ پر قرآن کے سوا اور کسی کا احسان

﴿۳۶﴾

☆ الحاشیة: اعنی مَن اقتبس من القراٰن اٰیةً بصحةالنیّة. خائفًامن الحضرة فلا اثم علیه عند عالم النیّات ذی الجود والمِنّةِ. منه

ترجمہ: یعنی جو شخص خدا سے ڈرتے ہوئے صحت نیت کے ساتھ قرآن سے کسی آیت کو بطور اقتباس استعمال کرے تو عالم النیّات اور صاحب جود و سخا کے نزدیک اس پر کوئی گناہ نہیں۔ منه

علیّ منّة أحدٍ من غير الفرقان. وإنّه ربّانی بتربية لا يُضاهئها الأبوان. وسقانی اللّٰه به مَعينًا. ووجدناه منيرًا ومُعينًا. فلا نعرف التهابا ولا حرورا. وشربنا من كأس كان مزاجها كافورا. وإن كلامی هذا ليس من قلمی السقيم بل كلم أفصحت من لدن حكيم عليم. بإفاضة النبی الرؤوف الرحيم. فلا تجعلوا رزقكم أن تكذّبوها بل فكّروا كالزكیّ الفهيم. أم ظننتّم أن اللّٰه لا يعلم ما تعلمون أو لا يقدر علی ما تقدرون. كلا بل لا تعرفونه حق المعرفة وتستكبرون. واللّٰه يجعل لمن يشاء بسطة فی العلم أفلا تُفكّرون. وقد كنتم علی شفا حفرة فرحمكم اللّٰه أفلا تشكرون.

نہیں اور اس نے میری ایسی پرورش کی ہے کہ ویسی ماں باپ بھی تو نہیں کرتے۔ اور خدا نے مجھے اُس سے خوشگوار پانی پلایا۔ اور ہم نے اُس کو روشن کرنے والا اور مددگار پایا۔ پانی پلا دیا ہے کہ اب مجھے کوئی سوزش اور گرمی محسوس نہیں ہوتی اور ہم نے کافوری پیالہ پیا ہے۔ اور یہ میرا کلام میری ناتوان بیمار قلم کی طرف سے نہیں بلکہ یہ تو حکیم علیم کی باتیں ہیں۔ نبی کریم کے افاضہ کے وسیلہ سے۔ سو تم تکذیب پر ہی کمر نہ باندھ لو بلکہ دانا اور زکی بن کر سوچو۔ کیا تمہیں گمان ہے کہ جو تم جانتے ہو وہ خدا نہیں جانتا۔ کیا وہ قادر نہیں اُن پر جن پر تم قادر ہو۔ ایسا نہیں بلکہ تم اُسے اچھی طرح نہیں پہچانتے اور تکبر کرتے ہو۔ اور خدا تعالیٰ جسے چاہے علم میں وسعت اور فراخی عطا فرمائے کیا تم سوچتے نہیں۔ اور تم سب گڑھے میں گرنے کے لئے طیار تھے۔ پس خدا نے تم پر رحم کیا کیا تم شکر نہیں کرتے۔

﴿۳۷﴾

مَا بال المسلمین وَمَا العلاج فی هٰذا الحِین.

ظهر الفساد فی المسلمین. وصارت ککبریت أحمر زُمر الصالحین. ما تری فیهم أخلاق الإسلام. ولا مواساة الکرام. لا ینتهون من التخلیط ولو بالخلیط. ویُجرّعون الناس من الحمیم. ولو کان أحد کالولیّ الحمیم. ولا یُکافئون بالعشیر. ولو کان أخ أو من العشیر. لایصافون شفیقا و لا شقیقا. ویستقِلّون جزیل المؤاسین. ولا یُحسنون إلی المحسنین. ویُخَیّبون الناس من عوارف. ولو کانوا من معارف. ویبخلون بما عندهم مَرافقهم. ولو کان مُرافقهم. بل إذا أجلتَ فیهم بصرك. وکرّرتَ فی وجههم نظرك. وجدت أکثر طوائف هذه الملّة. قد لبسوا ثیاب الفسق وترك الدیانة والعفّة.

مسلمانوں کا کیا حال ہے اور اس وقت علاج کیا چاہیے۔

مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہے۔ اور نیک لوگ سرخ گندھک کی مانند ہو گئے ہیں۔ ان میں نہ تو اخلاق اسلام رہے ہیں اور نہ بزرگوں کی سی ہمدردی رہ گئی ہے۔ کسی سے برا آنے سے باز نہیں آتے خواہ کوئی پیارا یار کیوں نہ ہو۔ لوگوں کو کھولتا ہوا پانی پلاتے ہیں۔ خواہ کوئی خالص دوست ہی ہو۔ اور دسواں حصہ بھی بدلہ میں نہیں دیتے خواہ بھائی ہو یا باپ یا کوئی اور رشتہ دار ہو۔ اور کسی دوست اور حقیقی بھائی سے بھی سچی محبت نہیں کرتے اور ہمدردوں کی بڑی بھاری ہمدردی کو بھی حقیر سمجھتے ہیں اور محسنوں سے نیکی نہیں کرتے۔ اور لوگوں پر مہربانی نہیں کرتے خواہ کیسے ہی جان پہچان کے آدمی ہوں اور اپنے رفیقوں کو بھی اپنی چیزیں دینے سے بخل کرتے ہیں بلکہ اگر تم دوڑاؤ اپنی آنکھ کو ان میں اور بار بار ان کے منہ کو دیکھو تو تم اس قوم کی ہر جماعت کو پاؤ گے کہ فسق اور بددیانتی اور بے حیائی کا لباس پہنا ہوا ہے۔ اور ہم اس جگہ تھوڑا سا حال اپنے

﴿۳۸﴾

. وإنّا نذكر ههنا نبذًا من حالات ملوك زماننا وغيرهم من أهل الأهواء . ثم نكتب بعده ما أراد اللّٰه لدفع تلك المفاسد وتدارك الإسلام والمسلمين من السماء.

فی حالات ملوك الإسلام فی هذه الأيام

اعلم رحمك الله أن أكثر طوائف الملوك وأُولی الأمر والإمرة. الذين يُعدّون من كبراء هذه الملّة. قد مالوا إلى زينة الدنيا بكل الميل والهمّة. و استأنسوا بأنواع النعم واللّهنية. وما بقی لهم شغل من غير الخمر والزمر والشهوات النفسانية. يبذلون خزائن لاستيفاء اللذّات الفانية. ويشربون الصهباء جهُرةً على شاطی الأنهار المصرّدة والمياه الجارية. والأشجار الباسقة. والأثمار اليانعة. والأزهار المنوّرة. جالسين على الأنماط

زمانہ کے بادشاہوں اور دوسرے لوگوں کا لکھتے ہیں جو ہواپرست لوگ ہیں اور پھر ہم اُس علاج کو لکھیں گے جو خدا نے ان فسادوں کے دور کرنے کے لئے ارادہ کر رکھا ہے اور نیز اسلام اور مسلمانوں کے تدارک کے لئے جو مقدر کر رکھا ہے۔

(بادشاہوں کے حالات)

جان! خدا تیرے پر رحم کرے کہ اکثر بادشاہ اس زمانہ کے اور امراء اس زمانہ کے جو بزرگان دین اور حامیان شرع متین سمجھے جاتے ہیں وہ سب کے سب اپنی ساری ہمت کے ساتھ زینت دنیا کی طرف جھک گئے ہیں اور شراب اور باجے اور نفسانی خواہشوں کے سوا انہیں اور کوئی کام ہی نہیں۔ وہ فانی لذتوں کے حاصل کرنے کے لئے خزانے خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اور وہ شرابیں پیتے ہیں نہروں کے کناروں اور بہتے پانیوں اور بلند درختوں اور پھل دار درختوں اور شگوفوں کے پاس اعلیٰ درجہ کے فرشوں پر بیٹھ کر اور کوئی خبر نہیں کہ رعیت

المبسوطة. ولا یعلمون ما جری علی الرعیّة والملّة. لیس لهم معرفة بالقانون السیاسی وتدبیر مصالح الناس. وما أُعطِیَ لهم حظ من ضبط الأمور والعقل والقیاس. والذین یُتَخَیَّرون لتَأدیبهم فی عهد الصبا. فهم یُرغّبونهم فی الخمر والزمر وعلی منادمةٍ علی الرُبَی. سیّما فی أوقات المطر وعند هزیز نسیم الصبا. کذالك یقربون حرمات اللّٰه ولا یجتنبون. ولا یُؤدّون فرائض الولایة ولا یتّقون. ولذالك یرون هزیمة علی هزیمة. وتراهم کل یوم فی تنزّل ومنقصة. فإنهم أسخطوا ربّ السماء. وفُوِّضَ إلیهم خدمة فما أدّوها حق الأداء. أتزعمون أنهم خلفاء الإسلام؟ کلا. بل هم أخلدوا إلی الأرض وأنّی لهم حظّ من التقوی التّام. ولذالك ینهزمون من کل

اور ملت پر کیا بلائیں ٹوٹ رہی ہیں۔ انہیں امور سیاسی اور لوگوں کے مصالح کا کوئی علم نہیں اور ضبط امور اور عقل اور قیاس سے انہیں کچھ بھی حصہ نہیں ملا۔ اور جو لوگ بچپن میں ان کے اتالیق بنائے جاتے ہیں وہی انہیں شراب اور باجوں اور پہاڑوں پر مے نوشی کی محفل آرائی کی ترغیب دیتے ہیں خصوصاً بارش اور نسیم صبا کے چلنے کے وقت۔ اسی طرح حرمات اللہ کے نزدیک جاتے ہیں اور ان سے بچتے نہیں۔ اور حکومت کے فرائض کو ادا نہیں کرتے اور متقی نہیں بنتے۔ یہی وجہ ہے کہ شکست پر شکست دیکھتے ہیں۔ اور ہر روز تنزل اور کمی میں ہیں اس لئے کہ انہوں نے آسمان کے پروردگار کو ناراض کیا اور جو خدمت اُن کے سپرد ہوئی تھی اس کا کوئی حق ادا نہیں کیا۔ کیا تم دعویٰ کرتے ہو کہ وہ اسلام کے خلیفے ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ وہ زمین کی طرف جھک گئے ہیں اور پورے تقویٰ سے انہیں کہاں حصہ ملا ہے۔ اس لئے ہر ایک سے

﴿۴۰﴾

من نهض للمخالفة. ويولّون الدّبر مع كثرة الجند والدولة والشوكة. وما هذا إلا أثر السُخط الذی نزل علیهم من السماء . بما آثروا شهوات النفس على حضرة الكبرياء . وبما قدّموا على اللّٰه مصالح الدنيا الدنيّة. وكانوا عظيم النهمة فی لذّاتها وملاهيها الفانية. ومع ذالك كانوا أُسارى فی ذميمة النخوة والعجب والرياء . الكسالى فی الدين والفاتكين فی سبل الأهواء فكيف يُعطَى لسقط جُلّى ومكرمة؟ وكيف يوهب لفُضلةٍ فضيلة ومرتبة. فإنهم بسأوا بالشهوات. ونسوا رعاياهم ودينهم وما أدّوا حقّ التكفّل والمراعات. يحسبون بيت المال كطارف أو تالد ورثوه من الآباء . ولا يُنفقون الأموال على مصارفها كما هو شرط الاتّقاء. ويظنّون كأنهم لا يُسألون. وإلى	جو ان کی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑا ہو شکست کھاتے ہیں اور باوجود کثرت لشکروں اور دولت اور شوکت کے بھاگ نکلتے ہیں۔ اور یہ سب اثر ہے اس لعنت کا جو آسمان سے اُن پر برستی ہے اس لئے کہ انہوں نے نفس کی خواہشوں کو خدا پر مقدم کرلیا۔ اور ناچیز دنیا کی مصلحتوں کو اللہ پر اختیار کرلیا۔ اور دنیا کی فانی لہو ولعب اور لذتوں میں سخت حریص ہوگئے اور ساتھ اس کے خود بینی اور گھمنڈ اور خودنمائی کے ناپاک عیب میں اسیر ہیں۔ دین میں سُست اور ہار کھائے ہوئے اور گندی خواہشوں میں چست چالاک ہیں۔ سو ایک پست ہمت کو بزرگی کیونکر دی جائے اور ایک فُضلہ کو فضیلت اور مرتبہ کیونکر مرحمت ہو۔ اس لئے کہ انہوں نے خواہشوں سے اُنس پکڑ لیا اور اپنی رعیت اور دین کو فراموش کردیا۔ اور پوری خبرگیری نہیں کرتے۔ بیت المال کو باپ دادوں سے وراثت میں آیا ہوا مال سمجھتے ہیں۔ اور رعایا پر اُسے خرچ نہیں کرتے جیسے کہ پرہیزگاری کی شرط ہے۔ اور گمان کرتے ہیں کہ ان سے پُرسش نہ ہوگی

﴿۴۱﴾

اللّٰه لا يرجعون. فيذهب وقت دولتهم كأضغاث الأحلام. والفيء المنتسخ من الظلام. ولو اطّلعتَ على أفعالهم لاقشعرّت منك الجلدة. و استولت عليك الحيرة. ففكروا. أهؤلاء يشيّدون الدين ويقومون له كالناصرين؟ أهؤلاء يهدون الضالّين. ويعالجون العمين؟ كلابل لهم أغراض دون ذالك فهم يعملون بها مصبحين وممسين. ما لهم و لأحكام الشريعة. بل يريدون أن يخرجوا من ربقتها ويعيشوا بالحريّة. وأين لهم كالخلفاء الصادقين قوة العزيمة و كالأتقياء الصالحين قلب متقلّب مع الحق والمعدلة؟ بل اليوم سُرُرُ الخلافة خالية من هذه الصفات. وأُلقىَ عليها أجساد لا أرواح فيها بل هي أردء من الأموات. وإن وجودهم أعظم المصائب على

﴿۴۲﴾

اور خدا کی طرف لوٹنا نہیں ہوگا سو ان کی دولت کا وقت خواب پریشان کی طرح گزر جاتا ہے۔ یا اُس سایہ کی طرح جسے تاریکی دور کر دیتی ہے۔ اگر تم ان کے فعلوں پر اطلاع پاؤ تو تمہارے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور حیرت تم پر غالب آ جائے۔ سو غور کرو کیا یہ لوگ دین کو پختہ کرتے اور اس کے مددگار ہیں۔ کیا یہ لوگ گمراہوں کو راہ بتاتے اور اندھوں کا علاج کرتے ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ ان کے اغراض اور مقاصد اور ہی ہیں جنہیں صبح اور شام پورے کرتے ہیں۔ انہیں شریعت کے احکام سے نسبت ہی کیا بلکہ وہ تو چاہتے ہیں کہ اس کی قید سے نکل کر پوری بے قیدی سے زندگی بسر کریں۔ اور خلفائے صادقین کی سی قوت عزیمت ان میں کہاں اور صالح پرہیزگاروں کا سا دل کہاں جس کا شیوہ حق اور عدالت ہو۔ بلکہ آج خلافت کے تخت ان صفات سے خالی ہیں۔ اور ان پر جسم بلا روح بٹھائے گئے ہیں۔ بلکہ وہ مُردوں سے بھی زیادہ ردّی ہیں۔ اور ان کا وجود اسلام کے حق میں بہت بڑی مصیبت ہے اور دین کے لئے اُن کے دن سخت ہی منحوس دن ہیں۔ کھاتے

الإسلام. وإن أيامهم للدين أنحس الأيام. يأكلون ويتمتّعون. ولا ينظرون إلى المفاسد ولا يحزنون. ولا يرون الملّة كيف ركدت ريحها. وخبت مصابيحها. وكُذّب رسولها وغُلّط صحيحها. بل تجد أكثرهم مُصرّين على المنهيات. المُجترئين على سَوْق الشهوات إلى سُوق المحرمات. المسارعين بنقل الخطوات إلى خطط الخطيات. المتمايلين على الغيد والأغاريد وأنواع الجهلات. المصبحين فی خُضُلّة من العيش والممسين فی أنواع اللذّات. فكيف يُؤَيّدون من الحضرة مع هذه الأعمال الشنيعة والمعصية. بل من أول أسباب غضب اللّٰه على المسلمين وجود هذه السلاطين الغافلين المترفين. الذين أخلدوا إلى الأرض كالخراطين. وما

پیتے ہیں اور خرابیوں کی طرف نہیں دیکھتے اور نہ کڑھتے ہیں اور دھیان نہیں کرتے کہ ملت کی ہوا ٹھہر گئی ہے۔ اور اس کے چراغ بجھ گئے ہیں اور اس کے رسول کی تکذیب ہو رہی ہے اور اس کے صحیح کو غلط کہا جا رہا ہے بلکہ ان میں سے بہتیرے خدا کی منع کی ہوئی چیزوں پر اڑ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور سخت دلیری سے خواہشوں کو محرمات کے بازاروں میں لے جاتے ہیں۔ حرام کاریوں کی جگہوں میں جلد دوڑ کر جاتے ہیں۔ خوبصورت عورتوں اور راگ رنگ اور ہر قسم کی جہالتوں پر جھکے ہوئے ہیں۔ صبح اور شام ان کی خوش زندگی ہر طرح کی لذات میں بسر ہوتی ہے۔ سو ایسے لوگوں کو خدا سے کیونکر مدد ملے جبکہ ان کے ایسے پُر معصیت اور بُرے اعمال ہوں۔ بلکہ ان عیش پسند غافل بادشاہوں کا وجود مسلمانوں پر خدا تعالیٰ کا بڑا بھاری غضب ہے۔ جو ناپاک کیڑوں کی طرح زمین سے لگ گئے ہیں اور خدا

بذلوا لعباد اللّٰہ جهد المستطیع. وصاروا کظالع وما عدوا کالطِرْفِ الضلیع. ولأجل ذالك ما بقی معهم نصرة السماء . ولا رعبٌ فی عیون الکفرة کما هو من خواص الملوك الأتقیاء. بل هم یفرّون من الکفرة . کالحُمُر من القسورة . وکفی لألف منهم اثنان فی موطن الملحمة. فما سبب هذا الجبن وهذا الادبار . إلا عیشة التنعّم والا تراف کالفجّار. وکیف یُعضّدون بالنصرة والإعانة. مع هذه الغوایة والخیانة؟ فإن اللّٰہ لایُبدّل سُنّته المستمرة. ومن سُنّته أنه یؤیّد الکفرة ولا یؤیّد الفجرة. ولذالك تری ملوك النصاری یؤیّدون ویُنصَرون. ویأخذون ثغورهم ویتملّکون. ومن کل حدَبٍ ینسلون. وما نصرهم اللّٰہ لرحمته علیهم بل نصرهم

کے بندوں کے لئے پوری طاقت خرچ نہیں کرتے اور لنگڑے اونٹ کی طرح ہو گئے ہیں اور چُست چالاک گھوڑے کی طرح نہیں دوڑتے۔اسی سبب سے آسمان کی نصرت ان کا ساتھ نہیں دیتی اور نہ ہی کافروں کی آنکھ میں ان کا ڈر خوف رہا ہے جیسے کہ پرہیزگار بادشاہوں کی خاصیت ہے بلکہ یہ کافروں سے یوں بھاگتے ہیں جیسے شیر سے گدھے۔اور لڑائی کے میدان میں ان کے دو ہزار کے لئے دو کافر کافی ہیں۔سو اس بزدلی اور ادبار کا سبب بجز بدکاروں کی طرح عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنے کے اور کچھ نہیں۔اور ایسی خیانت اور گمراہی کے ہوتے انہیں کیونکر خدا سے مدد ملے۔اس لئے کہ خدا اپنی دائمی سنت کو تبدیل نہیں کرتا اور اس کی سنت ہے کہ کافر کو تو مدد دیتا ہے پر فاجر کو ہرگز نہیں دیتا۔یہی وہ ہے کہ نصرانی بادشاہوں کو مدد مل رہی ہے اور وہ ان کی حدوں اور مملکتوں پر قابض ہو رہے ہیں اور ہر ایک ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں۔خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو اس لئے نصرت نہیں دی کہ وہ ان پر رحیم ہے بلکہ اس لئے کہ اس کا غضب مسلمانوں پر بھڑکا ہوا ہے

لغضبه على المسلمين لو كانوا يعلمون. وكيف أُظْهِرَ عليهم أعداء هم إن كانوا يتّقون؟ بل لمّا تركوا الدعاء والتعبّد. ما عبأ بهم ربهم فهم بما كسبوا يُعَذّبون. وإن شرّ الدواب قوم فسقوا بعد إيمانهم ويعملون السيئات ولا يخافون. فبما نكثوا عهد الله ونقضوا حدود الفرقان. طوّحت بهم طوائح الزمان. وخرج من أيديهم كثير من البلدان. وأنأتهم غفلتهم عن حقوقهم وضُربت عليهم خيام أهل الصلبان. نكالا من الله وأخذًا من الديّان. إنّهم بارزوا اللّٰه بالمعصية. فولّوا الدبر من الكفرة. وما أخزاهم عداهم ولكن الله أخزاهم. فإنهم عصوا أمام أعين الله فأراهم ما أراهم. وتركهم في آفات وما نجّاهم. و وزراؤهم قوم مغشوشون يأكلون أموالهم ولا يخلصون. لا

﴿۴۴﴾

کاش مسلمان جانتے۔اور اگر یہ متقی ہوتے تو کیونکر ممکن تھا کہ ان کے دشمن ان پر غالب کئے جاتے۔ بلکہ جب انہوں نے دعا اور عبادت کو چھوڑ دیا تب خدا نے بھی ان کی کچھ پروا نہ کی۔سو یہ اب اپنی کرتوتوں کے سبب سزا پا رہے ہیں اور یقیناً خدا کے نزدیک سب جانداروں سے بدتر وہ لوگ ہیں جو ایمان کے بعد فاسق ہو جائیں اور بدکاریاں کریں اور نہ ڈریں۔خدا کا عہد توڑنے اور قرآن کی حدود کی بےعزتی کرنے کے سبب سے خطرناک حادثے ان پر نازل ہو رہے ہیں۔اور بہت سے شہر ان کے ہاتھوں سے نکل گئے ہیں۔غفلت نے ان کو حقوق سے دور کر دیا ہے اور پرستاران صلیب کے خیمے ان کے ملکوں میں آ لگے ہیں۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا اور گرفت ہے۔از بسکہ انہوں نے بدکاریاں کر کے خدا کا مقابلہ کیا۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کفار سے شکست کھا گئے۔دشمنوں نے انہیں رسوا نہیں کیا بلکہ خدا نے کیا۔اس لئے کہ خدا کی آنکھوں کے سامنے انہوں نے بےفرمانیاں کیں سو اس نے انہیں دکھایا جو دکھایا اور انہیں آفات میں چھوڑ دیا اور نہ بچایا اور ان کے وزیر بددیانت اور خائن ہیں۔انکا مال کھاتے ہیں

یمنعونهم من التعامی و التصابی. ویُغمضون لهم كالفطن المتغابی. وینضحون عنهم كالمداهن المُحابی. وإنهم قسمان.قسم كالعقارب وقسم كالنسوان. أو نقوّل بتبدیل البیان.قسم كغُمر جاهل ما أعطی لهم حظ من العرفان. وقسم كذی غمر متجاهل لا یریدون إلا هلاك ملوكهم كالشیطان. یرون سلاطینهم یقربون حرمات اللّٰه ومناهی الشرع ثم ینددون بأنه من المباحات ولیس مما یخالف طریق الورع. ویُزیّنون فی أعینهم أمرا هو أقبح السیئات. ویریدون أن یجعلوهم كالعجماوات بل الجمادات. ولا یخرج من أفواههم قول یقرب الصدق والصواب. ولا یبغون فی أنفسهم إلا الهلاك والتباب. لا یذاكرون ملوكهم

اور مخلص نہیں اور انہیں اندھا بن جانے اور غلطی کی طرف میل کر جانے سے نہیں روکتے اور تغافل شعار زیرک کی طرح چشم پوشی کرتے ہیں۔اور مداہنہ کرنے والے بیچ بیچ کر چلنے والے کی طرح ان کی حمایت اور دفاع کرتے ہیں۔اور ان لوگوں کی دو قسمیں ہیں کچھ تو بچھوؤں کی مانند ہیں اور کچھ عورتوں کی مانند یا دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہتے ہیں کہ ایک حصہ تو وہ نادان جاہل ہیں جنہیں عرفان سے کچھ بھی بہرہ نہیں ملا۔اور ایک حصہ وہ ہیں جو جان بوجھ کر جاہل بنے ہوئے ہیں اور شیطان کی طرح اپنے بادشاہوں کی ہلاکت چاہتے ہیں۔دیکھتے ہیں کہ ان کے بادشاہ خدا اور شرع کی حرام کردہ چیزوں کے نزدیک جاتے ہیں۔پھر بھی کہتے ہیں کہ یہ مباح چیزیں ہیں اور پرہیزگاری کے طریق کے مخالف نہیں۔ اور بدکرداریوں کو ان کی آنکھوں میں سجاتے ہیں اوران کو چارپائے یا پتھر بنانا چاہتے ہیں اورکوئی حق اور سچ بات ان کے منہ سے نہیں نکلتی۔اوراپنے دلوں میں بجز ہلاکت اور تباہی کے اور کچھ نہیں

﴿۴۵﴾

بـمـا هـو خيـر لهم في هذه ويوم الـمـكـافـات. بـل يتـركـونهـم كـالسباع المفترسة والحيوات. ويسـعـون فـي كـل وقـت مـن الأوقـات. أن يـنبـأ سـمعهم عن أوامـر اللّٰه وسنن خير الكائنات. ولا يُـخـوّفـونهـم مـن عـواقـب الـغـفـلة. ولا يـؤثّـمـونهـم عـنـد ارتكاب المعصيّة. فهل هم بهذه السيـرة لهـذه الـمـلـوك إلا كحُفرة للرجلين المتخاذلين؟ أو كـوقـود لـنـار أو كـغشـاوة على الـعـيـنين. لا يُطفئون أُوارهم. بل يـحـمـدون عثـارهم. ولذالك صـارت ملوكهم غرضًا لحصائد الألسنة. وسُمّوا قومًا كُسالى في الجرائد المغربية. بل أجمع أهل الـرأي مـن الـنـصـارى نظرًا على هـذه الـحـالات. عـلى أن أيامهم ايّـام معدودة وسيـزول أمـرهم وإمـرتهم فـي أسـرع الأوقـات. وإذا هـلـك سـلـطـان الروم مثلا

﴿۴۶﴾

ڈھونڈتے۔ بادشاہوں سے ان باتوں کا تذکرہ نہیں کرتے جو اس دنیا میں اور آخرت میں ان کے کام آئیں بلکہ ان کو شکاری درندوں اور سانپوں کی طرح رہنے دیتے ہیں۔ اور ہر گھڑی اس کوشش میں رہتے ہیں کہ ان کے کان خدا کے امر اور رسول خدا کی سنت کے سننے سے دور رہیں۔ اور غفلت کے بدانجام سے انہیں نہیں ڈراتے۔ اور بدکاری کرتے وقت انہیں بدکار نہیں ٹھہراتے۔ سو ایسی خصلت اور چال چلن کے لوگ ان بادشاہوں کے حق میں ایسے ہیں جیسے گڑھا لڑکھڑانے والے پاؤں کے حق میں۔ یا جیسے ایندھن آگ کے لئے یا پردہ آنکھوں پر۔ ان کی پیاس کو نہیں بجھاتے۔ بلکہ ان کی لغزشوں کی تعریف کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کے بادشاہ لوگوں کی زبانوں کے نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اور یورپ کے اخبار انہیں سست اور نالائق لکھتے ہیں۔ بلکہ ان حالات کو دیکھ کر عیسائی اہل الرائے متفق ہو کر کہتے ہیں کہ ان کے دن اب تھوڑے رہ گئے ہیں اور بہت جلد ان کا تانا بانا ادھڑنے والا ہے۔ اور جب مثلاً سلطان روم ہلاک ہوگیا تو ان رائے زنوں

فلا سلطان بعده عند هؤلاء الذين رموا أحجار الآراء. والله يعلم ما كتمه وما يفعله رأىٌّ فى الأرض ورأىٌّ فى السماء . فمن ذا الذى يُنبّه هؤلاء. ومن يوقظ النائمين ويُخبرهم من هذا البلاء. ولا شك أن أكثر هذه الملوك أسرفوا على أنفسهم وجاوزوا الحدّ فى التنعم واللُّهنيّة. وجعلوا نفوسهم رهينة الفسق والكسلِ وَ المعصية. لا يزالون يبغون غانية من النساء . ويستقرون حيلة لوصالها ولو بالفحشاء . ويبذلون بدرة لو نزل البدر من السماء . تفانت قواهم من الفسق والفجور. وذهبت نَضرتهم و نُضارهم فى فكر النسوة و القصور. و ترٰى كثيرًا منهم خلت صرّتهم. و سرت مسرّتهم. وبُدّل بالخطر خطرتهم. وضاعت لامرأة إمرتهم. وظهر قتر الفقر بعد ما

کے نزدیک اس کے بعد کوئی اور سلطان نہیں ۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اسے جو مخفی رکھا ہے اور جو کچھ کرتا ہے ۔ ایک رائے زمین میں ہے اور ایک رائے آسمان میں ۔ سواب کون اُن کو جگائے اورکون سونے والوں کو بیدار کرے اور اس بلا کی خبر دے ۔ اس میں شک نہیں کہ اکثر بادشاہ سخت بے اعتدالی کرتے ہیں اور عیش وعشرت میں حد سے نکل گئے ہیں اور فسق اور کسل اور معصیت میں مبتلا ہیں ۔ خوبصورت عورتوں کی تلاش میں رہتے اور ان کے وصال کے حیلے سوچتے رہتے ہیں خواہ ناجائز حیلے کیوں نہ ہوں اور بدرہ خرچ کرتے ہیں اگر بدر آسمان سے اتر آوے ۔ بدکاری سے ان کی قوتیں فنا ہوگئیں ہیں اور حور وقصور کی فکر میں زور و زر سب جاتا رہا ہے ۔ بہتوں کی تھیلیاں خالی ہوگئیں اور خوشی جاتی رہی اور عزت تباہ ہوگئی اور عورت کے پیچھے امیری خاک میں مل گئی ۔ اور دولت اور ثروت کے بعد اب نان شبینہ کے محتاج ہو گئے

﴿۴۷﴾

أودع سر الغنى أسرّتهم. وحسر بصرهم من الحزن ودامت حسرتهم. ومع ذالك لا يتركون الشهوات. والشهوات تتركهم بالشيب والأمراض والآفات. ولا يتّقون شططا وغلوًّا في استيفاء الحظوظ كالفجرة. حتى ينجر الأمر إلى تلاشي الصحّة واختلال البنية. وتزهق أنفسهم وهم يتمنّون أن تعود أيام الصحّة والقوّة. كأنهم وقفوا أبدانهم وقواهم على البغايا وآثروا حبّهن على عصمة النفس والعرض والملّة. إن هٰؤلاء قوم صاروا للشيطان كفيء. وليسوا من الخير في شيء. ترى طبائعهم كأرض ذات كسور غير المسحاء. متلوّنة في الصباح والمساء. وترى قلوبهم مظلمة من الكبر والخيلاء. كَأنّها هزيع من الليلة الليلاء. يفرحون بمرابط مملوة

ہیں اور مارے غم کے آنکھیں خراب ہوگئی ہیں اور حسرت بڑھ گئی ہے۔ اس پر بھی وہ خود خواہشوں کو نہیں چھوڑتے ہاں خواہشیں انہیں بیماریوں اور آفتوں کے وقت چھوڑ جاتی ہیں۔ اور جب بدکاروں کی طرح حظِّ نفس کو پورا کرنے پر آتے ہیں تو کوئی حد بست رہنے نہیں دیتے۔ آخرکار بدن کی طاقتوں اور صحت کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور یوں صحت و قوت کے دوبارہ ملنے کی آرزو میں جان نکل جاتی ہے۔ گویا ان لوگوں نے اپنے بدن اور قوت کو بدکار عورتوں پر وقف کر رکھا ہے اور ان کی محبت کو جان اور آبرو اور مال اور ملت کے بچاؤ پر مقدم کر لیا ہے۔ یہ لوگ شیطان کے ظل ہیں۔ اور ان کے وجود میں کوئی خیر نہیں۔ ان کی طبیعتوں کو تو دیکھتا ہے جیسی زمین نشیب فراز والی ناہموار صبح اور شام نئے نئے رنگ نکالتی ہیں اور گھمنڈ اور خود بینی سے ان کے دل سیاہ ہوگئے ہیں۔ گویا وہ سخت کالی رات کے ٹکڑے ہیں۔ انہیں اس امر کی خوشی ہے کہ ان کے اصطبل اعلیٰ

﴿۴۸﴾

من طرف وبغال وبقر وجمال. أو نساء ذات بهاء وحسن وجمال. ولا يتعهّدون فرائضهم ولا يخافون يوم ارتحال. وساعة أخذٍ وسؤال. وينفدون يومهم في الزينة والمشط والاكتحال. وما بقي فيهم سيرة من سير الرجال. وإذا رأيتهم بذأتهم وحسبتَهم نساء الأسواق. أو عبيدًا زُيّنوا للبيع بعد الاسترقاق. لا يُداومون على الصلاة. وصارت أهواء هم في سبلهم كالصلات. وإن صلّوا فيُصلّون في البيوت كالنساء. ولا يحضرون المساجد كالأتقياء. وكيف وإنهم لا يُفارقون كأس الصهباء. ولّا يتركون أدناس الندماء. ولا يطيقون أن يسمعوا من الوعظ كلمة. فيأخذهم عزة كبرٍ أو نخوة. ويتوغّرون غضبا وغيرة. ويكون أكرم الناس عندهم من زيّن لهم حالهم. وحمدهم

درجہ کے گھوڑوں اور خچروں اور گایوں اور اونٹوں سے بھرپور ہوں یا خوبصورت عورتیں ان کے پاس ہوں۔ اپنے فرائض کا کچھ بھی دھیان نہیں رکھتے اور کوچ کے دن کا اور بازپرس اور گرفت کی گھڑی کا کوئی ڈر نہیں۔ کنگھی پٹی اور سرمہ لگانے میں سارا دن خرچ کر دیتے ہیں اور مردوں کی خُو بُو اُن میں رہی ہی نہیں۔ اگر تم انہیں دیکھو تو کراہت کرو اور بازاری عورتیں سمجھو یا وہ غلام جو غلام کرنے کے بعد فروخت کے لئے سجائے جاتے ہیں۔ نماز کی پابندی نہیں کرتے۔ اور خواہشیں ان کی راہ میں چٹان اور روک بن گئی ہیں۔ اور اگر نماز پڑھیں بھی تو عورتوں کی طرح گھر میں پڑھتے ہیں اور متقیوں کی طرح مسجدوں میں حاضر نہیں ہوتے۔ اور ہوں کیونکر جامِ مَے سے تو الگ نہیں ہوتے۔ اور ندیموں کی ناپاکیوں کو نہیں چھوڑتے۔ اور وعظ کی کوئی بات سن نہیں سکتے۔ جھٹ کبر اور نخوت کی عزت انہیں جوش دلاتی ہے اور غضب اور غیرت میں نیلے پیلے ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کے نزدیک بڑا اکرم وہ ہوتا ہے جو ان کا حال انہیں خوبصورت کرکے دکھائے اور ان کی اور

﴿۴۹﴾

وأعمالهم. وكذالك فسدت
أخلاقهم من مداومة المُدام.
واستأصلتهم شجرة الكرم مع
كونهم من أبناء الكرام. ما بقى
هممهم من غير أن يكون لهم
قصر منيف. وغذاء لطيف.
وشراب حرّيف. وما سُمع منهم
تطريف. ولذالك لحقهم وبالٌ
وخسران. وجُزّوا كما يُجَزّ
ضان. وقُضّبوا كما تُقضّب
اغصان. وأخِذُوا كما يوخذ
دابّة. وقطعوا كما يقطع قضابة.
وسقطوا من ذرَى دولة وإمارة.
كما يسقط ثوب من كارة
بغرارة. ولما رأى اللّٰه فسقهم
وفجورهم. وظلمهم وزورهم.
وبطرهم وكفورهم. سلّط عليهم
قوما يتسوّرون جدرانهم وكلّ
ما علا يتسلّقون. ومما ملكه
آباء هم يتملّكون. ومن كل
حدَبٍ ينسلون. وكان ذالك
أمرًا مفعولا وأنتم تقرء ونه فى

﴿۵۰﴾

ان کے اعمال کی تعریف کرے۔غرض اس
طرح شراب خواری سے ان کے اخلاق
بگڑ گئے ہیں اور انگور کے درخت نے ان کی
بیخ کنی کر دی ہے حالانکہ یہ لوگ بزرگوں کی
اولاد تھے ان کی غرض و مقصد اب یہی رہ گیا
ہے کہ بڑی بلند حویلیاں ہوں۔لطیف غذا ہو
اور زبان کو مارے تیزی کے کاٹنے والی
شراب ہو۔کبھی نہیں سنا گیا کہ انہوں نے
دشمن پر چڑھائی کی ہو۔اسی وجہ سے ان پر
وبال پڑا اور بھیڑ بکری کی طرح ان کی
پشمیں کاٹی گئیں اور شاخوں کی طرح تراشے
گئے اور چارپایوں کی طرح پکڑے گئے اور
لکڑی کی طرح کاٹے گئے اور امارت اور
دولت کی بلندی سے گر گئے جس طرح ناگہاں
گٹھ سے کوئی کپڑا گر جاتا ہے۔اور جب خدا
نے ان کا فسق و فجور اور ظلم اور جھوٹ
اور اِترانا اور ناشکرگذاری دیکھی۔ان پر
ایسے لوگوں کو مسلط کیا جو اُن کی دیواروں کو
پھاندتے اور ہر بلند جگہ پر چڑھ جاتے
ہیں اور ان کے باپ دادوں کی ملکیت پر
قبضہ کرتے ہیں اور ہر ریاست کو دباتے چلے
جاتے ہیں۔اور یہ سب کچھ ہونے والا تھا اور

القرآن ولکن لا تُفکّرون. وقفّی علی آثارھم بقسوس فھم یُضلّون الناس ویخدعون. ویرغّبونھم فی دینھم الباطل بمال ونساء وبکل ما یُزیّنون. فیبیع السفھاء دین اللّٰہ برغفان ونسوان وأمانی أخری کما أنتم تنظرون. والاثم کلہ علی الملوك بما لم یصلحوا أمر رعایاھم وما رأوا مفاسدھم بوبلة و کانوا لا یبالون. فقلبت أمور دنیاھم بما قلبوا تقوی القلوب. و کانوا علی المعاصی یجترء ون. وإن اللّٰہ لا یغیّر ما بقوم حتی یُغیِّروا ما بأنفسھم ولا ھم یُرحمون. بل اللّٰہ یلعن بیوتا یفسق الناس فیھا وبلادا فیھا یجترمون. وتنزل الملائکة علی دار الفسق والظلم ویقولون ما عمّرك اللّٰہ یا دار. وخرّبك یا جدار. وینزل أمرّ اللّٰہ فیھلکون. ویحدث اللّٰہ سببا

تم قرآن میں یہ باتیں پڑھتے ہو اور سوچتے نہیں۔ اور ان کے پیچھے پیچھے پادریوں کو بھیجا جو لوگوں کو دھوکے دیتے اور گمراہ کرتے اور اپنے جھوٹے دین کی ترغیب دیتے ہیں۔ مال اورعورتوں کا لالچ دے کر۔ سونادان لوگ خدا کے دین کو روٹیوں اور عورتوں اور دوسری خواہشوں کے عوض بیچ ڈالتے ہیں اور یہ سارا گناہ بادشاہوں کی گردن پر ہے۔ جنہوں نے رعایا کے حال کی اصلاح نہ کی اور ان کی برائیوں کو گناہ اور برا نہ سمجھا اور کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ سوجبکہ انہوں نے دِلوں کا تقویٰ بدل دیا خدا نے ان کے امور دنیا کو بدل دیا۔ اوراس لئے بھی کہ وہ گناہوں پر دلیر تھے۔ اور خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت کونہیں بدلتا جب تک وہ اپنی اندرونی حالت کوآپ نہ بدل لیں اور نہ ہی ان پر رحم کیا جاتا ہے۔ بلکہ خدا اُن گھروں پرلعنت کرتا ہےاوران شہروں پرجن میں لوگ بدکاری اورجرم کریں۔ اور بدکاری کے گھروں پر فرشتے اُتر کر کہتے ہیں اے گھر خدا تجھے ویران کرے اوراے دیوار خدا تجھے ڈھادے۔ اورخدا کا امراترتا ہےسووہ ہلاک ہو جاتے ہیں اورخداان دیواروں اورشہروں

لهدم تلك الحيطان وتخريب تلك البلدان. فيأتي قوم فيهدّونها من أساسها وكذالك يفعلون. فلا تسبّوا ملوك النصارى ولا تذكروا ما مسّكم من أيديهم ولا تلوموا إلا أنفسكم أيها المعتدون. أتسمعون ما أقول لكم؟ كلا. بل تعبسون وتشتمون. وانّٰى لكم آذان تسمع وقلوب تفهم وأين لكم الفراغ أن تنقلوا من الأكل إلى العقل. وإلى الديّان من الدنان. وأين فيكم فتيان يتذكّرون؟ أتسبّون أعداء كم وما نالكم إلا جزاء ما كنتم تكسبون. واعلموا أنكم إن كنتم صالحين لأصلح الملوك لكم. وكذالك جرت سُنّة اللّٰه لقوم يتّقون. وانتهوا من اطراء ملوك الاسلام واستغفروا لهم إن كنتم تنصحون. ولا تتقدّموا إليهم بموائد فيها سمٌّ فيأكلون

کی بربادی کے لئے سبب پیدا کرتا ہے۔سو ایک قوم آتی ہے اوران کو تباہ اور ویران کر دیتی ہے۔سو بادشاہان نصاریٰ کو مت کوسواور جو کچھ تمہیں ان کے ہاتھوں سے پہنچا ہے اسے مت یاد کرو اوبدکارو! خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔کیا تم میری باتیں سنتے ہو۔نہیں نہیں تم تو منہ بناتے اورگالیاں دیتے ہو۔اور تمہیں سننے والے کان اور سمجھنے والے دل تو ملے ہی نہیں اور تمہیں اتنی فرصت ہی کہاں کہ کھانے پینے سے عقل کی طرف آؤاور خُم مَے سے الگ ہوکر خدا کی طرف دھیان کرواور تم میں سوچنے والے جوان ہی کہاں ہیں۔کیا تم دشمنوں کو کوستے ہو اور تمہیں جو کچھ پہنچا ہے اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے پہنچاہے۔سنو تم اگر نیکوکار ہوتے تو بادشاہ بھی تمہارے لئے صالح بنائے جاتے۔اس لئے کہ متقیوں کے لئے خدا تعالیٰ کی ایسی ہی سنت ہے۔اور مسلمان بادشاہوں کی مدح سرائی سے بازآؤاوراگر ان کے خیرخواہ ہوتو ان کے لئے استغفار پڑھواوران کےآگے ایسے کھانے نہ لے جاؤ جن میں زہر ہےجنہیں کھا کروہ ہلاک ہو

ويـموتون. وأنتـم تعيشون معهم في رخاء وتغترفون من فُضَالتهم فان مسّهم ضرٌّ فكيف تعصمون. وإنهم ملكوا رقابكم وأعراضكم وأموالكم فانصحوا للذين يملكون. وقد جعلهم الله لكم كمعدّات. وجعلكم لهم كآلاتٍ فتعاونوا على البر والتقوى ان كنتم تخلصون. ونبّهوهم على سيئاتهم واعثروهم على هفواتهم إن كنتم لا تنافقون. ووالله إنهم قوم لا يؤدّون حقوق عباد أُمِّروا عليهم ولا يُحافظون الفرائض ولا يتعهّدون. وتعرفونه بوجه أكسف من بالهم وزيّ أوحش من حالهم كأنّ بواطنهم مسخت وكأنهم أُنشِئوا في ما لا يعلمون. وتاللّٰه إنّا نرى أن قلوبهم قاسية بل أشد قسوة من أحجار الجبال. وإن طبائعهم متوقدة و لا كالنمور و أفاعي الدحال. وإنهم قوم لا

جائیں۔تم ان کے وجود کے طفیل بڑے مزے میں گزران کرتے اوران کے بچے کھچے کھاتے ﴿۵۲﴾ ہو۔سواگر انہیں ضرر پہنچا تو تمہارا ٹھکانہ کہاں۔اوروہ تمہاری گردنوں اورعزتوں اور مالوں کے مالک ہیں سواپنے مالکوں کی سچی خیر خواہی کرو۔خدا نے انہیں تمہارے حق میں سازوسامان اور تمہیں ان کے آلات بنایاہے۔سواگرمخلص ہوتو تقویٰ اورنیکی پرایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ۔اورانہیں ان کی بدکرداریوں پرآگاہ کرواورلغویات پرانہیں اطلاع دو اگرتم منافق نہیں۔واللہ وہ اپنی رعیت کے حقوق ادانہیں کرتے۔اورفرائض کی پوری خبرگیری بجانہیں لاتے۔تم پہچان لوگے اس بات کواُن کا منہ دیکھ کر جواُن کے دل سے بھی زیادہ بھونڈااورلباس سے جوان کے حال سے زیادہ وحشت انگیز ہے گویاان کے باطن مسخ ہوگئے ہیں اورگویاانہوں نے کسی اوپرے عالم میں پرورش پائی ہے۔قسم بخداان کے دل پہاڑوں کے پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں۔اوران کی طبیعتیں سانپوں اور چیتوں سےبھی زیادہ افروختہ ہیں اوروہ کبھی خدا کے حضور گڑگڑاتے نہیں۔ان فعلوں اورعملوں

یتضرّعون. فثبت من هذه الأفعال والأعمال. أنهم أسخطوا ربهم واختاروا طرق الضلال. وأكلوا سمّا زعافا ثم أشركوا فيه رعاياهم فلهم سهمان من الوبال. يرِدُون جهنم ويوردون. وكل ما نزل على الإسلام فهو نزل من سوء أعمالهم وفساد الأفعال. فهل فيكم رجل يفهم نتائج هذه الخصال أيها المتكلّمون. فإنهم قوم ضيّعوا دينهم للأهواء والأعمال. وصاروا كأحول فى جميع الأحوال. بل أراهم عميا لا يبصرون. ولا أقول لكم أن تخرجوا من ربقتهم وتقصدوا سبيل البغاوة والقتال. بل اطلبوا صلاحهم من اللّٰه ذى الجلال لعلهم ينتهون. ولا تتوقّعوا منهم أن يُصلحوا ما أفسدت أيدى الدجّال. أو يقيموا الملّة بعد تهافتها وبعد ما ظهر من

﴿۵۳﴾

سے ثابت ہوگیا کہ انہوں نے خدا کو ناراض کر کے گمراہی کے طریق اختیار کئے ہیں اور خود قاتل زہر کھا کر رعیت کو بھی اس میں شامل کر لیا ہے سو ان کے لئے وبال سے دو حصے ہیں ۔ وہ جہنم میں خود بھی پڑیں گے اور دوسروں کو اپنے ساتھ ڈالیں گے ۔ اسلام پر جو کچھ نازل ہوا ان کی بدعملیوں سے ہوا ۔ سو اے متکلمو! تم میں کوئی ایسا ہے جو انہیں ان عادات کے نتیجوں پر آگاہ کرے ۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے ناپاک خواہشوں کے پیچھے اپنا دین کھو دیا ہے اور تمام احوال میں احول بن گئے ہیں بلکہ میرے نزدیک تو وہ بالکل اندھے ہیں میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم ان کی اطاعت کو چھوڑ کر ان سے جنگ و جدال کرو ۔ بلکہ خدا سے ان کی بہتری مانگو تو کہ وہ باز آجائیں ۔ اور یہ تو ان سے امید نہ رکھو کہ وہ اصلاح کرسکیں گے ان باتوں کی جنہیں دجال کے ہاتھوں نے بگاڑ دیا ہے یا وہ اس قدر تباہی اور پریشانی کے

الاختلال. ولكل موطن رجال كما تعلمون. وهل يُرجى إحياء الناس من الميّت أو الهداية من الضال. أو المطر من الجهام أو الولوج في سم الخياط من الجمال. فكيف منهم تتوقعون. وتاللّٰه إنّا لا نتوقّع صلاحهم حتى يوقظهم الاحتضار. ولكن نُدِب إلينا الاذكار. وإنّا لا نحسبهم إلا كطير محلّق لا يُصاد. أو كعمر لا يُستعاد. أو كخفافيش خربت منها البلاد. أو كبلدة ما أصابها العهاد. أو كظل غير ظليل لا تأوى إليه العباد. أو كسم قُطّعت منه الأكباد. عظمت صدمة عثرتهم. وما أرى من يُقلهم من صرعتهم. تراء وا كحطب لا كأشجار ذات الثمار. والحطب لا يليق إلا للنار. فقدوا قوّة الفراسة. وأصول السياسة. وأرادوا أن يتعلّموا مكائد جيرانهم من النصارى. فما

بعد ملت کی حالت کو درست کر لیں گے۔اور تم جانتے ہو کہ ہر میدان کے لئے خاص خاص مرد ہوا کرتے ہیں اور کیا ممکن ہے کہ مُردہ دوسروں کو زندہ کر سکے یا گمراہ دوسروں کو ہدایت دے یا خشک بادل سے بارش اور اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا ممکن ہے تو پھر ان سے کیا اُمید رکھ سکتے ہو۔ہمیں تو امید نہیں کہ وہ سنور جائیں جب تک انہیں موت ہی آ کر بیدار نہ کرے۔ہاں وعظ و پند کرنے کا ہمیں حکم ہے اور ہم تو انہیں ان پرندوں کی طرح سمجھتے ہیں جو ہوا میں اڑتے اور پکڑے نہیں جاتے یا عمر کی طرح جو واپس نہیں آتی یا ان چمگادڑوں کی طرح جن سے شہر ویران ہو گئے یا اس شہر کی طرح جس پر مینہ نہ برسا ہو۔ یا اس بے برکت سایہ کی طرح جس کے نیچے لوگ آرام نہیں پاتے یا اس زہر کی طرح جس سے جگر پارہ پارہ ہو جاتے ہیں۔ان کی ٹھوکر کا صدمہ بڑا بھاری ہے اور کوئی ایسا نظر نہیں آتا جو اِن گرتوں کو سنبھالے۔وہ خشک لکڑیاں ہیں پھلدار درخت نہیں۔اور ایندھن تو آگ کیلئے موزوں ہوتا ہے ان میں فراست کی قوت اور اصول مُلک داری کا علم نہیں۔انہوں نے چاہا کہ اپنے عیسائی پڑوسیوں کی مکاریوں کو سیکھیں لیکن

﴿۵۴﴾

بلغوهم فی دقائق الدساسة وحیل الحراسة. فمثلهم کمثل دِیكٍ أراد أن یُضاهی النسر فی الطیران. فزایل مرکزه وما بلغ مقام النسر فخر لاغبا فلقفه صقر فی المیدان. هذا مثل ملوك الإسلام بمقابلة أهل الصلبان. ﴿۵۵﴾ أعرضوا عمّا عُلّموا من وصایا الاتّقاء. وما کُمّلوا فی المکائد کالأعداء. فبقوا لا من هؤلاء ولا من هؤلاء. وقد کتب اللّٰه لملوك دینه أن لا ینصرهم أبدًا إلا بعد تقواهم. وأراد للنصارٰی أن یجعلهم فائزین بمکرهم إذ أسخط المؤمنون مولاهم. ومن سوء القدر أنّا لا نری فی هذه الأیام ملوك الإسلام قائمین علی حدود اللّٰه العلّام. لا فی أنفسهم ولا فی الأحکام. بل ما بقی فیهم إلا نهمة عشرین لونا من القلایا. وسبعین حسناء من المحصنات أو البغایا. ولا

باریک فریبوں اور بچاؤ کی تدبیروں میں ان تک پہنچ نہ سکے۔ سو وہ اس مرغ کی مانند ہیں جس نے پرواز میں کرگس بننا چاہا۔ پس اپنی جگہ سے تو اکھڑ گیا اور کرگس کے مقام کو پہنچ نہ سکا آخر تھک کرگرا۔ پھر ایک چرغ نے میدان میں اسے آدبایا۔ یہ ہے مثال مسلمان بادشاہوں کی۔ عیسائیوں کے مقابل جو کچھ انہیں تقویٰ اللہ کے متعلق تعلیم ملی تھی اس سے تو منہ پھیر لیا۔ اور اپنے مخالفوں کی طرح وہ چالاکیاں اور داؤ بھی پورے نہ سیکھے اور مسلمان بادشاہوں کی نسبت خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے کہ جب تک متقی نہ بنیں گے ان کی کبھی مدد نہ کرے گا اور اس نے ایسا ہی چاہا ہے کہ نصاریٰ کو ان کے مکر میں کامیاب کردے جبکہ مومنوں نے اسے ناراض کیا ہے اور بدبختی سے ہم اس وقت مسلمان بادشاہوں کو خدا کی حدود پر قائم نہیں دیکھتے بلکہ عیش وعشرت کی حرص کے سوا ان کے پیش نظر اور کچھ بھی نہیں۔ اور رعایا کے معاملات ومقدمات کے فیصلہ کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ کیا تم ان کے تخت کو

یعلمون ما فصل القضایا.
أتحسبون سریرهم حمی الأمن؟
وما بقی هو إلا کالدمن. أتظنون
أنهم یحفظون ثغور الإسلام من
الکفرة؟ کلا بل هم یدعونهم
بأیدی الغفلة. لیتملّکوا ما بقی
من أطلال الملّة. أتزعمون أنهم
کهف الإسلام. یا سبحان اللّٰه
ماأکبر هذا الغلط. إنّما هم
یجیحون ببدعاتهم دین خیر
الأنام. ولکم أن تُحسنوا الظن
فیهم وتنزّهوهم عن السیئات.
ولکن بأی العلامات؟ أتخالون
أنهم یحفظون حرم اللّٰه و حرم
رسوله کالخدّام؟ کلا. بل الحرم
یحفظهم لادّعاء الإسلام وادّعاء
محبة خیر الأنام. وقد حقّت
العقوبة لو لم یتوبوا إلی اللّٰه
المقتدر العلام. فمن فیکم
یُذکّرهم بأیّام اللّٰه ویُخوّفهم من
سوء الأیام؟ ألا ترون أن الإسلام
قد تکسّر من دهر هاضٍ. وجور

امن کی محفوظ جگہ خیال کرتے ہو۔ حالانکہ
وہ تو ایک ناپاک اور بیسود جگہ ہے۔ کیا تم
خیال کرتے ہو کہ وہ اسلام کی حدوں کو
کفار سے بچا سکیں گے۔ نہیں نہیں بلکہ وہ تو
خود انہیں غفلت کے ہاتھوں سے بلاتے
ہیں کہ ملت کے رہے سہے آثار پر بھی
قابض ہو جائیں۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ
وہ اسلام کی پناہ ہیں۔ سبحان اللہ بڑی
بھاری غلطی ہے بلکہ وہ تو بدعتوں سے دین
خیرالانام کی بیخ کنی کرتے ہیں۔ تمہارا
اختیار ہے کہ تم ان کی نسبت نیک گمان کرو
اور بدکرداریوں سے اُن کی بریت
ثابت کرو۔ لیکن کن علامتوں سے تم ایسا
دعویٰ کرو گے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ
حرمین شریفین کے خادم اور محافظ
ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ حرم انہیں بچا رہا ہے
اس لئے کہ وہ اسلام اور رسول خدا کی
محبت کے مدعی ہیں۔ اور اگر وہ سچی توبہ
نہ کریں تو سزا سر پر کھڑی ہے۔ سو تم میں
کوئی ہے جو انہیں بُرے دنوں سے
ڈرائے۔ تم دیکھتے نہیں کہ اسلام
بیدادگر زمانہ کے ہاتھوں سے چُور ہو گیا

﴿۵۶﴾

فاضٍ. وإن الفتن مطرت عليه ولا كمطر الوابل. وقام لصيده أفواج العدا كالحابل. وما بقى شيء تسر القلوب. وتدرأ الكروب. وظهر المسلمون كعُطاشى فى فلوات. وكمثل مرضٰى عند سكرات. وما بقى فيهم إلا رمق حياة. أو قطرة من فرات. أو قشرة من ثمرات. وإنهم قد ابتلوا بأنواع أمراض. وأقسام أعراض. وفسد ما ظهر وما بطن. ووهن من جهل ومن فطن. وتعامى من تغرّب ومن قطن. وغابت الأيام الغُرّ. ونابت الأحداث الغبر. وغُيّر الدين وقرب إلى تلف. وصار بحره كجلف. وآثر الناس على الصدق الأراجيف. وعلى القصر المنيف من الحق الكنيف. ولما ضلوا ما بقى معهم دنياهم وآنسوا التكاليف. وودّعوا مع توديع الصرف والعدل الذهب

ہے اور موسلا دھار مینہ کی طرح فتنے اس پر برس رہے ہیں۔ اور دشمنوں کی فوجیں شکاری کی طرح اس کے پھانسنے کو آمادہ ہیں۔ اور اب ایسی کوئی بات نہیں جو دِلوں کو خوش کرے اور دُکھوں کو دور کرے۔ اور مسلمان جنگل کے پیاسے یا اُس مریض کی طرح ہیں جو سانس توڑ رہا ہو۔ ذری سی جان اُن میں رہ گئی ہے۔ اور طرح طرح کی بیماریوں میں گرفتار ہیں۔ اور ظاہر اور باطن بگڑ گیا۔ اور نادان اور دانا بودے ہو گئے۔ اور مسافر اور مقیم اندھے بن گئے اور اچھے دن دُور ہو گئے اور بُرے دن آ گئے اور دین تبدیل ہو کر تلف ہونے پر آ گیا اور اس کا دریا خالی مٹکے کی طرح ہو گیا اور لوگوں نے صدق پر جھوٹی نکمی باتوں کو اور حق کی عالی شان عمارت پر ٹٹّی کو اختیار کر لیا۔ اور گمراہ ہونے کے بعد دنیا بھی جاتی رہی اور مصیبتیں دیکھیں اور عدل اور انصاف کو چھوڑ کر سونے

﴾۵۷﴿

والصريف. وهذا أمر لا يخفى على ابن الأيام. والمطّلع على نار تضرّمت في الخواص والعوام. فاليوم ليالي المسلمين محاق. وعليها من النظارة أطواق. ومن الزحام أطباق. فقوم يمرّون على المسلمين ضاحكين. وآخرون ينظرون إليهم باكين. وترون أن القلوب قست. والذنوب كثرت. والصدور ضاقت. والعقول تكدّرت. وعمّت الغفلة والكسل والعصيان. وغلبت الجهالة والضلالة و الطغيان. وما بقي التقوى وخطفه الشيطان. ولم يبق في القلوب نور يقوى منه الإيمان. ونجس الأبصار والألسن والآذان. وفسدت الاعتقادات. وسُلبت الدرايات. وظهرت الجهلات. و العمايات. و دخل الرياء في العبادة. والخيلاء في الزهادة. وظهرت الشقاوة وانتفت آثار السعادة.

چاندی کو بھی کھو بیٹھے اور یہ باتیں پوشیدہ نہیں ایسے شخص پر جو زمانہ سے واقف اور اُس آگ کو جانتا ہے جو خاص اور عام کو جلا رہی ہے۔ سو آج مسلمانوں کی راتیں چاند کے ڈوبنے کی راتیں ہیں اور مختلف مذاق کے لوگ نظارہ کر رہے ہیں۔ بعض لوگ تو مسلمانوں پر ہنسی اُڑاتے گزر جاتے ہیں اور بعضے روتے ہوئے ان کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور تم دیکھتے ہو کہ دل سخت ہو گئے ہیں اور گناہ بڑھ گئے ہیں۔ اور سینے تنگ ہو گئے اور عقلیں تیرہ و تار ہو گئیں اور غفلت اور سُستی اور عصیان کی ترقی اور جہالت اور گمراہی اور فساد کا غلبہ ہو گیا ہے اور تقویٰ کا نام ونشان نہیں رہا۔ اور دِلوں میں وہ نور جس سے ایمان کو قوت ہو نہیں رہا اور آنکھیں اور زبانیں اور کان پلید ہو گئے ہیں اور اعتقاد بگڑ گئے اور سمجھیں چھینی گئیں اور نادانیاں ظاہر ہو گئی ہیں اور عبادت میں نمود اور زہد میں خود بینی داخل ہو گئی ہے۔ بدبختی نمودار ہو گئی اور سعادت کے نشان مٹ گئے ہیں اور

﴿۵۸﴾

ولم یبق التحابب و الا تّفاق. وظهر التباغض والشقاق. وما بقی ذنب ولا جهالة إلا وهو موجود فی المسلمین. ولا ضیم ولا ضلالة الا وهو یوجد فی نسائهم والرجال والبنین. سیّما أمراء هم ترکوا الصراط أو قعدوا أو مشوا کالذی عرَجَ. وتری بعضهم أظلم ممّن دبّ ودَرَجَ. وعُرِضَ علیهم أمر اللّٰه فسکتوا کأخرس. وصاروا أوّل من کفر بالحق وتدلّس. ولذالك أُخِذَ الناسُ بالطاعون والعجماوات بالموتان. وظهرت الآیات فما قبلوها فنزل سخط الرحمان. ولما رأوا العذاب قالوا إنّا تطیّرنا بك وبکذبك جاء الطاعون. قیل طائرکم معکم أئن ذُکّرتم بل أنتم قوم مسرفون. وما أرسل اللّٰه من رسول إلا وأرسل معه عذاب من السماء والأرض لعلهم یرجعون. وکذالك کان النغف فی زمن

﴿۵۹﴾

محبت اور اتفاق جاتا رہا اور بغض اور پھوٹ پیدا ہوگئی ہے اور کوئی گناہ اور جہالت نہیں جو مسلمانوں میں نہیں اور کوئی ظلم اور گمراہی نہیں جو ان کی عورتوں اور مردوں اور بچوں میں نہیں۔ خصوصاً ان کے امیروں نے راہ حق کو چھوڑ دیا ہے یا بیٹھ گئے ہیں یا ایک لنگڑے کی طرح چلتے ہیں اور بعضے تو سب مُردوں اور زندوں سے زیادہ ستم گر ہیں اور خدا کا امر اُن کے آگے پیش کیا گیا اور وہ گونگوں کی طرح چپ ہوگئے اور سب سے پہلے حق کے منکر ہوئے۔ اسی سبب سے خدا نے انسانوں پر طاعون بھیجی اور جانوروں اور چارپایوں پر خشک سالی۔ اور نشان ظاہر ہوئے پر انہوں نے قبول نہ کیا۔ سو خدا کا غضب اُترا۔ اور جب انہوں نے عذاب دیکھا کہنے لگے کہ تیرے وجود کو ہم نحس سمجھتے ہیں اور یہ طاعون تیرے جھوٹ کی وجہ سے پھیلی ہے۔ کہا گیا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔ کیا اگر تم کو یاد دلایا جائے بلکہ تم حد سے نکلنے والے لوگ ہو۔ اور خدا نے کوئی رسول نہیں بھیجا جس کے ساتھ آسمان اور زمین سے عذاب نہ بھیجا گیا ہو اس لئے کہ وہ باز آئیں۔ اسی طرح حضرت مسیح کے زمانہ میں بھی پھوڑا نکلتا تھا جو ایک

المسيح عذابا موقتا وإن في
ذالك لآية لقوم يتدبّرون. ألا
ينظرون كيف حفظ اللّٰه هذه
القرية وصدق وعده وجعلها
أرضا آمنة. ويؤخذ الناس من
حولها. إن في ذالك لآية لقوم
يتفكّرون. ألا ينظرون كيف ارى
الطواعين نواجذها في قُرًى
أخرٰى. وأوى اللّٰه إليه هذه
القرية ليتم وعدًا أُشيع من قبل
في الورٰى. ومن أصدق من اللّٰه
قيلا. ففكّر إن كنتَ بالتقوى
تتحلّى. وواللّٰه إنها آية عظمٰى
لأناس يُبصرون. فاسألوا الذين
رأوها ويرونها إن كنتم لا
تعلمون. ولا تتّبعوا شياطينكم
وتوبوا إلى اللّٰه ايها المُكذّبون.
ألا تتنبّهون وقد صُبّت المصائب
عليكم وعلٰى ملوككم أيها
المعتدون. وظهر الادبار. وما
بقي لهم العيش النضير ولا
النضار. وترى أكثرهم بادى
المترتبة☆ كماء يغور أو كرجل

موقت عذاب تھا اور اس میں غور کرنے والے کے
لئے نشان ہے۔ دیکھتے نہیں کہ کیسی حفاظت کی اللہ
نے اس گاؤں کی اور اپنے وعدہ کو سچا کیا اور اس
زمین کو امن والی کر دیا۔ اور اس کے آس پاس کے
لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔ اس میں سوچنے والے
کے لئے نشان ہے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ ہر یک قسم
کے طاعون نے دوسرے دیہات میں کیونکر اپنے
دانت دکھلائے ہیں اور اس گاؤں کو خدا نے اپنے
میں لے لیا تا کہ اس وعدہ کو پورا کرے جو اس سے
پہلے شائع کیا گیا اور خدا سے زیادہ راست گو اور
کون ہے۔ پس فکر کر اگر تُو پرہیزگار انسان ہے۔
اور بخدا یہ بڑا نشان ہے سوجاکھوں کے لئے۔ سو تم
ان کو پوچھو جنہوں نے یہ نشان دیکھا ہے اور دیکھ
رہے ہیں اگر تمہیں علم نہیں اور تم اپنے شیطانوں کی
پیروی مت کرو اے وے لوگو جو تکذیب کر رہے
ہو۔ کیا تم خبردار نہیں ہوتے اور بہ تحقیق خدا کی
طرف رجوع کرو۔ کیا تم متنبہ نہیں ہوتے اور تم پر
اور تمہارے بادشاہوں اور امیروں پر مصیبتیں ٹوٹ
پڑیں اور ادبار آ گیا اور پُر لطف زندگی اور
زر نہیں رہا۔ اور بہتیرے سخت مفلس ہو گئے ہیں ﴿۶۰﴾
اُس پانی کی طرح جو خشک ہو جاتا یا اس آدمی
کی طرح جس پر ڈاکہ پڑتا ہے۔ اس
کے علاوہ پادریوں کے گروہ نے منحوس

☆ ایڈیشن اوّل میں سہو کتابت ہے۔ درست ''المَتْرَبَةِ'' ہے (ناشر)

يغار. ثم صالت عليهم طوائف القسوس فی اليوم المنحوس فدخل كثير من الناس فی الملّة النصرانية. وصاروا أعداء اللّٰه وأعداء رسوله خير البريّة. فأرونی أی ملك من ملوككم صنع فلكا عند هذه الطوفان. بل أُغرقوا مع المغرقين. وقلّم أظفارهم مقراض الزمان. ورهق وجوههم القتر. وانتزف ماء هم الدهر. وفارقهم الاقبال. واحتالوا فما نفعهم الاحتيال. وظهرت فتن ما كانوا أن يُصلحوها بالشوریٰ والمنتدیٰ. ولا بتجمير البعوث علی ثغور العدا. وربما تقلّدوا أسلحة. وبعثوا جنودًا مُجنّدة. فما كان مآلهم إلا الخزی والهزيمة. والهوان والذلة العظيمة. وما نفع وجودهم الشريعة الغرّاء. بل تدثّر الإسلام ظالعا ذا عدواء. فی ﴿٦١﴾ أرض متعادية موات مرداء. بما كان الملوك فی سجن الأهواء.

دن میں اُن پر حملہ کیا اور بہت سے لوگ عیسائی ہو گئے اور خدا اور رسول کریم کے دشمن ہو گئے۔ سو اب مجھے بتاؤ کہ تمہارے بادشاہوں سے کس بادشاہ نے اس طوفان کے وقت کشتی بنائی بلکہ وہ خود بھی ڈوبنے والوں کے ساتھ ڈوب گئے اور زمانہ کی قینچی نے ان کے ناخن قلم کر ڈالے اور ان کے منہ کو گرد و غبار نے ڈھانک لیا اور زمانہ نے اُن کا پانی خشک کر دیا اور اقبال ان سے الگ ہو گیا۔ اور انہوں نے حیلے تو کئے پر اُن سے کچھ نفع نہ پایا اور ایسے فتنے آشکار ہوئے کہ وہ اپنی کمیٹیوں اور پارلیمنٹوں کے ذریعہ اور دشمنوں کی سرحدوں پر فوجوں کی چھاؤنی ڈال دینے کے وسیلہ ان کی اصلاح نہ کر سکے۔ بسا اوقات انہوں نے ہتھیار سجائے اور بڑے بڑے لشکر بھیجے مگر نتیجہ سوائے شکست اور بڑی ذلت کے کچھ نہ ہوا۔ ان کے وجود سے شریعت روشن حقہ کو کچھ بھی نفع نہ پہنچا۔ بلکہ اسلام لنگڑے مریل متعدی مرض والے اونٹ پر سوار ہو کر ایسی زمین میں چلا جس میں نہ سبزہ ہے اور نہ پانی ہے اور سخت ناہموار ہے

كالمحبوس. و عبدة نار الشهوات كالمجوس. ومن كان راتعا فی الأجمة الشيطانية. ما له وللرياض الرحمانية؟ فأری الدين فی زمنهم كمثل جسم ثارت به من الداخل حصبة ودماميل وأنواع البثرات. وجرحه من الخارج كثير من المدی والقنا والمرهفات. وأُجْبِیَ زرعه المخصب. وأُحرِق عذيقه المرجّب. وكان فی زمان كحديقة ترتع النواظر فی نواضرها. ويصقل الخواطر بشيم مواطرها. وأمّا اليوم فهو كشجرة اتخذت الخفافيش أوكارها فی أظلالها. وكعين ما بقيت قطرة من زلالها. و اشمعلت للرحل كل شوكة وبركة كانت فی هذا الدين. وما بقی إلا قصص من الآيات وقشرة من الكتاب المبين. وتراه كدارٍ مات صاحبها. وقامت نوادبها. وهُدم جدرانها. وزُلزل بنيانهاً.

اس لئے کہ بادشاہ خواہشوں کے جیل میں بند ہیں اور مجوسیوں کی طرح خواہشوں کی آگ کے پرستار ہیں۔اور جو شخص شیطانی بیشوں میں چرتا چگتا ہوا سے رحمانی باغوں سے کیا سروکار۔ میرے نزدیک اُن کے وقت میں دین کی مثال اس جسم کی طرح ہے جس پر اندر سے تو چیچک اور پھوڑے اور پھنسیاں نکلے ہوں اور باہر سے چھریوں اور نیزوں اور تلواروں نے اُسے زخمی کیا ہو۔اور اس کے سرسبز کھیتوں میں رڈی نکمی چیزیں اگتی ہوں۔اور اس کے اعلیٰ درجہ کے کھجور کے درخت جلا دیئے گئے ہوں۔اور کبھی وہ ایسا باغ تھا کہ آنکھیں اس کے سرسبز نونہالوں کو دیکھ دیکھ خوش ہوتیں۔اور اس کے ابروباراں کو دیکھ کر دلوں کو جلا اور تازگی ملتی تھی۔لیکن وہی آج اُس درخت کی مانند ہے جس کے سایہ میں چمگادڑوں نے گھونسلے بنائے ہیں اور اس چشمہ کی مانند ہے جس کے خوشگوار پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں رہا۔اور اس دین کی ہر شوکت اور برکت کوچ پر آمادہ ہورہی ہے۔ اور نشانوں کی نسبت کتھا کہانیاں رہ گئی ہیں اور کتاب مبین سے نرا پوست اور چھلکا رہ گیا ہے۔اور وہ اس گھر کی مانند ہے جس کا مالک مرگیا ہے اور بین کرنے والیاں اس پر نوحے کررہی ہیں اور

فانظروا ماذا ترون طرق
المداوات يا طوائف الأساة؟
أتجدون هٰؤلاء الأمراء. يدفعون
تلك البلاء. أتتوقّعون من هذه
الملوك أنهم يُطهّرون حديقة
الدين من تلك الشوك. أو
تزعمون أن هذه الأمراض تَبرأ
من الدول الإسلامية وبجهدهم
المعلوم. كلا بل هو أمر أعسر
من أن تتوقعوا الرطب الجنى من
الزقّوم. وكيف وهم في غشية
الوجوم. وكيف يرفعون رأسهم
وهم تحت ألوف من الهموم.
والحق والحق أقول ان هذه
آفات ليس دفعها في وُسع
الملوك والأمراء. أيهدى
الأعمٰى أعمٰى آخر يا ذوى
الدهاء؟ ثم إن هذه الملوك
وإن كانوا من المسلمين أو من
المخلصين المواسين. ولكن
ليست نفوسهم كنفوس
الكاملين المطهّرين. وما أُعطَى
لهم نورٌ وجذبٌ كالمقدّسين.

اس کی دیواریں ڈھ گئیں اور عمارتیں کپکپائی
گئیں۔اب بتاؤ اے طبیبو تمہارے نزدیک
علاج کا کیا طریق ہے۔کیا تمہاری رائے میں
یہ امراء اس بلا کو دفع کر سکتے ہیں۔اور کیا تم
امید کرتے ہو کہ یہ بادشاہ ان کانٹوں سے
دین کے باغ کو پاک کرسکیں گے۔یا تم خیال
کرتے ہو کہ یہ بیماریاں اسلامی سلطنتوں اور
ان کی معلوم کوشش سے اچھی ہو جائیں گی۔
نہیں نہیں یہ بات اس سے بھی زیادہ دشوار ہے
کہ تم تھوہر سے تازہ کھجوروں کی امید رکھو اور
ان سے کیا توقع کی جائے اور وہ تو بڑے
پتھروں کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور وہ کیونکر
سر اٹھائیں اور وہ ہزاروں غموں کے نیچے
آئے ہوئے ہیں۔مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان
آفتوں کا دفع کرنا بادشاہوں اور امیروں
کا مقدور نہیں۔کیا کبھی اندھا اندھے کو راہ بتا
سکتا ہے۔اے دانشمندو! علاوہ بریں اگرچہ
یہ بادشاہ مسلمان یا مخلص ہمدرد بھی ہوں۔لیکن
پھر بھی ان کے نفوس پاک کاملوں کے
نفوس کی مانند نہیں ہیں۔اور مقدسوں کی
طرح انہیں نور اور جذب نہیں دیا
جاتا۔اس لئے کہ نور آسمان سے اسی دل
پر اترتا ہے جو فنا کی آگ سے جلایا

فإن النور لا ینزل قط من السماء إلّا علیٰ قلب أُحرِق بنیران الفناء ثـم أُعْطِی من حُبّ شغفه و غُسِلَ من عین الرضاء . و کُحل بکحل البصیرة والصدق والصفاء . ثم کُسِیَ من حُلل الاجتباء والاصطفاء . ثـم وُهِبَ له مقام البقاء . وکیف یُزیل الظلمة من هو قاعد فی الظلمات؟ وکیف یوقظ من هو نائم علی أرائك اللذّات. والحق إن ملوك هذا الزمان لیست لهم مناسبة بالأمور الروحانیة. وقد صرف اللّٰه هممهم إلی السیاسات الجسمانیة. ونصبهم بمصلحة من عنده لحمایة قشرة الملّة. وقیّد لحظهم بالأمور السیاسیة. فما لهم للبّ والحقیقة. ولیست فرائضهم أزید من أن یُحسنوا الانتظام لحفظ ثغور الإسلام. ویتعهدوا ظواهر الملك ویعصموه من براثن الأعداء اللئام. وأمّا بواطن

جا تا ہے ۔ پھر اُسے سچی محبت دی جاتی ہے اور رضا کے چشمہ سے اُسے غسل دیا جاتا اور بینائی اور سچائی اور صفائی کا سرمہ اس کی آنکھوں میں لگایا جاتا ہے ۔ پھر اسے برگزیدگی کے لباس پہنائے جاتے ہیں ۔ اور پھر اسے بقا کا مقام بخشا جاتا ہے ۔ اور جو آپ ہی اندھیرے میں بیٹھا ہو وہ اندھیرے کو کیونکر دور کرسکتا ہے ۔ اور جو آپ ہی لذّات کے تختوں پر سوتا ہو وہ کسی کو کیا جگا سکتا ہے ۔ اور حق بات یہ ہے کہ اس زمانہ کے بادشاہوں کو روحانی امور سے کوئی مناسبت نہیں ۔ خدا نے ان کی ساری توجہ جسمانی سیاستوں کی طرف پھیر دی ہے ۔ اور کسی مصلحت سے انہیں اسلام کے پوست کی حمایت کے لئے مقرر کر رکھا ہے ۔ سیاسی اُمور ہی ان کے پیشِ نظر رہتے ہیں ۔ پس انہیں مغز اور حقیقت سے کیا نسبت ۔ اُن کا فرض اس سے زیادہ نہیں کہ اسلام کی سرحدوں کی نگہداشت کا اچھا انتظام کریں ۔ اور ظاہر ملک کی خبرگیری کر کے دشمنوں کے پنجوں سے اسے بچائیں ۔ رہے لوگوں کے باطن اور ان کا پاک

﴿۶۳﴾

الناس. وتطهيرها من الأدناس. وتنجية الخلق من شر الوسواس الخنّاس. وحفظهم مّن الآفات بعقد الهمّة والدعوات. فهذا أمر أرفع من طاقة الملوك وهممهم كما لا يخفى على ذوى الحصاة. وما فُوّضَ زمام الملك إلى أيدى السلاطين. إلا لحفظ الصور الإسلامية من بطش الشياطين. لا لتزكية النفوس وتنوير العمين. فما كان مبلغ جهدهم إلا أن تدفع إليهم الخراج بالجبر أو التراضى. ويرتب الديوان الذى تُحصٰى فيه مقادير الأراضى. وان تهيّأ جنود بحذة عساكر الأعداء. وأن ينصب فوج للسياسات الداخلية وفصل الأحكام والقضاء والإمضاء. فإن تطلبوا منهم خدمة اصلاح النفوس. وتهذيب الأخلاق والتنجية من أوهام القسوس. فذالك أمر أرفع من هممهم و دهائهم. ومنارٌ أسنى

﴿٦٤﴾

کرنا میل کچیل سے۔ اور بچانا لوگوں کو شیطان سے۔ اور ان کی نگہبانی کرنا آفتوں سے دعاؤں کے ساتھ اور عقد ہمت کے ساتھ سو یہ معاملہ بادشاہوں کی طاقت اور ہمت سے باہر اور بالاتر ہے اور دانشمندوں پر یہ بات پوشیدہ نہیں۔ اور بادشاہوں کو مُلک کی باگ اس لئے سپرد کی جاتی ہے کہ وہ اسلامی صورتوں کو شیاطین کی دستبرد سے بچائیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ نفوس کو پاک صاف کریں اور آنکھوں کونورانی بنائیں۔ اصل میں ان کی بڑی کوشش یہی ہے کہ ان کو طوعاً وکرہاً خراج دیا جاوے اور ان کے ہاں ایسے دفتر مرتب ہوں جن میں زمینوں کی مقداریں ضبط رہیں۔ اور دشمنوں کی فوجوں کے مقابل فوجیں آمادہ اورآراستہ رہیں ۔ اور اندرونی سیاست اور امور انتظامیہ کے لئے ایک فوج مقرر کی جائے۔ سو اگر تم ان سے نفسوں کی اصلاح کی اور اخلاق کے آراستہ کرنے کی اور پادریوں کے اوہام سے بچانے کی خدمت چاہو تو یہ کام ان کی ہمت اور دانش سے بالا تر ہے۔ اور یہ ایسا منار ہے جو اُن کی

مـن بنائهم. بل هم قوم مشتغلون بـالإصـلاح الـمادى والسياسى. فـمـا لهـم ولـلإصـلاح العلمـى والـعـمـلـى. فـحاصل الكلام انّ الـمـلـوك والأمـراء لا يقدرون عـلـى أن يزيلوا الأهواء . وكيف يهـدون غيـرهـم وهـم يـمشون كـناقة عشواء . وكيف يُتَوَقّع من قـلـب زايـغ أن يُـقوّم نفسًـا ذات عـدواء. وأن يُسـعـد الأشقيـاء ؟ وأن يـأخـذ بيـد الـمتـخـاذلين. ويقود الضعفاء. وأن يفتح عيون الـعـمـيـن وأن يـرفـع حـجـب المحجوبين؟ بل ملوك الإسلام فـى هـذه الأيـام كـالسكـارى أو الأسـارى. أو الـقـمر المنخسف بين هالة النصارٰى. فكيف يصدر مـن عـضـدهـم فـعـل مـن بـارز وبارٰى؟ بل هم قعدوا فى البيوت كـالـعـذارٰى. ثـم من معائب هذه الـمـلـوك أنهـم لا يشيـعـون الـعـربية. ويشيـعون التـركية أو الـفـارسية. وكان من الواجب أن

عمارت سے بہت رفیع الشان ہے۔ بلکہ وہ لوگ مادی اور سیاسی اصلاح میں مشغول ہیں انہیں علمی اور عملی اصلاح سے کیا مناسبت اور کیا تعلق۔ بادشاہوں اور امیروں کو قدرت نہیں کہ بری خواہشوں کو دور کرسکیں۔اوروہ کیونکر دوسروں کو راہ دکھائیں جبکہ وہ آپ ہی اندھی اونٹنی کی طرح چلتے ہیں۔ٹیڑھے دل سے کیا توقع ہو سکے کہ وہ کسی بیمار جان کوسیدھا کرے گا اور بدبختوں کو نیک بخت کرے گا اورلڑکھڑانے والے کا ہاتھ پکڑے گا۔اور کمزوروں کی رہبری کرے گا۔ اور اندھوں کی آنکھیں کھولے گا اور محجوبوں کے پردے دور کرے گا بلکہ اسلام کے بادشاہ آج کل متوالوں یا قیدیوں کی طرح ہیں یا گہنائے ہوئے چاند کی طرح ہیں ہالہ میں۔سو ان کے بازو سے جنگی بہادروں کا کام کیونکر نکل سکے۔ بلکہ وہ تو بیٹھے ہوئے ہیں گھروں میں جیسا کہ عزارٰی۔اس کے علاوہ ان میں یہ عیب بھی ہے کہ وہ عربی زبان کی اشاعت نہیں کرتے اور ترکی یا فارسی زبان کی اشاعت کرتے ہیں اور واجب تھا کہ اسلامی شہروں میں عربی زبان پھیلائی

﴿۶۵﴾

يُشاع هذه اللسان في البلاد الإسلامية. فإنه لسان الله ولسان رسوله ولسان الصحف المطهّرة. و لا ننظر بنظر التعظيم إلى قوم لا يُكرمون هذا اللسان. ولا يشيعونها في بلادهم ليرجموا الشيطان. وهذا من أوّل أسباب اختلالهم. وأمارات وبالهم. فإنهم تمايلوا على دمنة من حديقة مطهّرة. ونبذوا من أيديهم حريبتهم ومزّقوا عيبتهم. واستبدلوا الذی هو أدنى بالذی هو أرفع وأعلٰى. وشابهوا قوم موسٰى. ولو أرادوا لجعلوا العربية لسان القوم. ولو سلكوا هذاالمسلك لعُصموا من اللوم. فإن العربية أم الألسنة. وفيها أصناف العجائب وودائع القدرة . فمثل رجل مسلم يترك العربية ويُفضّل عليها ألسنة أخرى كمثل دنیء يتمشش الخنزير ويترك طعاما هو أطيب وأحلى. فلا شك أن

جاتی ۔اس لئے کہ وہ زبان ہے اللہ کی اوراس کے رسول کی اور پاک نوشتوں کی ۔اورہم تعظیم کی نگاہ سے اُن مسلمانوں کونہیں دیکھتے جو اس زبان کی تعظیم نہیں کرتے اور نہ ہی اسے اپنے شہرمیں پھیلاتے ہیں اس لئے کہ شیطان کو پتھراؤ کریں اور یہ بڑا سبب ہے ان کی تباہی کا اوران کے وبال کا نشان ہے ۔اس لئے کہ وہ ستھرے باغ کو چھوڑ کر گوبر کے دمنہ پر جھک پڑے ہیں ۔اوراپنے ہاتھوں سے اپنا مال پھینک دیا ہے ۔اوراپنا تھیلا (جس میں مال اسباب رکھا جاتا ہے) پارہ پارہ کردیا ہےاورادنیٰ کواعلیٰ کے بدلہ لے لیا ہےاور یہودیوں کی مانند ہوگئے ہیں ۔ اوراگر چاہتے تو عربی کوقومی زبان بناتے ۔ اس لئے کہ عربی زبان تمام زبانوں کی ماں ہے ۔ اور اُس میں قسم قسم کے عجائبات اورقدرت کی امانتیں ہیں ۔سومثال اس شخص کی جو عربی زبان کو چھوڑتا اور دوسری زبانوں کو اس پر ترجیح دیتا ہے ۔اس پست ہمت کی مثال ہے جو اچھے ستھرے کھانے کوچھوڑ کر خنزیر کی ہڈیوں کا گودا کھاتا ہے ۔اس میں شک نہیں کہ

﴿٦٦﴾

التر کیّة والفارسیّة تصدت لهم کطرّار نقصت دینهم وخلست ما لهم . أو کذئب افترست عنقهم ومزّقت اقبالهم. وأضرّت دنیاهم ومآلهم. وجعلهم کالکحل سحقا. وکالطحن دقّا. وما نقول إلا حقّا. فقد کذَبَ من ذکرهم بحمد وفّاه. وبنشرٍ ملأ به فاه. وحسبهم خلفاء اللّٰه علی الأرض وفسّق من أنکر دعواه. إنه یرتاد جفنة الجواد. لا خلیفة البلاد. ویستقری أن یرشح له ویسح علیه بکلمتیه. ویحرز العین بغض عینیه. فالحق أن نسبة الخلافة إلیهم خلاف. وکذب واعتساف. هذا حال السلاطین ☆ أیها الفتیان. ونذکر بعد ذالك علماء هذا الزمان الذین یُعزَی إلیهم الفضل

ترکی اور فارسی نے ایک کیسہ بر کی طرح ان کے دین کو کم کر دیا اور مال اڑا لیا ہے۔ یا بھیڑیئے کی طرح ان کے رئیسوں کو پھاڑ کھایا اور ان کے اقبال کو چاک کر دیا ہے اور ان کی دنیا اور آخرت کو نقصان پہنچایا ہے اور انہیں کُوٹ اور پیس کر سُرمہ اور آٹے کی طرح کر دیا ہے۔ سو جھوٹ بولا اس نے جس نے ان کا ذکر تعریف کے ساتھ کیا اور ان کو زمین پر خدا کے خلیفے سمجھا اور اپنے دعوے کے منکر کو فاسق ٹھہرایا۔ ایسا شخص تو نقدی اور بخشش کا طالب ہے۔ اُسے خلیفہ، خلافت سے کیا تعلق۔ وہ تو اس بات کا طالب ہے کہ دو باتیں کیں اور انعام خطاب لے لیا اور اِس چشم پوشی سے اُس کی غرض روپیہ کمانا ہے۔ سو سچی بات یہ ہے کہ ان کو خلیفہ کہنا خلاف حق اور ظلم کی بات ہے۔ اے نوجوانو یہ ہے حال بادشاہوں کا۔ اب ہم زمانہ کے علماء کا حال بیان کرتے ہیں۔ جن کی طرف بزرگی اور معرفت کو منسوب کیا جاتا ہے۔

☆ لیس مرادنا ههنا من ذکر ملوك الاسلام ان کلهم ظالمون. او کلهم مفسدون بل بعضهم صالحون. لایظلمون الناس ویرحمون کماهو

مسلمان بادشاہوں کے بیان سے ہماری مراد یہ نہیں کہ وہ سب کے سب ظالم یا وہ سب کے سب فسادی ہیں۔ بلکہ بعض ان میں سے نیکوکار ہیں۔ لوگوں پر ظلم نہیں کرتے بلکہ رحم کرتے ہیں جیسے

والعرفان. واللّٰہ المستعان. ولا حاجة إلی الترجمة والترجمان. فإنّھم یدّعون علم اللسان.

اب اس سے آگے ترجمہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ اِس لئے کہ وہ خود زبان دانی کے مدعی ہیں۔ (اگلے حصہ کا عربی ترجمہ بورڈ نے کیا ہے)

فی☆ ذکر عُلماء ھٰذاالزمان

لمّا ثبت ممّا سبق من البیان أن ملوك الإسلام فی ھذا الزمان لایطیقون أن یُصلحوا المفاسد التی تضرّمت کالنّیران. بقی لك حق أن تقول ان ھذه الفتن قد تولّدت من جھل الجھلاء. وستنعدم من تعلیم العلماء. فإنھم ورثاء النبی وکماة ھذا المیدان. و انھم منورون بنوّر العلم فیُرجی منھم ان یصلحوا ما لم یصلحه سلاطین البلدان.

اس زمانہ کے علماء کے بیان میں

جب گزشتہ بیان سے یہ ثابت ہوگیا کہ اس زمانے کے مسلمان بادشاہ ان خرابیوں کی اصلاح کرنے کی طاقت نہیں رکھتے جو آگ کی طرح بھڑکی ہوئی ہیں۔ آپ کا یہ حق بنتا ہے کہ آپ کہیں کہ یہ تمام فتنے اور فساد جاہلوں کی جہالت کے سبب پیدا ہوئے۔ اور علماء کی تعلیم کے ذریعہ ناپید ہو جائیں گے کیونکہ وہ نبی کریم (ﷺ) کے وارث اور اس میدان کے پہلوان ہیں اور وہ علم کے نور سے منور کئے گئے۔ اس لئے ان سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ ان خرابیوں کی اصلاح کر سکیں گے جن کی اصلاح سلاطین مملکت نہ کر سکے۔

بقیة الحاشیة۔ سلطان الروم ونثنی علیه لبعض خلیقة المعلوم. بید ان

ترجمہ۔ سلطان روم جس کے بعض معلوم اوصاف کی بناء پر ہم اس کی تعریف کرتے ہیں۔ البتہ

امر الخلافة امر عسیر ولا یعطی الا البصیر لا لضریر. وما اعطی

امرِ خلافت ایک مشکل معاملہ ہے جو صرف صاحبِ بصیرت کو ہی دیا جاتا ہے اندھے کو نہیں

ھٰذا السھم لکل کنانةٍ. وان کانوا ذا مرتبة ومکانةٍ. منه

اور ہر ترکش کے نصیب میں ایسا تیر کہاں چاہے وہ کتنا ہی صاحبِ مقام و مرتبہ ہو۔

☆ نوٹ۔ اس عنوان سے آخر تک عریبک بورڈ کا نظر ثانی شدہ ترجمہ مندرج ہے۔ (ناشر)

فاعلم أنّي طالما حضرت مجالس هذه العلماء. وخلوت بهم كالأحبّاء. وربما جئت بعضهم بزيّ نكرته كالغرباء. أو الجهلاء. وجرّبتهم عند محبّتهم والشحناء. والبؤس والرخاء. وعلمت دخلة أمرهم ومبلغ هممهم وما عندهم من الاتّقاء. فظهر عليّ أن أكثرهم للإسلام كالدّاء لا كالدواء. وللدين كالهجوم المظلم والهوجاء. لا كالسراج المنير والضياء. جمعوا كل عيب في السيرة والمريرة. ولطّخوا أنفسهم بالمعايب الكثيرة. يجلبون أموال الناس إلى أنفسهم من كل مكيدة. بأي طريق اتفق وبأية حيلة. يقولون ولا يفعلون. ويعظون ولا يتعظون. ويتمنّون أن يحصدوا ولا يزرعون. قلوبهم قاسية وألسنهم مفحشة. وصدورهم

سو آپ کو معلوم ہو کہ میں ان علماء کی مجالس میں بکثرت جاتا رہا اور ان سے دوستوں کی طرح مصاحبت رکھی اور بسا اوقات ان کے پاس اَجنبیوں اور اَن پڑھ کے رُوپ میں آیا اور انہیں محبت اور دشمنی، تنگ دستی اور آسودگی ہر حالت میں آزمایا اور ان کی اندرونی حالتوں، ہمت و حوصلہ کی رسائی اور جس تقویٰ کے وہ مالک تھے اُسے پَرکھا تو مجھ پر ظاہر ہوا کہ ان میں سے بیشتر اسلام کے لئے بیماری تو ہیں دوا نہیں، دین کے لئے ایک گہرا تاریک وتار اندھیرا ہیں، نور اور روشنی کا چراغ نہیں۔ انہوں نے اپنی سیرت اور سرشت میں ہر عیب جمع کر رکھا ہے اور اپنے آپ کو بہت سی برائیوں میں ملوّث کر رکھا ہے اور ہر قسم کے مکر وفریب اور چالاکی اور چالبازی کی راہ سے لوگوں کے اموال اپنے لئے سمیٹتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں مگر کرتے نہیں۔ نصیحت کرتے ہیں لیکن خود نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ ایسی فصل کاٹنے کی تمنا کرتے ہیں جو انہوں نے بوئی نہیں۔ ان کے دل سخت، زبانیں فحش گو اور سینے تاریک ہیں۔

مــظـلــمة وآرائهــم ضـعيـفة. وقـرائـحهـم جـامـدة. وعقولهم نــاقـصة. وهـمـمهـم سـافـلة وأعـمــالهـم فـاسدة. مـا ترى نيتهـم فيـمـن خـالـفوه من غير أن يُـفيـضـوا فيـه بـأى حيـلة يُـكـفّـرونه أو يؤذونه. وفى ماله الـذى يُرجى حصوله بأى طريق يـأخـذونــه. ويتـكبّـرون بعلم قــليـــل يسيـــر. وليســوا إلا كحمير☆. يأمرون الناس بترك الـدنيـا وزخـرفهـا ثـم يطلبونها أزيـد مـن الـعـوام. ويسـعون أن يتـعـاطـوهـا ولو بطريق الحرام. يـنتهــزون مـواضـع صـدقـات الأمـراء. فـإذا أُخبِـروا فوافوهم فــى الــطــمـريـن كـالـغـربـاء. ويسـألـون إلـحـافًا ولـو لُكِموا لـكـمةً. أو ثُـنّـىَ عليهم بلطمة. يتبــعــون الـجـنـــائـز ولـكـن لا

اوران کی آراء کمزور، ان کی طبائع جامد، عقلیں ناقص، ہمتیں پست اور اعمال گندے ہیں۔تُو ان کی نیت اپنے مخالفوں کے بارے میں محض یہی دیکھتا ہے کہ وہ کسی بھی انتہائی حیلے سے اسے کافر قرار دیں یا ایذا پہنچائیں اور اس کا وہ مال جس کے حصول کی امید ہو اسے ہر طریق سے ہتھیالیں۔ وہ اپنے تھوڑے معمولی علم پر بہت متکبر ہیں۔ وہ تو نرے گدھے☆ ہیں۔ وہ لوگوں کو تو دنیا اور اس کی زینت کو ترک کرنے کا حکم دیتے ہیں لیکن خود عوام الناس سے کہیں بڑھ کر اس کے طلب گار ہیں۔ وہ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں خواہ حرام طریق سے ہی ہو۔ وہ امراء کے صدقات تقسیم کرنے کے مواقع کو غنیمت جانتے ہیں۔ پھر جب انہیں ان مقامات کا پتہ لگ جائے تو ان کے حصول کے لئے نادار محتاجوں کی طرح چیتھڑوں میں ملبوس ان کی طرف لپکتے ہیں۔ اور خواہ ان کے منہ پر گھونسہ رسید کیا جائے یا تھپڑ مارا جائے پھر بھی وہ لیچڑوں کی طرح مانگتے ہیں۔ وہ جنازوں کے پیچھے پیچھے تو چلتے ہیں لیکن

☆۔ الحاشیه . لیس کلامنا هذا فی اخیارهم بل فی اشرارهم. منه

ترجمہ۔ ہمارا یہ کلام ان کے اشراف کے بارے میں نہیں بلکہ اشرار کے بارے میں ہے۔ منه

لـلـصلوٰة . بـل لـلـصدقات. لا یـقبـلـون الـحـق ولا یـفهمونـه ولـو كــان بيــان يُســمع الصم. ويُــنـزل الـعـصـم. الـجبـن مـن صـفــاتهـم.وطيــر الأهواء فـي وكـنـاتهم. الـبـخـل فـطرتهم و الـحسـد ملّتهـم. وتـحـريف الشــريعة شــرعتهـم.هـم عند الـغضـب ذيـاب. وفـي وقـت الأكل دواب. لـيـس سـخطهم ولارضــاهــم إلا لــنـفـوسهـم الأمّارة . و لـيــس ذكرهـم و تسبيـحهم إلا لـلـنـظّـارة . انـظـر إليهـم فـي الـمجـامع ولا تـنـظـر إليهّم فی الـخـلوة.لترى السبــحة فـي أيـديهـم ولا تـرى فـعـلا آخـر يـفسـد ظنّك فـي هـذه الـفرقة. يُـكـرهـون الـنـاس لـيـدفـعـوا إليهـم ممّا هو عندهم مـن الـدرهـم أو الـكسـاء. وإن بـلـغهـم الـمتربة إلى فِناء الفَناء. يـحسبـون أنفسهم مالك رقاب

نماز جنازہ پڑھنے کے لئے نہیں بلکہ (حصول) صدقات کے لئے۔ وہ نہ تو حق کو قبول کرتے ہیں اور نہ اس کو سمجھتے ہیں خواہ حق کا وہ بیان ایسا واضح ہو کہ جسے بہرے بھی سن لیں۔ اور وہ آواز اتنی بلند ہو کہ پہاڑ کی چوٹی سے بکریوں کو نیچے اتار لائے۔ بُزدلی ان کی صفات میں سے ہے اور ہوا و ہوس کے پرندے اُن کے آشیانوں میں ہیں۔ بخل ان کی فطرت اور حسد ان کا شعار ہے۔ شریعت میں تحریف کرنا ان کا مسلک ہے۔ غصے کے وقت وہ بھیڑیئے ہیں اور کھاتے وقت وہ جانور ہیں۔ ان کی ناراضگی اور رضامندی محض نفسِ امّارہ کی خاطر ہے۔ ان کا ذکر و تسبیح محض دیکھنے والوں کے لئے ہے۔ انہیں دیکھنا ہو تو مجالس میں دیکھو، خلوت میں نہ دیکھو۔ تو ان کے ہاتھوں میں تسبیح دیکھے گا۔ اور کوئی ایسا فعل مشاہدہ نہیں کرے گا جو اس فرقہ کے بارے میں تمہیں بدظن کر دے۔ وہ لوگوں کو مجبور کرتے ہیں تاکہ جو نقدی اور پوشاک میں سے اُن کے پاس موجود ہے وہ سب ان کے سپرد کر دیں خواہ ناداری نے ان کو فنا کے آنگن تک پہنچایا ہوا ہو۔ وہ اپنے آپ کو لوگوں کی گردنوں کا مالک تصور کرتے ہیں۔ وہ

الناس. إن شاءوا يُسمّوهم ملائكة وإن شاءوا يسموهم إخوان الخنّاس. إن كانت عندهم شهادة فلا يصدقون. وإن يُستفتوا فلطمع قليل يكتمون الحق ويكذبون. يؤمّون الناس في صلواتهم كالمستأجرين. بل ترى بعضهم يأكل أوقاف المساجد من غير حق ويُتلف حقوق المساكين. ويأبى أن يؤمّ غيره ويقول هذا مسجدي أؤمّ فيه من الستين. وإن كان غيره أفضل منه وأعلم ومن المتّقين. بل وإن كان الناس يكرهون إمامته ويعدّونه من الفاسقين. ويُرافع الى الحكّام إن عُزِلَ من إمامة المسجد طمعا فيما وُقف عليه من المسجد. وترٰى بعضهم لو اطّلعوا على مال كسبتَه أو كنز أصبتَه. جمعوا عليك كأَذِبّة.

چاہیں تو انہیں فرشتوں کے نام سے موسوم کریں اور چاہیں تو انہیں شیطان کے بھائی قرار دے دیں۔ اگر ان کے پاس شہادت ہو بھی تو وہ سچ نہیں کہتے اور اگر ان سے فتویٰ مانگا جائے تو وہ معمولی طمع کی خاطر حق چھپاتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ اُجرت پیشہ لوگوں کی طرح نماز میں لوگوں کی امامت کرتے ہیں بلکہ تم دیکھو گے کہ ان میں سے بعض تو مساجد کے نام وقف جائیدادوں کو ناحق کھاتے ہیں اور مسکینوں کے حقوق تلف کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے سوا کسی دوسرے کی امامت سے صاف انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ میری مسجد ہے اور اس میں تو میں ساٹھ سال سے امامت کرا رہا ہوں۔ خواہ دوسرا شخص اُس سے زیادہ افضل اور عالم اور متقی ہو۔ بلکہ خواہ لوگ اس کی امامت کو ناپسند کرتے ہوں اور اسے فاسقوں کے زُمرے میں شمار کرتے ہوں۔ اگر اُسے مسجد کی امامت سے معزول کر دیا جائے تو وہ مسجد کے لئے وقف کئے گئے مال و دولت کے لالچ میں معاملہ کو حُکّام تک لے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض کو تو دیکھے گا کہ اگر انہیں تمہارے محنت سے کمائے ہوئے مال کا یا اس خزانے کا جو تمہیں ملا

وجـــاء وك كـــأحبّة. ثــم لا يبــرحــون فـنـاء دارك. حتـى يـأكـلـوا من ثمـارك. وتـجـد قـلـوب أكثـرهــم كالأرض التى أجــدبــت وكـــانــت مـن أردء أقسـام حـرّة . لا تـنـبـت نبـاتـا حسـنـا ومـا تـرى مـنـها من غير مـضــرّة . لا يـوجـد فيهـم أثـر حــلــم بــل سبــقـوا السبــا ع بـحدّة الأسـنـــان . و أســـلة الـلـســان. يـأتـونـكم فى جلود الـضــأن. وهـم ذيـاب مفتـرسة بـــأنـــواع البهتــان. بشــرط أن لا يــعـــرض عــليهـــم تـــرس الـعـقـيـان. يـخــرجـون علـى الـنـــاس بـدنـيّة تـقـلّسـوهــا. وفـوطة تـطـلّسـوهــا. وعمـامة تـعـمّـمـوهـا. وجبّة جـمّلوهـا. وكـتـــب حـــمــلـوهـــا. وزُغُـب شــمـلـوهــا. هـذا مـا يُظهرون. و ذالك مـا يـعملون. خرجوا فـى طـلـب الـدنيـا ونسوا الدار

ہو پتہ لگ جائے تو وہ مکھیوں کی طرح تیرے اردگرد اکٹھے ہو جاتے ہیں اور دوستوں کا روپ دھار کر تیرے پاس آتے ہیں اور اس وقت تک تیرے گھر میں ڈیرہ ڈالے رہتے ہیں جب تک وہ تیرے پھلوں سے کچھ کھا نہ لیں۔ تو ان میں سے اکثر کے دلوں کو بنجر زمین کی طرح پائے گا جو سیاہ پتھروں والی زمین کی ردّی ترین قسم ہو جو عمدہ روئیدگی نہیں اُگاتی۔ اور نقصان کے سوا تو اُس سے کچھ نہیں پاتا۔ اُن لوگوں میں حلم کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا بلکہ وہ دانتوں کی تیزی اور زبان کی کاٹ میں درندوں سے بھی سبقت لے گئے ہیں۔ وہ تمہارے پاس بھیڑ کے لبادے میں آتے ہیں حالانکہ وہ طرح طرح کے بہتانوں سے چیرنے پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ بشرطیکہ ان کے سامنے خالص سونے کی ڈھال پیش نہ کی جائے۔ وہ لوگوں کے سامنے اونچی ٹوپی پہنے، ریشمی چوغہ اوڑھے، عمامہ باندھے، جُبَّہ زیبِ تن کئے، کتابیں اٹھائے اور مخملی چادریں اوڑھ کر آتے ہیں۔ یہ تو وہ ہے جو ان کا ظاہر ہے اور وہ ان کے اعمال ہیں کہ وہ طلبِ دنیا کے لئے نکل کھڑے ہوئے ہیں اور اُس گھر کو جس کی طرف انہوں

التی إلیها یرجعون. وإذا قیل لهم أتأکلون رزقا فیه شبهة قالوا لا بأس علینا إنّا لمضطرّون. و لیسوا بمضطرّین و إن هم إلا یکذبون. ترکوا دار الأمن من التقوٰی. وحلّوا بأرض فیها یُغتال الناس ویُخطفون. یؤتون نض الإیمان للرغفان.[۳۰] یتمایلون علی المجان. وتکتب أیدیهم فتاوی الزور و البهتان. ویجبح إیمانهم درهم أو درهمان. یمنعون الناس من الحق ویوسوسون کالشیطان. و إذا رأوا أوانی نظیفة فیها ألوان أطعمة. سقطوا علیها کأذبة. أو کأنسر علی جیفة. یستوکفون الأکف بالوعظ المخلوط بالبکاء. و یستقرون الصید بتقمّص لباس الفقهاء. ما بقی شغلهم

﴿۷۰﴾

نے لوٹ کر جانا ہے بھول چکے ہیں۔ جب ان سے یہ کہا جائے کہ ''کیا تم وہ رزق کھاتے ہو جس میں شبہ ہے۔'' تو جواب میں کہتے ہیں کہ ہم پر کوئی گرفت نہیں کیونکہ ہم مجبور ہیں۔ حالانکہ انہیں کوئی مجبوری نہیں۔ وہ محض جھوٹ بولتے ہیں۔ انہوں نے تقویٰ کے دارالامن کو چھوڑ دیا اور ایسی زمین میں پڑاؤ کیا ہے جہاں اچانک حملہ کر کے لوگوں کو ہلاک کیا جاتا ہے اور وہ اُچک لئے جاتے ہیں۔ وہ روٹی کے لئے ایمان کی دولت دے دیتے ہیں۔ اور مفت چیز پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ ان کے ہاتھ جھوٹ اور بہتان پر مبنی فتوے تحریر کرتے ہیں۔ ایک یا دو درہم ان کے ایمان کو متزلزل کر دیتے ہیں۔ وہ لوگوں کو حق سے روکتے اور شیطان کی طرح وسوسے پیدا کرتے ہیں، جب وہ صاف ستھرے برتنوں میں طرح طرح کے کھانے دیکھتے ہیں تو ان پر مکھیوں کی طرح گرتے ہیں یا مُردار پر گدھوں کی طرح۔ وہ رقّت آمیز وعظ سے لوگوں کے ہاتھوں سے مال نکلواتے ہیں اور فقہاء کے لبادے پہن کر (لوگوں کا) شکار کرتے

إلا المكائد. وكمثلهم أين الصائد. ولذالك نُحِتَت كتب السمر لإرائة أعمالهم. وبُيِّنَ في القصص الفرضية حقيقة أحوالهم. فسماهم بعض السامر بأبى الفتح الاسكندرى. والآخر بأبى زيد السروجى. وما هما إلا هذه العلماء. فاعتبروا يا أولى الدهاء. و إن الذين نحتوا كمثل هذه القصص من عند أنفسهم ما نحتوها إلا بعد ما ارتعدت قلوبهم من رؤية تلك العالمين. واقشعرّت جلدتهم من مشاهدة مكائد هؤلاء المكّارين. و رأوا أنهم قوم آمن بيانهم. وكفر جنانهم. فأنشأوا مقامات تنبيها للغافلين. و عزوا نشأتها و روايتها إلى رجال آخرين. بما كانوا خائفين من الخبيثين. و

ہیں۔مکروفریب کے سوا ان کا کوئی اور شغل نہیں۔ ان جیسا شکاری بھلا کہاں نظر آئے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اعمال کو ظاہر کرنے کے لئے داستانیں گھڑی گئیں اور فرضی قصوں میں ان کے احوال کی حقیقت بیان کی گئی جس کی وجہ سے بعض قصہ گوؤں نے انہیں اَبُوالفتح اسکندری کے نام سے اور بعض نے اَبُوزید سروجی کے نام سے موسوم کیا ۔اور وہ دونوں یہی (مذکورہ بالا) علماء ہیں۔ پس اے دانشورو! عبرت حاصل کرو۔ جن لوگوں نے اپنی طرف سے اس قسم کے قصّے گھڑے ہیں۔ وہ ان علماء کو دیکھ کر ان کے دلوں پرلرزہ طاری ہونے اور ان مکّاروں کی چالبازیوں کے مشاہدہ سے ان کے رونگٹے کھڑے ہونے کے بعد ہی گھڑے گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ علماء وہ ہیں کہ جن کی گفتگو مومنانہ ہے اور دل کافرانہ ۔ پس انہوں نے غافلوں کو متنبہ کرنے کے لئے مقالے تحریر کئے اور ان کی تحریر اور روایت کو دوسرے لوگوں کی طرف منسوب کیا کیونکہ وہ ان خبیثوں سے ڈرتے تھے۔

كذالك أدّوا شهادة كانت عندهم على العلماء. ولو كانوا في هذا الزمن لأقرّوا بمكائدهم ولكن ما عدّوهم من الأدباء. فإن العلماء الذين خلوا من قبل كان كلامهم لطيفًا. وإن كان دينهم رغيفًا. وأمّا المتصلّفون الذين تجدونهم في زماننا في كل بلدة كقطيع الغنم. فهم ليسوا إلا عبيدة الرغفان. لا من الأدباء ولا من أهل القلم. ماغُذّوا بلبان البيان. وما أُشرِبوا كأس الحجة والبرهان. يسكتون ألفًا وينطقون خلفًا. ليسوا متوغلين في العلوم العربية. ولا مُرتوين من العيون الأدبية. كثر تكبّرهم. وقلّ تدبّرهم. لا يقدرون على نطق يفيد الناس. بل يزيدون بقولهم الشبهة والوسواس. إذا صمتوا فصمتهم ترك للواجب وصقع. وإذا نطقوا فنطقهم

اس طرح انہوں نے علماء کے خلاف اپنی گواہی دے دی۔ اگر یہ (مقالہ نویس) اس زمانہ میں ہوتے تو وہ (اعلانیہ) ان کی سازشوں کا اقرار کرتے اور انہیں ادیب شمار نہ کرتے۔ البتہ گزشتہ علماء کا کلام لطیف ہوتا تھا۔ اگرچہ اِن کا دین بھی روٹی ہی تھا۔ جہاں تک ان لاف زنوں کا تعلق ہے جنہیں تم ہمارے اس زمانے میں، ہر شہر میں بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کی طرح پاتے ہو۔ وہ صرف روٹیوں کے غلام ہیں۔ وہ نہ ادیب ہیں اور نہ ہی اہلِ قلم۔ نہ تو انہوں نے علمِ بیان کے پستان سے دودھ پیا اور نہ دلیل اور برہان کا جام نوش کیا ہے۔ ان کا حال ''خاموشی ہزار بار۔ گفتار بے مہار'' کی طرح ہے۔ انہیں عربی علوم میں کوئی گہرا درک حاصل نہیں اور نہ ہی وہ ادب کے چشموں سے سیراب ہوئے ہیں۔ اُن میں تکبّر زیادہ اور تدبّر کم ہے۔ وہ ایسی گفتگو پر قدرت نہیں رکھتے جو لوگوں کے لئے مفید ہو بلکہ وہ اپنی بات سے مزید شبہ اور وسوسہ پیدا کر دیتے ہیں۔ جب وہ خاموش ہوں تو ان کی یہ خاموشی فرض کو ترک کرنا اور گمراہ کرنا ہے اور جب وہ گویا ہوں تو ان کی یہ گویائی

ميت ليس له وقع. قصرت همّتهم. وفترت عزمتهم. لا يعلمون الا الأماني كاليهود. وليس صلواتهم من دون القيام والقعود. ما بقي لهم مسٌّ بمعضلات الشريعة. ولا دخلٌ في دقائق الطريقة. ولو انتقدتهم لوجدت أكثرهم سقطًا وكالأنعام. وأيقنت أن وجودهم إحدى المصائب على الإسلام. تجدهم كزمع الناس في الإفحاش. وكالكلاب في الهراش. يحسبون كأنهم يُتركون سُدَى. وليس مع اليوم غدا. ما كان على الحق الغشاء. ولكن تغلّب عليهم الشقاء. عندهم تكفير الناس أمرٌ هيّنٌ. والاعتقاد بموت عيسٰى له وجه بيّنٌ. وتاللّٰه إنهم ما يقصدون فتح الإسلام. بل يقصدون فتح القسوس كالأعداء اللئام. ويتركون الدين في الظلام.

بالکل مردہ اور بے اثر ہوتی ہے۔ اُن کی ہمت پست اور قوّت ارادی میں فتور آ گیا ہے۔ یہودیوں کی طرح بیکار خواہشات کے سوا انہیں کچھ علم نہیں اور ان کی نمازیں محض اُٹھک بیٹھک ہیں۔ شریعت کے پیچیدہ مسائل سے انہیں کوئی مسّ نہیں۔ اور نہ ہی طریقت کی باریکیوں میں انہیں کوئی دخل ہے اگر تو ان کا تنقیدی جائزہ لے تو تُو اکثر کو رذیل اور چوپاؤں جیسا پائے گا۔ اور تجھے یقین ہو جائے گا کہ ان کا وجود اسلام کے لئے مصائب میں سے ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔ بے حیائی کی باتوں میں تو انہیں رذیل انسان اور دوسروں پر حملہ کرنے میں کتّوں کی طرح پائے گا۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ بے لگام چھوڑ دیئے جائیں گے اور آج کے بعد کل نہیں آئے گا۔ حق پر تو پردہ نہیں ہے، لیکن ان پر بدبختی غالب آ گئی ہے۔ ان کے نزدیک لوگوں کو کافر ٹھہرانا ایک معمولی بات ہے حالانکہ (حضرت) عیسٰی (علیہ السلام) کی وفات کا عقیدہ اپنے اندر ایک بین ثبوت رکھتا ہے۔ بخدا یہ اسلام کی فتح نہیں چاہتے بلکہ کمینے دشمنوں کی طرح پادریوں کی فتح چاہتے ہیں۔ وہ دینِ (اسلام) کو اندھیروں میں چھوڑتے ہیں

﴿۷۱﴾

وینصرون عقیدۃ النصاری بخزعبیلاتهم. وبهفوات آباءهم وجهلاتهم. وقد أُمِروا أن يتّبعوا الحَكَمَ الذی هو نازل من السماء. ولا يتصدّوا له بالمراء. فما أطاعوا أمر اللّٰه الودود. بل إذا ظهر فيهم المسيح الموعود. فكفروا به كأنهم اليهود. وقد نزل ذالك الموعود عند طوفان الصليب. وعند تقليب الإسلام كل التقليب. فهل اتّبع العلماء هذا المسيح؟ كلا. بل اكفروه وأظهروا الكفر القبيح. وأصرّوا على الأباطيل وخدموا القسوس. فأخذهم القسوس وشجوا الرؤوس. وأذاقوهم ما يذيقون المحبوس. فرأوا اليوم المنحوس. سيقول السفهاء أن الدولة البرطانية أعانت القسيسين. ونصرتهم بحِيلٍ تُشابه الجبل الركين. لِيُنصّروا

اور اپنی خرافات اور اپنے آباؤ اجداد کی لغزشوں اور جہالتوں سے نصاریٰ کے عقیدہ کی مدد کرتے ہیں۔ حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ آسمان سے نازل ہونے والے حَکَمْ کی پیروی کریں اور اس کے ساتھ جھگڑا نہ کریں۔ لیکن انہوں نے نہایت پیار کرنے والے اللہ کے حکم کی اطاعت نہ کی بلکہ جب ان میں مسیح موعود ظاہر ہوا تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔ گویا کہ وہ یہودی ہیں۔ یہ موعود صلیبی طوفان اور اسلام کے کلیتًا پلٹا کھانے کے وقت نازل ہوا۔ کیا ان علماء نے اس مسیح (موعود) کی پیروی کی؟ بالکل نہیں۔ بلکہ انہوں نے اس کی تکفیر کی اور قبیح کفر کا مظاہرہ کیا۔ عقائد باطلہ پر اصرار کیا اور پادریوں کی خدمت بجالائے۔ پادریوں نے انہیں پورے طور پر اپنے قابو میں کر لیا اور ان کا سر پھوڑا اور ان کو ایسا مزا چکھایا جیسا قیدی کو چکھاتے ہیں۔ سو انہوں نے منحوس دن دیکھا۔ نادان ضرور کہیں گے کہ حکومت برطانیہ نے پادریوں کی مدد کی اور مضبوط پہاڑ کے مشابہ تدبیر سے ان کی

المسلمين فما جريمة العالمين. والأمر ليس كذالك والعلماء ليسوا بمعذورين. فإن الدولة ما نصر القسوس بأموالها ولا بجنود مقاتلين. وما أعطتهم حريّة أزيَد منكم ليرتاب من كان من المرتابين. بل أشاعت قانونًا سواء بيننا وبينهم ولها حق عليكم لو كنتم شاكرين. أتريدون أن تُسيئوا إلى قوم هم أحسنوا إليكم والله لا يُحب الكفّارين الغامطين. ومن إحسانهم أنكم تعيشون بالأمن والأمان. وقد كنتم تُخطفون من قبل هذه الدولة في هذه البلدان. وأمّا اليوم فلا يؤذيكم ذباب ولّا بقّة ولا أحد من الجيران. وإن ليلكم أقرب إلى الأمن من نهار قوم خلت قبل هذا الزمان. ومن الدولة حفظة عليكم لتُعصَموا من اللصوص وأهل العدوان. وهل

اعانت کی تا وہ مسلمانوں کو عیسائی بنا لیں۔ پھر بھلا اس میں علماء کا کیا قصور؟'' بات یوں نہیں ہے اور علماء (قطعاً) بے قصور نہیں۔حکومت نے اپنے مال اور اپنی لڑاکا فوجوں کے ساتھ پادریوں کی مدد نہیں کی اور اس نے انہیں تم سے زیادہ آزادی نہیں دی۔ کہ جس کی بناء پر کوئی شک کرنے والا شک کر سکے۔ بلکہ اس نے ایسا قانون رائج کیا جو ہمارے اور ان کے مابین یکساں تھا۔ اگر تم شکرگزار ہو تو اس (حکومتِ برطانیہ) کا تم پر حق بنتا ہے۔کیا تم چاہتے ہو کہ ان لوگوں سے بدسلوکی کرو جنہوں نے تم سے حسن سلوک کیا ہے۔ اللہ (تعالیٰ) ناشکری اور ناقدری کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ یہ اُن کا احسان ہے کہ تم امن وامان سے زندگی گزار رہے ہو۔ حالانکہ اس حکومت سے پہلے تمہارا اس سر زمین میں استیصال ہوتا تھا۔ مگر آج کوئی مکھی، مچھر اور کوئی پڑوسی تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔ اس زمانہ سے پہلے گزری ہوئی قوم کے دن کی نسبت تمہاری آج کی رات کہیں زیادہ امن کے قریب ہے۔ تمہیں چوروں اور ظالموں سے

﴿۷۲﴾

جزاء الإحسان الا الإحسان. إنّا رأینـا مـن قبلها زمانا موجعا من دونـه الـحـطـمة. والیوم بجُنّتها عُـرضـت علینا الجنّة نقطف من ثـمـارهـا. ونأوی إلی أشجارها. ولـذالك قـلـتُ غیـر مرّة أن الـجهـاد ورفـع السیف عـلیهم ذنـب عـظیـم. وکیف یـؤذی الـمـحسـن مـن هو کریم؟ ومن آذی مـحسنـه فهـو لئیم. و إن کُـفـران خیـرٍ أصـابك مـن الإنسـان أو الـحیوان. ما هو الا کُـفـران نـعـمة الرحمـان. وإن أقسی القلوب عند اللّٰه الکریم. قـلـبٌ ینسٰـی إحسان المحسن الـرحیـم. ویؤذی رجلا أواه إلیه کـالـمـحبـوب. ونـجّـاه مـن الـکـروب. ومـن أسـاء إلـی الـمـحسـن فهو قلب ملعون. أو کـلـب مجنون. ولذالك لیس مـن شـأن الـمـؤمـنین. أن یقتلوا الـقسّیسین. فـإنهـم مـا تقلّدوا

بچانے کے لئے دولتِ (برطانیہ) کے محافظ مقرر ہیں۔ کیا احسان کی جزاء احسان کے سوا بھی کچھ ہو سکتی ہے۔ اس سے پہلے ہم نے جہنم سے بھی بڑھ کر تکلیف دہ زمانہ دیکھا ہے۔ آج اس (حکومت) کی ڈھال تلے ہمارے سامنے جنت رکھ دی گئی ہے جس کے پھل ہم چن رہے ہیں اور ہم اِس کے درختوں تلے پناہ لئے ہوئے ہیں۔ اسی لئے میں نے یہ بار ہا کہا ہے کہ اِن کے خلاف جہاد اور تلوار اٹھانا گناہِ عظیم ہے۔ ایک شریف آدمی (اپنے) محسن کو کیسے ایذا پہنچا سکتا ہے۔ جو اپنے محسن کو ایذا پہنچائے وہ حد درجہ کا کمینہ شخص ہوتا ہے۔ کسی انسان یا حیوان کی طرف سے تجھ پر کی گئی نیکی کی ناشکری دراصل رحمان اللہ کی نعمت کا کفران ہے۔ خدائے کریم کے نزدیک سخت ترین دل وہ دل ہے جو اپنے مہربان اور شفیق محسن کے احسان کو بھلا دے اور ایسے شخص کی ایذا رسانی کے دَرپے ہو جائے جو اسے ایک محبوب کی طرح اپنی پناہ میں لے لیتا ہے اور ہر طرح کے رنج وغم سے نجات دلاتا ہے۔ محسن سے برائی کرنے والا دل ملعون دل ہے یا سگِ دیوانہ ہے۔ اس لئے مومنوں کو یہ زیبا نہیں کہ وہ پادریوں کو قتل کریں۔ کیوں کہ وہ اسلحہ سے لَیس

أسلحة. وما قتلوا للدين مسلمًا أو مسلمة. فليس من البرّ أن تسلّوا سيوفا بحذائهم. أو تثقفوا أسنّة لإيذائهم. بل أعدّوا كمثل ما أعدّوا. وذالك حكم القرآن فافهموا وجدّوا. ولا تعتدوا إن الله لا يحب المعتدين. سيصول عليّ شرير أو ضرير ويقول ويحك أتحرّم الجهاد. وإنّا ننتظر المهدی الذی يسفك الدماء ويفتح البلاد. ويأسر كل من أری الكفر والعناد. فالجواب أن هذه القصص ما ثبتت بالقرآن. بل يأتی المهدی بوقار وسكينة. لا كمجنون بالسيف والسنان. أيقبل عقل سليم وفهم مستقيم أن يخرج المهدی بسيف مسلول ويقتل الغافلين؟ وما كان الله أن يُعذّب أمّة قبل أن يُفهّم بالآيات والبراهين. وإن هذا أمر لا نجد نموذجه فی

نہیں ہوئے اور نہ ہی انہوں نے کسی مسلمان مرد یا عورت کو دین کی خاطر قتل کیا ہے۔ اس لئے یہ نیکی نہیں کہ تم ان کے سامنے تلواریں سونتو یا ان کی ایذا دہی کے لئے نیزہ زنی کرو۔ بلکہ جیسی انہوں نے تیاری کی ہے۔ تم بھی ویسی تیاری کرو۔ یہ قرآن کا حکم ہے۔ پس اس کو سمجھو اور سنجیدگی سے کوشش کرو۔ اور زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ ضرور شریر اور اندھے مجھ پر حملہ کریں گے اور کہیں گے۔ تجھ پر افسوس۔ کیا تو جہاد کو حرام قرار دیتا ہے جبکہ ہم اُس مہدی کے منتظر ہیں جو خونریزی کرے گا اور ملکوں کو فتح کرے گا۔ اور ہر اُس شخص کو جو کفر اور عِناد کا اظہار کرے گا قیدی بنا لے گا۔ پس اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قصے اور کہانیاں قرآن کریم سے ثابت نہیں بلکہ مہدی بڑے وقار اور سکینت کے ساتھ آئے گا۔ نہ کہ سر پھرے پاگلوں کی طرح تلوار اور نیزے لے کر آئے گا۔ کیا عقلِ سلیم اور فہم مستقیم اس بات کو قبول کر سکتی ہے کہ مہدی تلوار سونت کر نکلے اور غافلوں کو قتل کرتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ نشانات اور دلائل کے ساتھ سمجھانے سے پہلے کسی امت کو عذاب نہیں دیتا۔ اور یہ ایسا امر ہے جس کی مثال ہم

سُنن المرسلين. ولا يصدر كمثل هذا الفعل الا من المجانين. فعدّلوا ميزان العقل. ولا تميلوا كل الميل إلى سمر النقل. واتّقوا طعن العقلاء وانبذوا السيف الذربَ. ولا تؤثروا الطعن والضربَ. ولا تنسوا حديث "يضع الحرب". ما لكم لا تأخذون حظا من المِقَة. كإخوان الصدق وَالثِّقَة؟ أليس عندكم الا المرهفات. واللهذم والقناة. أو برأتم من سبل الحصاة. وإن المهدى قد أتى وعرفه العارفون. وهو الذى يُكلّمكم أيها النائمون. فوجدتم ثم فقدتم كأنّكم لا تعرفون. كفّرني هذه العلماء من التزوير والتلبيس. وكيف لا والشيخ المفتى إبليس؟ وإن القسوس طربوا وشهقوا بوجود هذه العلماء. وآووهم إلى سررهم إعزازًا للرفقاء. فإنهم آثروا

﴿۷۳﴾

سنن مرسلین میں نہیں پاتے۔ اور اس جیسا فعل پاگلوں سے ہی صادر ہوتا ہے۔ پس عقل کی میزان کو سیدھا رکھو۔ اور منقول کہانیوں کی طرف کلیۃً جھک نہ جاؤ۔ عاقلوں کے طعن سے بچو۔ اور شمشیرِ برّاں کو پرے پھینکو۔ نیزہ زنی اور شمشیر زنی کو ترجیح مت دو۔ اور **یَضَعُ الْحَرْب** کی حدیث کو فراموش نہ کرو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم سچے اور قابلِ اعتماد بھائیوں کی طرح محبت سے حصہ نہیں پاتے۔ کیا تمہارے پاس صرف تیز تلواریں، نیزے اور بھالے ہی ہیں؟ یا پھر تم بالکل ہی فارغ العقل ہو؟ مہدی تو آ چکا اور عارفوں نے اُسے پہچان بھی لیا۔ اے سونے والو! یہ وہی تو ہے جو تم سے کلام کر رہا ہے۔ تم نے اُسے پایا۔ پھر اُسے کھو دیا۔ اس طرح کہ گویا تم کچھ جانتے پہچانتے ہی نہیں۔ ان علماء نے جھوٹ اور جعلسازی سے میری تکفیر کی۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ فتویٰ دینے والا شیخ ہی ابلیس ہے۔ ان علماء کے وجود سے پادری حضرات وجد سے جھوم اٹھے اور خوشی کے ترانے گائے اور اپنے رفقاء کی عزت افزائی کرتے ہوئے انہیں اپنے تخت پر

الکذب لإحیاء عیسٰی وزیّنوا دقاریر. ونسوا مضجع ابن مریم بکشمیر. فلما رأی القسوس بعد التمرّس والتجربة. أنهم حُماتهم فی جعل عیسٰی من الآلهة. قالوا لنا عند المسلمین شهادة فی عظمة ربنا المسیح. فإنهم یُقرّون بصفاته الربّانیة بالتصریح. وما کذبوا فی هذا البیان. وإن کانوا کاذبین عند الرحمان. فإنّك تعلم أن هذه العلماء قد تفوّهوا بألفاظ فی شأن عیسٰی لیس معناها من غیر أنهم جعلوه لله کالمتبنّی. ولن تعود دولة الإسلام إلی الإسلام. من غیر أن یتّقوا ویوحّدوا ویدوسوا هذه العقیدة تحت الأقدام. إنهم یُحطّون ویدَعّون کل یوم إلی تحت الثری. الا إذا اتّقوا وجعلوا عیسٰی من الموتٰی. وواللّٰه إنی أری حیاة

بٹھایا۔ کیونکہ انہوں نے حیاتِ عیسیٰ کو ثابت کرنے کے لئے جھوٹ کو ترجیح دی اور جھوٹ کو مزین کیا۔ کشمیر میں ابن مریم کی آرامگاہ کو بھول گئے۔ پھر جب پادری صاحبان نے آزمائش اور تجربے کے بعد یہ دیکھا کہ یہ علماء عیسیٰ کو معبود بنانے میں اُن کے حامی ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہمارے خداوند مسیح کی عظمت کے متعلق ہمارے حق میں مسلمانوں کے پاس شہادت موجود ہے کیونکہ وہ اس کی صفاتِ الوہیت کا بالصراحت اقرار کرتے ہیں۔ تو ان کا یہ کہنا کوئی جھوٹ بھی نہیں۔ اگرچہ رحمان خدا کے نزدیک وہ جھوٹے ہیں۔ تمہیں معلوم ہی ہے کہ ان علماء نے عیسیٰ (علیہ السلام) کی شان میں اپنے منہ سے وہ وہ الفاظ کہے ہیں جن کا اس کے سوا کوئی اور مطلب نہیں نکلتا کہ انہوں نے (عیسیٰ علیہ السلام کو) اللہ کے متبنّٰی کی حیثیت دے دی ہے۔ (اب) اسلام کی شان و شوکت واپس نہیں آسکتی سوائے اس کے کہ یہ (علماء) تقویٰ اختیار کریں، موحّد بنیں اور اس عقیدہ الوہیتِ مسیح کو پاؤں تلے رَوند ڈالیں۔ یہ علماء دن بدن گرائے جائیں گے اور تحت الثریٰ تک دھکیلے جائیں گے سوائے اس کے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔ اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو مُردوں میں شمار

الإسلام فی موت ابن مریم. فطوبٰی للذی فهم هذا السرّ وفهّم. ألا ترون القسیسین کیف یُصرّون علی حیاته؟ ویُثبتون ألوهیته من صفاته؟ فأین فیکم رجل یردّ علیهم لله ومرضاته؟ ویُثبت أنه من الموتٰی ویسدد قوله من جمیع جهاته. ویقوّم سهمه مع موالاته. ویهزم العدوّ بصایبه ومصمیاته؟ کلا. بل أنتم تعاونونهم وتنصرون. وبأصوات النواقیس تفرحون. ولا تُسفرون عن أوجهکم. أأنتم القسوس أم المسلمون؟ أتحولون حولهم لعلّکم تُرزقون؟ أوَ تُوَقّرون بهم وتُعزّزون ؟ و لله العزّة جمیعا وله خزائن السماوات والأرض وکل ما تطلبون. فما لکم لا تؤمنون بالله ولا تتوکّلون. لیسوا سواء زمر

کریں۔ بخدا میں ابن مریم کی موت میں اسلام کی حیات دیکھتا ہوں۔ پس مبارک وہ جس نے اس راز کو سمجھا اور سمجھایا۔ کیا تم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ یہ پادری کس طرح حیاتِ (عیسیٰ) پر اصرار کرتے ہیں اور اُس کی صفات سے اُس کی الوہیت ثابت کرتے ہیں ۔تم میں وہ مردِ (میدان) کہاں ہے۔ جو اللہ اور اُس کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے ان کے اس (غلط) عقیدے کا ردّ کرے؟ اور یہ ثابت کرے کہ وہ مُردوں میں شامل ہیں۔اور ہر جہت سے اپنے (عقیدہ کو) درست ثابت کرے؟ اور اپنے تیر کو اُس کے متعلقات سمیت سیدھا کرے؟ اور اپنے نشانے پر لگنے والے مہلک تیروں سے دشمن کو شکست دے۔ ایسا نہیں بلکہ تم تو اُن کا ساتھ دے رہے ہو اور ان کی مدد کر رہے ہو۔اور طرح طرح کے ناقوسوں کے ساز وآواز سے تم خوش ہوتے ہو اور اپنے چہروں سے نقاب نہیں اٹھاتے۔ کیا تم پادری ہو یا مسلمان کیا تم ان کے اردگرد اس لئے چکر لگاتے ہو کہ تمہیں رزق دیا جائے یا ان کی وجہ سے تمہاری عزت و توقیر کی جائے۔حالانکہ تمام تر عزت کا مستحق اللہ ہے اور آسمانوں اور زمین کے خزانے اور ہر چیز جس کے تم طالب ہو اُسی ذاتِ باری کی ملکیت میں ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ

العلماء. فريق اتقوا وفريق يفسقون. إن الذين اتّقوا لا نذكرهم الا بالخير وسيهديهم الله فإذا هم يُبصرون. وإذا قيل لهم كفّروا هذا الرجل الذى يقول إنى أنا المسيح قالوا ما لنا أن نتكلّم بغير علم و إنّا خائفون. و قد أخطأ كل من استعجل فى موسٰى وعيسٰى وفى نبيّنا المصطفٰى فلم تستعجلون؟ إن يك كاذبا فعليه كذبه و إن يك صادقا فنخاف أن نعصى الله والذين يُرسلون. وقوم آخرون منهم آمنوا بالحق وأُوذوا فصبروا عليه وأُخرِجوا من دورهم ومساجدهم وحُقّروا بعد ما كانوا يُعَظّمون. وإذا رأوا آية من الآيات. والأنوار النازلة من السماوات. زاد

پر ایمان نہیں رکھتے اور اس پر توکل نہیں کرتے ۔ (ہاں) علماء کے سب گروہ ایک جیسے نہیں۔ ایک گروہ تقویٰ شعار ہے اور ایک گروہ فسق وفجور میں مبتلا ہے۔ وہ لوگ جو تقویٰ شعار ہیں ہم ان کا ذکر خیر ہی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ضرور رہنمائی فرمائے گا اور وہ صاحب بصیرت ہو جائیں گے۔ جب انہیں کہا جائے کہ تم اس شخص کی تکفیر کرو جو اپنے آپ کو مسیح کہتا ہے تو وہ اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہمیں یہ حق حاصل نہیں کہ ہم بغیر علم کے بات کریں۔ ہمیں تو خوف آتا ہے۔ (سچی بات یہ ہے) کہ جس نے موسیٰ، عیسیٰ اور ہمارے نبی مصطفیٰ ؐ کو جھٹلانے میں جلد بازی سے کام لیا اُس نے بڑی غلطی کی پھر تم کیوں شتاب کاری کرتے ہو؟ اگر وہ جھوٹا نکلا تو اس کا جھوٹ اُسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہوا تو اس صورت میں ہمیں یہ ڈر ہے کہ ہم اللہ اور اس کے مرسلوں کی نافرمانی کرنے والے بنیں گے۔ اور انہیں میں سے کچھ دوسرے لوگ ہیں جو حق پر ایمان لے آئے اور انہیں تکلیفیں دی گئیں اور انہوں نے اس پر صبر کیا۔ انہیں ان کے گھروں اور مسجدوں سے نکالا گیا۔ وہ صاحبِ عزت وتکریم تھے لیکن ان کی تحقیر کی گئی کہ جب وہ کوئی نشان دیکھتے ہیں اور آسمان سے انوار نازل

إيمانهم. وأشرق عرفانهم. ورضوا بكل مصيبة بما عرفوا من الحق. وماتوا من هذه الدنيا وكل يوم إلى الله يُجذبون. ترى أعينهم تفيض من الدمع.ربنا إننا سمعنامناديا ورأينا هاديا فآمنّا به فاغفر لنا ربّنا وكفّر عنّا سيئاتنا ولا تمتنا الا ونحن عليه ثابتون. أولئك الذين أرضوا ربّهم وله تركوا صحبهم وصيل على بعضهم فقضوا نحبهم أولئك عليهم صلوات الله وبركاته وأولئك هم المهتدون. إن الذين بَلَغَتْهُم بشارة بعث المسيح فما قبلوها أولئك هم المحرومون. يضاهئون النصارى بعقائدهم و لا يشعرون. يقولون إن القسوس أقرب منكم إلى الحق أولئك الذين لعنهم الله والملائكة والصلحاء أجمعون. وإن الذين شقوا ما والاهم الا

ہوتے دیکھتے ہیں تو اُن کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور ان کا عرفان چمک اٹھتا ہے۔ حق کو پہچاننے کی وجہ سے وہ ہر مصیبت پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس دنیا سے مر جاتے ہیں۔ اور ہر روز اللہ کی طرف کھنچے جاتے ہیں ۔ تم اُن کی آنکھوں کو یہ دعا کرتے ہوئے اشکبار دیکھو گے کہ اے ہمارے رب! ہم نے ایک منادی کو سنا اور ہادی کو دیکھا، پس ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اس لئے اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے، ہماری برائیاں ہم سے دور فرما دے اور ہمیں ایمان پر ثابت قدم رہنے کی حالت میں موت دے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کو راضی کر دیا اور اس کی خاطر اپنے دوستوں کو چھوڑ دیا۔ ان میں سے بعض پر حملے کئے گئے جس کے نتیجہ میں انہوں نے اپنی مراد کو پا لیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ جن لوگوں کو مسیح کے مبعوث ہونے کی خوشخبری ملی مگر پھر بھی اسے قبول نہ کیا تو ایسے لوگ محروم ہیں۔ وہ اپنے عقائد میں نصاریٰ سے مشابہت رکھتے ہیں اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''پادری تم سے زیادہ حق کے قریب ہیں۔'' انہی پر اللہ، فرشتوں اور تمام نیک لوگوں کی لعنت ہے۔ ان بدبختوں سے وہی دوستی

مـن ولّی. وما صافاهم الا القلب الـذی صـار کالکلب ومن النور تخلّی. و نُشِّأ فی الجهل وبالعلم مـا تـحـلّـی. فسیـعـلم إذا اللـه تـجلّی. ألا یـرون الطاعون؟ ألا یرون سهام أشرار. کأنها شواظ من نار؟ وقدنزل العدا بساحتهم وتشمّروا لإجاحتهم فما بارزوا الأعـداء ومـا أعدّوا. وما فکّروا فـی حیـل أجـاحـوا الـدین بها و ردّوا. انـظروا إلی هذه العلماء. إنهـم مـا دخـلـوا الدار من بابها البیـضـاء. بـل تسوّروا جدران الـحـق مـن الاجتـراء. وإنّ الـمسیـح قـد وافاهم مع العلوم الـنـخـب. رُحُـمًـا من اللـه ذی الـعـجب. وما أنضوا إلیه رکاب الطلب. بل اضطرمت نار الفتن فـاقتـضـت مـاء السـمـاء. فنزل مسیـح الـلـه بـعد ما نزلت علی الـنـاس أنـواع البـلاء. وتـرون کیف صالت القسوس وشاعت

رکھتا ہے جو (حق کی راہ سے) پھر چکا ہو۔اور ان سے وہی دل محبت کا تعلق رکھتا ہے جو سگ صفت اور نور سے خالی ہو اور جہالت میں پروان چڑھا ہو اور زیورِ علم سے آراستہ نہ ہو۔ جب اللہ تجلّی فرمائے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا۔ کیا وہ طاعون کو نہیں دیکھتے۔ کیا اُن کی شریر لوگوں کے تیروں پر نگاہ نہیں جو آگ کے لپکتے ہوئے شعلوں کی طرح ہیں دشمن اُن کے صحن میں اتر آئے ہیں۔ اور انہوں نے اُن کی بیخ کنی کے لئے اپنی آستینیں چڑھا لی ہیں۔ مگر پھر بھی یہ ان دشمنوں کے مقابلہ پر نہ نکلے اور نہ تیاری کی اور نہ انہوں نے ان کی اسلام کی بیخ کنی کرنے والی سازشوں پر کبھی غور کیا اور نہ ہی جواب دیا۔ ان علماء کی حالت پر نگاہ ڈالو۔ وہ گھر میں اس کے سفید دروازے سے داخل نہیں ہوئے بلکہ بڑی دیدہ دلیری سے انہوں نے حق کی دیواروں کو پھاندا ہے۔ خدائے ذوالعجائب کی رحمت سے وہ مسیح ان کے پاس اعلیٰ علوم لے کر آیا پر انہوں نے طلب و جستجو کی سواریوں کو اس کی طرف نہ دوڑایا بلکہ فتنوں کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور اُس نے آسمانی پانی کا تقاضا کیا۔ پھر لوگوں پر طرح طرح کی بلاؤں کے نازل ہونے کے بعد اللہ کا مسیح نازل ہوا۔ تم دیکھتے ہو کہ پادریوں نے کس طرح حملے

﴿۷۵﴾

الـملّة النصرانية. وقلّت الأنوار الإيـمـانية. ودقّت المباحث الدينية في هذا الزمان. وصارت معضلاتها شيء لا تفتح أبوابها من دون الرحمان. فاليوم إن كان زمام الدين في أكفّ هذه العلماء. فلا شك في خاتمة الشريعة الغرّاء. فإنهم إذا بارزوا فولّوا الدبر كالمبهوت المستهام. وكانوا سببا لاستخفاف الإسلام. وكيف يتصدّى رجل للحرب. قبل أن يُمرّن على عمل الطعن والضرب؟ ووالله إنهم قوم لا توجد في كلامهم قوّة. ولا في أقلامهم سطوة. ثم مع ذالك يوجد في أقوالهم سمّ الرياء. ولا يتفوّهون من الإخلاص والاتّقاء. بل تشاهد فيها أنواع العفونة. من الجهل والتعصّب والرعونة. و لا يُرى فيها صبغ من الروحانية. ولا يُؤنس شيء من النفحات

کئے اور عیسائی مذہب پھیلا۔ اور اس زمانہ میں ایمانی انوار کم ہو گئے۔ دینی مسائل مشکل ہو گئے اور ایسی ایسی گتھلکیں پڑیں کہ رحمان خدا کے سوا ان کی گرہ کشائی ممکن نہ تھی۔ پس اگر آج دین کی باگ ڈور ان علماء کے ہاتھ میں ہو تو پھر شریعتِ غرّاء کے خاتمے میں کوئی شبہ نہیں۔ کیوں کہ وہ جب بھی مقابلہ پر نکلے تو پیٹھ پھیر کر سراسیمہ مبہوت شخص کی طرح بھاگ گئے اور وہ اسلام کی خِفّت کا باعث بنے۔ نیزہ زنی اور شمشیر زنی کے فن کی مشق کئے بغیر کوئی شخص جنگ کے لئے کیسے نکل سکتا ہے۔ بخدا یہ (علماء کا) فرقہ ایسا ہے جن کے کلام میں کوئی قوّت نہیں اور نہ ان کے قلموں میں کوئی شوکت ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ ان کی باتوں میں رِیَا کا زہر پایا جاتا ہے۔ وہ اخلاص اور تقویٰ سے بات نہیں کرتے۔ بلکہ تُو اُن کی باتوں میں جہالت، تعصب اور رعونت کی مختلف النّوع عفونت پائے گا اور ان میں روحانیت کا کوئی رنگ نظر نہ آئے گا۔ اور اُن میں ایمانی مہک کی لپٹیں بالکل محسوس نہیں ہوتیں۔ صرف شک وشبہ کا

الإیمـانیة. ولا یـکون محصلها الا ذخیرة الشك والریب. ولا یُـرُشَـح عـلـی قـلـوبهم علم من الـغیب. ولـذالك لا یـقدرون علی تسلیة المرتابین. وتبکیت الـمعترضین. بل هم فی شك ومـن المتذبذبین. وکثیر منهم نجد منهم ریح الدهریین. ولیس قولهم الا کالسرجین. أو کمیّت قُبـر مـن غیـر التکفین. ولیسوا الا عـارا عـلـی الإسلام وتبـارا لـلـمسـلـمیـن. لاسیمـا فی هذا الـحیـن. فإن الناس یتطلّبون فی هـذا الأوان. مـن یُـخـرجهم من ظلمات الشك إلی نور الإیقان. ویحتاجون إلی نطق یُشفی النفس. ویـنـفـی الـلبـس. ویکشف عن الحقیقة الغمّی. ویوضح المعمّی. فـأیـن فی هؤلاء رجل توجد فیه هـذه الـصفات. وکیف من غیر حـدیـد تُـکسـر الصفات؟ وأین فیهـم رجـل بـلـیـغ یتـمایل علیه

ذخیرہ ہی ان کا حاصل ہے۔ اُن کے دلوں پر علمِ غیب کا چھینٹا تک نہیں پڑا۔ اسی وجہ سے وہ شک کرنے والوں کی تسلّی وتشفّی کرانے اور معترضین کا منہ بند کرنے پر قدرت نہیں رکھتے بلکہ وہ تو خود شک اور تذبذب میں گرفتار ہیں۔ اُن میں سے اکثر ایسے بھی ہیں جن میں ہم دہریت کی بُو پاتے ہیں۔ ان کی گفتگو ایسی جیسے گوبر۔ یا کوئی مردہ جسے بے کفن گور میں ڈال دیا گیا ہو۔ وہ اسلام کے لئے ننگ اور مسلمانوں کے لئے تباہی ہیں۔ خصوصاً اس زمانہ میں۔ اس دَور میں لوگ ایسے شخص کے متلاشی ہیں جو انہیں شک کے اندھیروں سے نکال کر یقین کے نور میں لے آئے وہ ایسے کلام کے محتاج ہیں جو دل کو تشفّی دے اور ابہام دور کرے۔ اور مخفی حقیقت سے پردہ اٹھا دے۔ اور معمّہ کی وضاحت کر دے۔ ان میں وہ مرد کہاں جو اِن صفات کا حامل ہو۔ اور لوہے کے بغیر پتھر کیسے توڑا جا سکتا ہے۔ ان میں ایسا بلیغ شخص کہاں ہے جس پر

الجلاس؟ وأين فصيح يتفوّه بكلم يستملحها الناس؟ وأين فيهم مُزَكّي يُحيي القلوب. ويهب السكينة ويدرأ الكروب؟ وأين كلاَم تحكي لآلي منضدة؟ وأين بيان يضاهي قطوفا مذلّلة؟ بل أخلدوا إلى الأرض بحرص شديد. فأنّى لهم التناوش من مكان بعيد؟ وما كان لأحد أن يكون قادرًا على حُسن الجواب. وفصل الخطاب. ومستمكنًا من قول هو أقرب إلى الصواب من غير أن ينفخ فيه من رب الأرباب. فانظروا أتجدون فيهم من يُبكّت المخالف في كل مورد تورّده. ويُسكّت الزاري عند كل كلام أورده؟ أتجدون فيهم من كان سبّاق غايات في مُلح الأدب وغُرر البيان. ولا يأخذه خجالة في أساليب التبيان. ثم مع ذالك كان البيان في

﴿٧٦﴾

حاضرینِ مجلس مائل ہوں، اور کہاں ہے ایسا فصیح جو ایسا کلام کرے جسے لوگ عمدہ اور ملیح گردانیں؟ کہاں ہے اُن میں ایسا مزکّی جو دلوں کو زندہ کرے اور سکینت بخشے اور تکلیفیں دور کرے؟ اور کہاں ہے وہ کلام جو خوبصورت جڑے ہوئے موتیوں کے مماثل ہو؟ اور کہاں ہے ایسا بیان جو جھکے ہوئے خوشوں سے مشابہت رکھتا ہو؟ شدید حرص کے باعث وہ زمین کی طرف جھک گئے ہیں۔ پس ایک دور کے مقام سے ان کا اسے پکڑ لینا کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔ کسی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ عمدہ جواب دینے اور فیصلہ کن کلام پر قادر ہو۔ اور ربّ الارباب کے نفخ روح کے بغیر صحیح ترین بات پر قادر ہو۔ غور کرو! کیا تمہیں اُن میں کوئی ایسا شخص نظر آتا ہے کہ اُس کا مخالف جس میدان میں بھی اُترے وہ اُسے اسی میدان میں لاجواب کرسکے؟ اور ہر نکتہ چین کو اس کی پیش کردہ ہر بات پر خاموش کرواسکے۔ اور کیا تم ان میں کوئی ایسا شخص پاتے ہو جو اعلیٰ ادب اور درخشاں بیان کی انتہا تک سبقت لے جانے والا ہو اور کسی بھی پیرایۂ فصاحت و بلاغت میں اُسے شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بایں ہمہ وہ بیان، حق وصدق کے التزام کے ساتھ ساتھ یا وہ گوئی

معارف الفرقان. مع التزام الحق والصدق والاجتناب من الهذيان؟ أرأيتم فيهم من يُخوّف قرنه بالبلاغة الرائعة. ويذيب النفوس بالكلم الذائبة المائعة. أو يُرِی الكلام فی الصورة كالدرر المنثورة؟ ولن ترى فيهم صرِّيعًا. ومن كان فی العلوم يَحْكِی بقيعًا. نعم ترى فيهم أمواج تكبّر وخيلاء. من غير فطنة ودهاء. ثم مع هذا الجهل بلَغَتْ رؤوسهم إلى السماء. ولا يمشون على استحياء. ولا ينتهون من تصلّف واستعلاء ورعونة ورياء. وتحقير وازدراء. وكأيّن من آية أنزلها الله ثم لا يُصغون. ويمرّون ضاحكين على اللّه ورسله ويستهزء ون. ولا يعبدون الا أهواء هم ولا يتدبّرون. و قالوا أرنا آية من الله. وقد ظهرت الآيات من

سے پاک قرآنی معارف پر مشتمل ہو۔ کیا تمہیں ان میں کوئی ایسا شخص دکھائی دیتا ہے جو عمدہ بلاغت سے اپنے مدِّ مقابل کو مرعوب کر سکے اور جو اپنے رواں اور گداز کلام سے نفوس کو پگھلا دے اور اپنے کلام کو بکھرے موتیوں کی صورت میں پیش کر سکے۔ تم ہرگز ان میں کوئی مردِ میدان نہیں دیکھو گے جو علوم میں ذہین دانا کے مشابہ ہو۔ ہاں البتہ تم ان میں تکبر اور خود پسندی کی لہریں دیکھو گے جن میں فہم وفراست کا نام تک نہ ہو گا۔ پھر باوجود اس جہالت کے ان کے سر آسمان تک پہنچے ہوئے ہیں اور وہ حیا سے نہیں چلتے۔ وہ لاف زنی، تکبر، رعونت، رِیا اور دوسروں کی تحقیر و تذلیل سے باز نہیں آتے۔ کتنے ہی عظیم الشان نشان تھے جنہیں اللہ نے نازل فرمایا لیکن وہ ان کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور اللہ اور اس کے رسولوں پر ہنستے اور استہزاء کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔ وہ صرف اپنی نفسانی خواہشات کی پُوجا کرتے ہیں اور غور وفکر سے کام نہیں لیتے۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ کا کوئی نشان دکھاؤ۔ حالانکہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے آسمانوں سے بھی

السماوات والأرض لقوم یتّقون. وقیل إن کنتم فی شكّ من کلامی فأتوا بکلام من مثله فما آتوا بمثله وما ترکوا الظن الذی به أنفسهم یُهلکون. وإن منصب العلماء خطب خطیر. وأمر کبیر. لا یلیق لهذه الخدمة الا الذی فُتحت علیه أبواب الحجّة البالغة. ورُزِق نظرًا مُنَقَّحًا من حضرة الغیب. وعِلمًا مُنزّها عن الشك والریب. ومع ذالك أُعطی عذوبة البیان. والمُلَح الأدبیة والحلل المستحسنة لإراء ة ما فی الجنان . و عُصِم من معرّة الحصر واللکن. وأُسبِغ علیه عطاء اللسن. ولکن هٰؤلاء الذین یُسمّون أنفسهم علماء. ما أعطاهم قسمة الله الا الضوضاء. قرء وا القرآن. وما مس القرآن الا اللسان. وما رأی القرآن جنانهم وما رأی

اور زمین سے بھی بے شمار نشان ظاہر ہو چکے ہیں ۔اُن سے کہا گیا کہ اگر میرے کلام میں کسی شک میں ہوتو اس جیسا کلام پیش کرو پس نہ تو وہ اس جیسا کلام لائے اور نہ ہی انہوں نے وہ بدظنی ترک کی ۔جس کی وجہ سے وہ اپنے تئیں ہلاک کر رہے ہیں ۔علماء کا منصب اتنی اہم ذمّہ داری اور عظیم امر ہے کہ اس خدمت کوصرف وہی شخص بجا لاسکتا ہے جس پر حجتِ بالغہ کے دَرکشادہ کردیئے گئے ہوں اور جسے غیب سے محقّقانہ نظر عطا کی گئی ہو اور ایسا علم دیا گیا ہو جو شک و شبہ سے پاک ہو اور مزید برآں اُسے شیریں بیانی ، ادبی شہ پارے اور مافی الضمیر کو حسین پیرایوں میں ادا کرنے کی صلاحیت دی گئی ہو۔ اور وہ کوتاہ بیانی اور ہکلاہٹ کے عیب سے محفوظ ہو اور زبان دانی کی نعمت سے مالا مال کیا گیا ہو۔لیکن یہ لوگ جو اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں ۔ اللہ نے ان کے نصیب میں شوروغوغا کے سوا کچھ نہیں رکھا۔ وہ قرآن پڑھتے ہیں لیکن صرف زبان کی حد تک ۔قرآن ان کے دلوں سے اور ان کے دل قرآن سے شناسا نہیں ۔انہوں نے ایسی حرکتوں کا مظاہرہ کیا

﴿۷۷﴾

جنانهم الفرقان. وأروا أفعالا خجّلوا بها الشيطان. ترى عقدة على لسانهم. وقبضًا في جنانهم. ودَجْلا في بيانهم. ما أُيِّد نطقهم بالحجة. وما سلك قولهم في سلك البلاغة. تراهم كغبيّ غمر ليس له معرفة. ولا يُدرَى أ قُفِل على لسانه أو لكنة. كأنهم حُصروا في مكان ضيّق ولا يتراءى سبيل. وأكل تمرهم دودة النفس وما بقي الا فتيل. تمترس ألسنهم في الخصومات. ولا يُعدّون للعدا ما يُبكّتهم عند المباحثات. ولا يُظهرون جوهر الإسلام. بل يتكلمون كمدلّس متزلزلة الأقدام. فيجعلون الإسلام غرضا للسهام. أولئك كالأنعام. وإن نطق الأنعام ليس به هين. وندامة الخرس أشد من الحين. يطلبون قنطارا من

جن سے شیطان کو بھی شرمندہ کر دیا۔ تجھے ان کی زبان میں گرہ ، دل میں گھٹن اور بیان میں فریب دکھائی دے گا۔ اُن کے کلام کو دلیل کی تائید حاصل نہیں اور ان کی گفتگو بلاغت کی لڑی میں پروئی ہوئی نہیں۔ تو انہیں ایک جاہل، کُند ذہن کی مانند پائے گا جسے کوئی معرفت حاصل نہیں اور یہ پتہ نہیں لگتا کہ آیا اس کی زبان پر قفل لگا ہوا ہے یا لُکنت ہے۔ گویا وہ ایک تنگ جگہ میں محصور کر دیئے گئے ہیں جہاں سے نکلنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ ان کی کھجور کو نفسانیت کے کیڑے نے کھا لیا ہے اور صرف گٹھلی کی جھلّی بچی ہے۔ ان کی زبانیں جھگڑوں میں لگی ہوئی ہیں۔ اور وہ دشمنوں کے مقابلے کے لئے کوئی تیاری نہیں کرتے جس سے مباحثات کے وقت وہ ان کا منہ بند کر دیں۔ وہ اسلام کا جوہر ظاہر نہیں کرتے بلکہ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے دھوکہ باز کی طرح بات کرتے ہیں۔ پس وہ اسلام کو تیروں کا نشانہ بناتے ہیں۔ وہ چوپاؤں جیسے ہیں۔ اور چوپاؤں کے کلام میں وقار اور سکینت نہیں ہوتی۔ اور بات نہ کر سکنے کی ندامت موت سے بھی بدتر ہوتی ہے۔ وہ سونے کے ڈھیر کے خواہاں ہیں لیکن بصارتِ

العین. ولا یطلبون بصارة العین. یُظهرون جهامهم وابلا. وسقطهم جوهرا قابلا. ولا یضاهئون الا حابلا. ولا أقول حسدا من عند نفسی ولا من الابتدار والعجلة. وأعوذ بالله من الحسد والکذب والتهمة. بل قلتُ کل ما قلتُ بعد التمرّس والتجربة. الا الذین طابت طینتهم وصلحت نیّتهم. فأولئك مُنزّهون عن هذه الملامة. ولا أُفَسّق الا الذین فسقوا ولا أُجَهّل الا الذین جهلوا. وتلك الحبوب هی الأکثر فی هذه العرمة. وإن کنتم فی شك فامعنوا النظر مرارًا. وسرحوا الطرف أطوارًا. وتدبّروا تؤدة و وقارًا. وانظروا.هل تجدونهم من حماة الإسلام وخدّام الملّة؟ وهل تتوسّمون فیهم میسم الأبرار وذوی الفطنة؟ بل هم یشابهون جهاما وخُلّبًا. ویُضاهئون متصلّفًا قُلّبًا.لا تجد فیهم ریح الصادقین.

چشم انہیں مطلوب نہیں۔ وہ اپنے بے آب بادل کو موسلا دھار بارش برسانے والا اور جو اُن میں سب سے کمینہ ہے اُسے جوہرِ قابل ظاہر کرتے ہیں۔ وہ شکاری کے مماثل ہیں۔ میں یہ بات اپنی طرف سے حسد، جلد بازی اور عجلت سے نہیں کہہ رہا۔ میں حسد، جھوٹ اور تہمت سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ بلکہ جو کچھ میں نے کہا ہے۔ وہ پوری تحقیق و تجربہ سے کہا ہے۔البتہ جو پاک طینت اور نیک نیت ہیں وہ اِس ملامت سے پاک ہیں۔ میں تو صرف فاسقوں کو فاسق اور جاہلوں کو جاہل قرار دے رہا ہوں۔ اور اس کھلیان میں انہی دانوں کی اکثریت ہے اگر تمہیں شک ہے تو بار بار نگاہ ڈالو۔ ہرزاویے سے نظر دوڑاؤ اور متانت اور وقار سے غور وفکر کرو اور پھر دیکھو کہ کیا تم ان (علماء) کو اسلام کے حامی اور ملت کے خادم پاتے ہو؟ اور کیا اِن میں نیک اور اہل فراست لوگوں کا کوئی نشان نظر آتا ہے؟ بلکہ یہ اَبرِ بے آب کی مانند ہیں۔ لاف زن اور شاطر سے مشابہت رکھتے ہیں۔ تو ان میں

ولا راح العارفین. ینقلبون فی
قوالیب العلماء. ولا تجدهم الا
کقالب من غیر قلب الأتقیاء.
إن هم الا کالأنعام. ما أُرضعوا
ثدی العلم ومآ أُشرِبوا کأس
الکرام. یخدعون الناس بحلل
العلماء. وسناعة المتاع وحسن
الرواء. وإن هم الا قبور مُبیّضة
عند العقلاء. ولیس عندهم من
غیر لُحًی طُوّلت. وأنف
شمخت. و وجوه عبست.
وقلوب زاغت. وألسن سُلّطت.
وکلم تعفّنت. یرمون البریئین.
ویُکفّرون المسلمین. وکم من
خصال فیهم تحکی خصائل
سباع. وکم من أعمال تشابه
عمل لکاع. وکم من لدغ سبق
لدغ حَیَوَات الصحراء. وکم
من طعن خجّل قنا الهیجاء.
یدّعون أنهم علی خلق إدریس.
ثم یُظهرون خلیقة إبلیس.
فالحاصل أنهم لیسوا رجال هذا

صادقوں کی بُوباس نہ پائے گا اور نہ
عارفوں جیسی نشاط۔ وہ علماء کے روپ میں
گھومتے ہیں۔ تو انہیں ایک ایسے قالب جیسا
پائے گا جس میں متقیوں کا دل نہیں وہ تو بس
چوپاؤں جیسے ہیں۔ نہ انہوں نے علم کی ﴿۴۸﴾
چھاتیوں سے دودھ پیا اور نہ شرفاء کے جام
سے نوش کیا۔ علماء کے لبادوں میں اور دنیا
کے اسباب کی چمک دمک اور اپنی خوبروئی
سے وہ لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ عقلمندوں
کے نزدیک وہ چمکتی قبروں جیسے ہیں۔ اُن
کے پاس لمبی داڑھیوں، اونچی ناکوں،
تیوری چڑھے چہروں، کج دلوں، تیز طرار
زبانوں اور متعفّن باتوں کے سوا کچھ نہیں۔
وہ معصوموں پر تہمتیں لگاتے اور مسلمانوں کو
کافر ٹھہراتے ہیں۔ ان کی بہت سی عادتیں
درندوں کی عادات جیسی اور کام کمینوں کے
اعمال جیسے ہیں اور کتنے ہی ڈنک ہیں جو صحرا
کے سانپوں کے ڈسنے سے سبقت لے گئے ہیں
اور کتنے ہی طعنے ہیں جنہوں نے جنگ کے
نیزوں کو بھی شرما دیا۔ دعویٰ تو اخلاقِ ادریس کا
لیکن اظہار ابلیسی فطرت کا کرتے ہیں۔ حاصل
کلام یہ کہ یہ اس میدان کے مرد نہیں بلکہ

المیدان. بل هم قوم استولی علیهم الوهن والکسل کالنسوان. ورضوا بالدنیا الدنیّة واطمأنوا بها فیخلدون کل یوم إلی وهاد العصیان. یُأثّمون الناس ویُفَسّقونهم بالألسنة المتطاولة. مع أن نفوسهم قد اتّسخت بدرن المعصیة. یبادرون إلی مواضع الشح والنهمة. ویتقاعسون من میادین نصرة الملّة. یتمایلون علی عرض هذا الأدنی. وخدعهم متاع قلیل أکدی. یعظون علی المنابر. ویتراء ون کالمتّقی الصابر. وإذا قضوا الصلاة. و ازمعوا الانفلات. فنسوا ما وعظوا کرجل مات. فمن فیهم یوجد فیه مواساة الدین. ومقاساة الشدة للشرع المتین؟ ومن ذا الذی ذاب لدین المصطفٰی. والوجدُ نفی عنه الکری. وبرَی اعظُمه لما

وہ لوگ ہیں جن پر عورتوں جیسی کمزوری اور سستی چھائی ہوئی ہے۔ وہ اس حقیر دنیا پر خوش اور مطمئن ہو گئے ہیں اور دن بدن عصیاں کی پستیوں میں جھکے چلے جا رہے ہیں اور اپنی زبان درازی کے ذریعہ لوگوں کو گنہگار اور فاسق قرار دیتے ہیں جبکہ ان کے نفوس معصیت کی کئی قسم کی میل کچیل سے آلودہ ہیں۔ وہ حرص و آز کی جگہوں پر لپکتے ہیں اور نصرتِ دین کے میدانوں سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ وہ اس گھٹیا دنیا کے اسباب کی طرف جھکتے ہیں اور بہت تھوڑے حقیر مال نے انہیں دھوکے میں ڈالا ہوا ہے۔ منبروں پر چڑھ کر وعظ کرتے ہیں اور ایک صابر متقی جیسا رُوپ دھارتے ہیں۔ جب وہ نماز ادا کر لیتے ہیں اور واپس جانے کا ارادہ کرتے ہیں تو ایک مردہ شخص کی طرح اپنے خود کئے ہوئے وعظ کو بھول جاتے ہیں۔ ان میں سے کون ہے جس میں دین کی ہمدردی اور شرعِ متین کی خاطر سختی برداشت کرنے کا جذبہ پایا جاتا ہے، اور کون ہے جو دینِ مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے گداز ہوا ہو اور اس غم نے اس کی نیند اڑا دی ہو اور (اسلام پر)

انبـرَی؟ ثم مع ذالك كثر فيهم الـكسل و الغفلة. وقلت الفطنة. وأَنّــی فيهــم قــوم يستـقـرُون مــجــاهـل. ويـردون مـنـاهـل. ويستـخـرجون دُرر العرفان من بـحــار اشتـدّت إليهـا الحـاجة لـلـزمان؟ بل تراهم من جذبات الـنـفـــس كــالسُكـارى. وفـی أهـوائهـا كالأسارى. مـالهم أن يـكـشـفـوا عـن وجه المعضلات الـنـقــاب. ويـجـدّدوا مـا دُرس وغــاب. ويُـنـقّـحـوا الأمـور ويـجـمـعـوا مـا صـلـح وتـابَ☆. ويـجـتـنـبـوا الاحتطاب. ويُنفدوا الأعـمـار لتعـرّف الـحقائق. و يُذّيبـوا الأبـدان لأخـذ الدقائق. وأن لا يبـرحـوا فـناء تحصيلها. حتـی يتيسّـر سـلـوك سبيلها. ويتـضـح مـعالم دليلها. ويرشح عـلـی صـدورهـم خـفايا الدين. ويُـلـقـی فی قلوبهم علم اليقين. كـلا.. بــل ضــل سـعـيهـم فـی

آنے والے مصائب نے اُس کی ہڈیوں کو کمزور کر دیا ہو۔ پھر مزید برآں ان میں سُستی اور غفلت بڑھ گئی اور زیرکی کم ہوگئی ہے۔ ان میں وہ لوگ کہاں ہیں جو ریگستانوں میں گمشدہ راستوں کا کھوج لگائیں اور چشموں پر وارد ہوں اور سمندروں سے عرفان کے ایسے موتی نکالیں جن کی زمانے کو اشد ضرورت ہے۔ بلکہ تو انہیں جذبات نفس کی وجہ سے مدہوشوں کی طرح اور اس کی خواہشات میں قیدیوں کی طرح دیکھتا ہے۔ ان میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ پیچیدہ مسائل کے چہرے سے نقاب کشائی کر سکیں اور جو مٹ گیا یا غائب ہوگیا اس کی تجدید کر سکیں۔ اور معاملات کی اصلاح کریں اور درست اور عمدہ چیزوں کو جمع کریں اور رطب و یابس سے اجتناب برتیں اور حقائق کی جستجو میں عمریں صرف کر دیں اور دقائق اخذ کرنے کے لئے اپنے بدن گُھلا دیں اور ان (دقائق) کی تحصیل کے آنگن میں بس دھونی رما لیں تا آنکہ ان راہوں پر چلنا میسر آجائے، اور ان کی راہنمائی کے نشان واضح ہو جائیں اور دین کے سربستہ راز ان کے سینوں میں ڈالے جائیں اور علم یقین ان کے دلوں میں القاء کیا جائے۔ ہرگز نہیں، بلکہ اُن کی تمام تر کوششیں دنیوی زندگی کی

﴿۷۹﴾

☆ ''تاب'' سہو کتابت ہے صحیح ''طاب'' ہے۔ (ناشر)

الحیاة الدنیا وهم یحسبون أنهم من المحسنین. وما تری فی کلمهم روحانیة وتراهم کالمحتطبین. واشتدّت حاجة الإسلام فی زمننا إلی اٰراء صائبة. وأفکار مستنبطة. وطبائع متوقّدة. وقلوب صافیة. وهمم منعقدة. وأدعیة مقبولة. وفیوض من اللّٰہ متوالیة. ومساعی للّٰہ جاریة. وقد ضاق وقت إصلاح الأمّة. وما بقی إلا کرمق المهجة. وما یُجدی طِلَاب الآثار. بعد ما فُقد العین من الابصار. انظروا إلی الأیام یا سراة الإسلام. وقد مضی خُمسٌ من رأس المائة ومن هذا الضیف البدر. فأرونا من جلس علی هذا الصدر. وأرونا من قام لجبر سریر انکسر. ووجه منیر استتر. واعلموا أن هذا الباب لن یُفتح بأسلحة متقلّدة. بل یحتاج إلی دلائل قاطعة.

طلب میں گم ہوگئیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور تو ان کی باتوں میں روحانیت نہیں دیکھے گا۔ بلکہ تو انہیں رطب و یابس جمع کرنے والا پائے گا۔ ہمارے اس زمانے میں اسلام کو درست آراء، استنباط شدہ افکار، روشن طبائع، صاف دلوں، مضبوط ارادوں، مقبول دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے متواتر فیوض اور اللہ کے لئے جاری رہنے والی کوششوں کی شدید ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اصلاحِ امت کے لئے وقت تنگ ہو چکا ہے اور جان کی صرف ایک رمق باقی ہے۔ آنکھ کی بینائی مفقود ہو جانے کے بعد آثار کی جستجو کیا فائدہ دے گی۔ اے سردارانِ اسلام! زمانے پر نگاہ ڈالو۔ صدی کے سر سے اور اس مہمان بدر (یعنی چودھویں صدی) کا پانچواں حصہ گزر چکا پھر ہمیں دکھاؤ کہ اس صدر مقام پر کون بیٹھا ہے؟ اور دکھاؤ کہ اس شکستہ تخت اور روشن چہرہ جو چھپ گیا ہے کی اصلاح کے لئے کون آ کھڑا ہوا ہے۔ پس جان لو کہ یہ دروازہ کبھی بھی روایتی ہتھیاروں سے مسلح ہونے سے نہیں کھولا جائے گا بلکہ یہ قطعی دلائل اور

وآيـات سـاطـعة. وإلى العارفين الـذين يتدبّرون بشرة الشريعة و خـوافيهـا. ويـخدمون ظواهر الـملّة ومـا فيهـا. لتـطـمئن بها الـقـلـوب. وتـنكشف الغيوب. ويـنتفع المحجوب. أيها الكرام و سراة الإسلام قـد جـلّ ما عـراكـم مـن الـداهية. وعظم ما نـزل مـن الـمـصيبة. فـأروني ما هيّـأتم لـدفـاع هـذه الـجـنود المجنّدة. أتـعرضون علينا هذه الـعـلـمـاء. وهـذه الـمشـائـخ والـفـقـراء. فـانّـا للّٰه على وقت جـاء. ومـصيبة حـلّـت شـريعتنا الغرّاء. الآن يحتاج الإسلام إلى رجـل آتتـه يـد الغيب مالم يُعطَ لـغيـره. وأراه اللّٰه ما لم يره أحد فـي سيـره. وجـعلـه اللّٰـه من الـمـوفقين المنصورين. وورثاء الـنبيين. ومـنّ عليـه بـالامتيـاز بـالـعلـم و البـصيرة . و الهمّة والـمعرفة. والإصابة والإجادة.

روشن نشانات کامحتاج ہے نیز اہل معرفت کا محتاج ہے جو شریعت کے ظاہری اور مخفی پہلوؤں پر غور وتدبّر کرتے ہیں اور ملت کے ظاہری اور باطنی امور کی خدمت میں لگے رہتے ہیں تا اس سے دل تسلی پائیں اور جو باتیں مخفی ہیں وہ ظاہر ہو جائیں اور عقل کے اندھے بھی اس سے فائدہ حاصل کرلیں۔ اے معززین وعمائدینِ اسلام! وہ آفت جوتم پر آ گئی ہے وہ بہت بُری ہے اور جو مصیبت نازل ہوگئی ہے وہ عظیم ہے۔ مجھے بتاؤ! تم نے اس لاؤلشکر سے دفاع کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ کیا تم ان علماء اور مشائخ وفقراء کو ہمارے سامنے پیش کرتے ہو؟ یہ مشکل گھڑی جو ہم پر آن پڑی ہے اور وہ مصیبت جو ہماری روشن شریعت پر نازل ہوئی ہے اس پر اِنَّا لِلّٰہِ پڑھو۔ اب اسلام کوایک ایسے مردِ (مجاہد) کی ضرورت ہے جسے دستِ غیب نے وہ کچھ دیا ہو جو اس کے غیر کونہیں دیا گیا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے وہ کچھ دکھایا ہو جو کسی اور نے اپنے سفر (زندگی) میں نہ دیکھا ہو۔ اور اللہ نے اسے صاحبِ توفیق اور تائید یافتہ لوگوں میں سے اور نبیوں کا وارث بنایا ہو اور اسے علم، بصیرت، ہمت، معرفت، درست وعمدہ رائے اور

وقـوّة الإرادة. ووهـب له دراية تُـعـد من خرق الـعـادة. ومتّعه بـكثيـر مـن الثـمـار. وما تـرّكـه كحرباء يتعلق بالأشجار. ليُلفي الـطـلابُ عـنـده حـقائق نَووها. ويـجـدوا نشـر معارف طووها. وليأخذوا منه العجائب. ولينالوا الـغـرائـب. وليُهـرع الخلق إليه كـذي مـجـاعة وبوسَى. ويأووا إليـه كبـنـي إسرائيل إلى موسَى. ولـيـذوقـوا بـــه طـعـم الأسـرار. ويسـرحـوا فـي مسرح الأنوار. ومـع ذالك مـن شرائط مصلح أهـل الـزمـان.أن يفوق غيره في التـفقّـه وقـوة البيـان. وأن يقدر عـلـى إتـمـام الـحجة ولا كأهل الـصـنـاعة. ويسرد الكلام على أسـلـوب البراعة. ويعصم نفسه مـن الـخـطـأ فـي الآراء. ويُـرى الـحـق والبـاطل كالنهار والليلة الـلـيـلاء. ليـحـرز الناس به عين الأمـور الـمـنـقّـحة. و ليجمعوا

﴿۸۰﴾

قوتِ ارادی سے امتیازی طور پر نوازا ہوا اور خارق عادت درایت عطا کی ہو اور اُسے کثرتِ ثمرات سے متمتع فرمایا ہو اور اُسے درختوں سے لٹکنے والے گرگٹ کی طرح نہ رکھا ہو تا کہ متلاشیانِ حق اس مرد سے وہ حقائق پالیں جن کا انہوں نے ارادہ کیا تھا اور اُن معارف کی خوشبو پالیں جن کا انہوں نے عزم کیا تھا اور تا وہ اس سے عجائب وغرائب حاصل کر سکیں اور تا مخلوق اُس کی طرف ایک بھوکے اور محتاج شخص کی طرح دوڑتی چلی آئے اور وہ اُس کی پناہ میں اسی طرح آ جائیں جس طرح بنی اسرائیل نے (حضرت) موسیٰؑ کی پناہ لی تھی تا کہ وہ اس کے ذریعہ اسرار و رموز کا مزہ چکھیں اور انوار کی چراگاہ میں چریں۔ مزید برآں اہل زمانہ کے مصلح کی علامات سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ تفقّہ فی الدّین اور قوتِ بیانیہ میں اپنے غیر پر فوقیت رکھتا ہو، اور اتمامِ حجت کرنے پر اسے اہلِ فن سے بھی زیادہ قدرت ہو، اور فصاحت کے اسلوب پر رواں کلام کرے اور آراء میں وہ معصوم عن الخطاً ہو۔ اور حق و باطل کو روشن دن اور تاریک رات کی طرح ممتاز کر کے دکھا دے ، تا کہ اس کے ذریعہ لوگ صاف شفاف امور کے چشمہ کو پالیں۔ اور اپنی قوت حافظہ کی پوٹلی

دُرر المعارف فی صرّة قوّة الحافظة. ومن شرائط المصلح أن یُنقّح الإنشاء. ویتصرّف فیه کیف شاء. ویجتنب رکاکة البیان. ویؤکّد قوله بالبرهان. وأنت ترٰی ان هذه الشرائط مفقودة فی هذه الفرقة . و ما أُعطی لهم الا قلیل من الصور الإنسانیة. بل لا یستیقظون بمواعظ ولا ینتهجون مهجة الحزم والفطنة. وما أراهم إلا کجمادات أو کفرخ الدجاجة. وما مرّ علیهم الا لیلة علی الخروج من البیضة. فما ظنك أ یُبطل هؤلاء ما صنع القسوس من أسلحة للإهلاك والإبادة؟ لا واللّٰه بل هم کصرعٰی لا رجال الجلادة. وما بقی فیهم حرکة ولا علامة من القصد والإرادة . قد استسنوا قیمة الدنیا و وزنها. و استغزروا ماء ها ومُزنها. غرّوا باجمال

میں معارف کے موتی جمع کر لیں۔ایک مصلح کی علامات سے یہ بھی ہے کہ وہ انشاء پردازی میں کمال رکھتا ہو اور وہ جس طرح چاہے اس میں تصرّف کر سکے، اور رکیک بیان سے اجتناب کرے اور اپنی بات کو دلیل کے ساتھ محکم کرے۔ اور یہ تو دیکھ ہی رہا ہے کہ یہ علامات اس فرقہ (مولویاں) میں مفقود ہیں۔انہیں بہت کم انسانی شکلیں بخشی گئی ہیں بلکہ اُن کی حالت یہ ہے کہ وہ وعظ و نصیحت سے بیدار نہیں ہوتے۔اور عقل و دانش کے راستوں پر نہیں چلتے مَیں تو انہیں جمادات کی طرح یا مرغی کے اُن چوزوں کی طرح سمجھتا ہوں جن پر انڈے سے نکلے ہوئے ایک رات بھی نہیں گزری ۔ تیرا کیا خیال ہے کہ یہ پادریوں کے اُس اسلحہ کو بیکار بنا سکتے ہیں جو انہوں نے ہلاکت اور تباہی کے لئے بنایا ہوا ہے؟ بخدا نہیں بلکہ وہ تو مرے ہوئے ہیں نہ کہ قوی اور مضبوط پہلوان ۔ نہ تو ان میں کوئی حرکت رہی ہے اور نہ قصد اور ارادے کا کوئی نشان ۔ انہوں نے دنیا کی قدر و قیمت کو بہت اونچا سمجھا اور اس کے پانی اور اَبرِ باراں کو کثیر سمجھا اور اُس کے عیش و عشرت کی خوبصورتی اور ظاہری تزئین و آرائش سے دھوکا کھایا۔ نفسانی خواہشات نے ان کی انسانی صفات کو بالکل بدل کر رکھ

عشرتها. وتجميل قشرتها. وأحالت الأهواء صفاتهم الإنسانية. حتى جهلوا الحقوق الرحمانية. فكيف يُتَوقّع منهم نصرة الدين؟ و كيف يحي الميّت بعد التجهيز والتكفين؟ و إن نصرة الدين ليس بهين. وما تصل إليها الا بعد أن تصل إلى الحين. ولن يؤتَى هذا الفتح لعُرُض الناس وعامّتهم. ولن تهزم العدا بعصيّهم وحربتهم. فمن الغباوة أن يفرح رجل بوجودهم. أو يتمنّى خيرا من دودهم. فتحسّسوا يوسف عند الامحال. ولو بالسفر البعيد وشدّ الرحال. ولا تنظروا إلى حُلل هذه العلماء. فإنه ليس فيها من دون البخل والرياء. وسير اخر لا تليق بالصلحاء. وإني دعوتهم حق الدعاء. فما زادوا الا فى الإباء. وكم من كتبٍ كتبتُ. ورسائل

﴿۸۱﴾

دیا۔ یہاں تک کہ وہ رحمانیت کے حقوق سے ناآشنا ہو گئے۔ پھر اُن سے نصرتِ دین کی توقع کس طرح کی جاسکتی ہے اور تجہیز و تکفین کے بعد مردہ کس طرح زندہ ہوسکتا ہے۔ دین کی مدد کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ مر کر ہی اس تک تیری رسائی ہوسکتی ہے اور یہ فتح عوام اور عامۃ الناس کو ہرگز نہیں دی جائے گی اور دشمنوں کو اِن کی لاٹھیوں اور برچھیوں سے قطعاً شکست نہیں دی جا سکے گی۔ پرلے درجے کی حماقت ہوگی کہ آدمی اُن کے وجود پر فخر کرے یا اِن کیڑوں مکوڑوں سے خیر کی امید رکھے۔ پس قحط کے اس زمانے میں کسی یوسف کو تلاش کرو خواہ دور کا سفر ہو اور (اس کے) لئے سواریاں تیار کرنی پڑیں۔ ان علماء کے جُبّوں پر مت جاؤ۔ کیونکہ ان میں بخل اور ریا کے سوا کچھ نہیں اور نہ ان کی دوسری عادتوں (کی طرف دیکھو) جو صالحین کے شایانِ شان نہیں۔ میں نے انہیں بلایا جیسا کہ بلانے کا حق تھا۔ مگر وہ صرف انکار میں ہی آگے بڑھتے گئے۔ میں نے کتنی ہی کتابیں لکھیں۔ متعدد رسالے فی البدیہ رقم کئے اور کئی جریدے شائع کئے اور بہت سے عمدہ نکات میں نے پھیلائے۔ لیکن میرے موتیوں اور

اقتضبتُ. وجرائد أشعثُ. وفرائد أضعثُ. فما نفعهم دُرّی ودَرّی. وتراهم أحرص الناس علی ضیری وضرّی. فلما رأی اللّٰه اُلهوبهم. أزاغ قلوبهم. وغشّی لبوبهم. قوم زایغون لا یتوبون من أباطیلهم. ولا ینتهون من تسویلهم. یرون شِرب الإسلام کیف غاض. ویرمقون حصنه کیف انهاض. ثم لا یستمطرون سحب السماء. ولا یریدون أن یُبعَث رجل من حضرة الکبریاء. کأنهم بسورة النور لا یؤمنون. وعند قراءة الفاتحة لا یُؤمّنون. وطبع اللّٰه علی قلوبهم فلا یهتدون. بل لا ینظرون إلی ناصح بعین عاطف. ولا یخفضون له جناح ملاطف. ولیس فیهم أحد یرید أن یأسو جراحهم. ویریش جناحهم. ویُشفی قلوبهم. ویزیل

میرے دودھ نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔ تو انہیں دوسرے لوگوں کی نسبت مجھے تکلیف اور نقصان پہنچانے میں سب سے زیادہ حریص پائے گا۔ جب اللہ نے ان کے بھڑکتے شعلے دیکھے تو اس نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔ اور اُن کی عقلوں پر پردہ ڈال دیا۔ یہ ٹیڑھے لوگ ہیں جو اپنی فضولیات سے توبہ نہیں کرتے اور اپنی فریب کاریوں سے باز نہیں آتے۔ وہ خود دیکھتے ہیں کہ اسلام کے سوتے کیسے خشک ہو گئے اور وہ دیکھتے ہیں کہ اس کا قلعہ کس طرح منہدم ہوا لیکن پھر بھی وہ آسمانی بادلوں سے بارش طلب نہیں کرتے اور یہ نہیں چاہتے کہ حضرتِ کبریا کی طرف سے کوئی شخص مبعوث کیا جائے۔ گویا وہ سورۂ نور پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور نہ ہی سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے وقت آمین کہتے ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے پس وہ ہدایت نہیں پاتے۔ بلکہ وہ کسی نصیحت کرنے والے شخص کی جانب نظرِ التفات نہیں کرتے اور اس کے لئے شفقت کے پر نہیں بچھاتے اور ان میں سے کوئی ایک آدمی بھی ایسا نہیں جو ان کے زخموں کا علاج کرے اور اُن کو بال و پَر دے۔ اور ان کے قلوب کو شفا بخشے اور اُن کی بے چینیوں کو دور کرنے کا خواہاں ہو۔ ان میں

كـروبهم. وإذا قـام فيهـم رجل
أُرسِـلَ إليهـم قـالـوا مـفـترى
كـذّاب. وسيـعـلـمـون من
الـكـذّاب. وتـأتـى أيّـام اللّٰـه
وسيـرجـعـون إلى مقتدر شديد
العقاب. أيها العلماء! فكّروا فى
وعـد الـله واتّقوا المقتدر الذى
إليـه تُـرجـعـون. إنه جعل النبوّة
والـخـلافة فـى بـنـى إسرائيل ثم
أهـلـكهـم بـمـا كـانوا يعتدون.
وبـعـث نبيّنا بعدهم وجعله مثيل
مـوسٰـى فـاقرء وا سورة المزّمل
إن كنتم ترتابون. ثم وعد الذين
آمـنـوا وعـد الاسـتـخـلاف.
ففكروا فى سورة النور إن كنتم
تشكّون. هـذان وعدان من الله
فـلا تُـحـرّفـوا كلم اللّٰه إن كنتم
تتّقون. ولـذالك بُـدِءَ سلسلة
نبيّنـا مـن مثيـل موسٰـى. وخُتِمَ
على مثيل عيسٰى. ليتمّ وعد الله
صـدقـا وحـقًّـا. إنّ فـى ذالك
لآية لـقـوم يتـفـكّـرون. و

جب کبھی بھی کوئی آدمی مبعوث ہو کر آیا تو انہوں
نے کہا کہ یہ مفتری اور کذّاب ہے۔ انہیں بہت
جلد معلوم ہو جائے گا کہ کون جھوٹا ہے۔ عذابِ الٰہی
کے ایّام آنے والے ہیں اور وہ بہت جلد ایک سخت
عذاب دینے والے مقتدر کی طرف لوٹائے جائیں
گے۔ اے زُمرۂ علماء! اللہ کے وعدہ پر اچھی طرح
سے غور کرو اور اُس مقتدر خدا کا تقویٰ اختیار کرو
جس کی طرف تم لوٹ کر جانے والے ہو۔ اس نے
بنی اسرائیل میں نبوت اور خلافت رکھی۔ پھر اس
نے حد سے تجاوز کرنے کے باعث انہیں ہلاک کر
دیا۔ اُن کے بعد اس نے ہمارے نبی (صلی اللہ
علیہ وسلم) کو مبعوث فرمایا اور آپؐ کو مثیل موسیٰ
بنایا۔ اگر تم کو اس بارے میں کوئی شک وشبہ ہے تو
سورۂ مزّمل پڑھو پھر اُس نے مومنوں سے وعدۂ
استخلاف فرمایا پس اِس بارے میں اگر تمہیں کوئی
شک ہے تو سورۂ نور کی آیتِ اِستخلاف پر غور کرو۔
یہ اللہ کی طرف سے دو وعدے ہیں۔ اگر تم متقی ہو تو
اللہ کے کلام میں تحریف نہ کرو۔ یہی وجہ ہے کہ
ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سلسلہ کی ابتدا
مثیلِ موسیٰ سے ہوئی اور اس کا اختتام مثیلِ عیسیٰ پر
ہوا تا اللہ کا وعدہ حق وصدق کے ساتھ پورا ہو۔
بلاشبہ اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے ایک

كـان مـن الـواجب أن يتساوى السـلسـلتـان. الأوّل كـالأوّل والآخـر كـالآخر. ألاَ تـقرءون الـقـرآن أو بــه تكفـرون؟ فإن تـمـنّيتـم أن ينـزل عيسٰى بنفسه فـقد كذّبتم القرآن وما اقتبستم مـن سـورة النور نورًا وبقيتم مع النور كقوم لا يُبصرون. أ تبغون عوجا بعد أن تساوى السلسلتان؟ اتّـقـوا الـلـه وعدّلوا الميزان. ما لـكـم لا تـتـفـقّهون؟ وكان وعد الله أنه يستخلف منكم وما كان وعـده أن يستـخـلف مـن بـنـى إسـرائيل. فلا تتّبعوا فيُجًا أعوج وتعالوا إلى حَكَمِ ربّكم إن كنتم تسترشدون. أتريدون أن تُفضّلوا عـلـى سـلسـلة نبيّـكـم سلسلة موسٰى؟ تلك إذًا قسمةٌ ضِيزى! فـلِمَ لا تـنتهـون؟ ألا تـقـرءون سورة الـنّـور أو على القلوب أقـفـالهـا أو إلـى الله لا تُردّون؟ وإن الـقـرآن عـدّل الـميـزان.

بہت بڑا نشان ہے۔ اور ضرور تھا کہ یہ دونوں سلسلے مساوی ہوتے۔ اوّل، اوّل کی طرح اور آخر، آخر کی طرح۔ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے یا پھر تم اُس کا انکار کرتے ہو؟ اگر تم یہ آس لگائے بیٹھے ہو کہ (حضرت) عیسیٰؑ بجسدہ العنصری نازل ہوں گے تو یقیناً تم نے قرآن کو جھٹلایا ہے اور سورۃُ النّور سے نور حاصل نہیں کیا اور اس نور کی موجودگی میں بھی تم نابینا لوگوں کی طرح رہے۔ کیا دونوں سلسلوں کے ایک جیسا ہونے کے بعد بھی تم کجروی کے خواہاں ہو؟ اللہ سے ڈرو اور ترازو سیدھی رکھو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم سمجھتے نہیں۔ اور اللہ کا وعدہ تھا کہ وہ تم میں سے خلیفے بنائے گا۔ اور اس کا یہ وعدہ نہ تھا کہ وہ بنی اسرائیل میں سے خلیفے بنائے گا۔ پس فَجِّ اَعْوَج کی پیروی نہ کرو بلکہ اپنے رب کے حَکَم کی طرف آؤ۔ اگر تم ہدایت پانا چاہتے ہو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تم اپنے نبی کے سلسلہ پر موسیٰ کے سلسلہ کو فضیلت دو۔ اگر ایسا کرو گے تب تو یہ بہت ناقص تقسیم ہے پس تم کیوں باز نہیں آتے۔ کیا تم سورۃ النور نہیں پڑھتے؟ یا دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں یا تم اللہ کی طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے۔ قرآن کریم نے تو میزان میں عدل فرمایا ہے اور ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو

﴿۸۲﴾

وأعطى نبيّنا كل ما أعطى مُهْلِكَ فرعون وهامان. فما لكم لا تعدلون؟ وقد بلّغ القرآن أمره فمن كفر بعد ذالك فأولئك هم الفاسقون. أتختارون أهواء كم على كتاب الله أو بلغكم علم يُساوى القرآن فأخرجوه لنا إن كنتم تصدقون. كلّا بل وجدوا كُبراء هم عليه فهم على آثارهم يُهرعون. وقد سوّى الله السلسلتين وهم يزيدون وينقصون. فمن أظلم ممن اتّخذ سبيلا غير سبيل القرآن. ألا لعنة الله على الذين يظلمون. يا حسرة عليهم ألا يتدبّرون القرآن أو هم قوم عمون؟ وإذا قيل لهم أتتركون كتاب الله قالوا وجدنا عليه آباء نا، ولو كان آباء هم لا يعلمون شيئا ولا يعقلون. أتتركون كلام ربّكم لآبائكم؟

وہ کچھ دیا جو اس نے فرعون اور ہامان کو ہلاک کرنے والے (حضرت موسیٰ ؑ) کو عطا فرمایا تھا۔ پس تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم عدل سے کام نہیں لیتے۔ قرآن کریم نے تو اپنا پیغام پہنچا دیا۔ پس جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں تو وہی فاسق ہیں۔ کیا تم اپنی نفسانی خواہشات کو کتاب اللہ پر فوقیت دیتے ہو یا تمہارا مبلغِ علم قرآن کے مساوی ہے۔ اگر تم سچے ہو تو ہمارے سامنے کوئی دلیل لاؤ۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ انہوں نے اپنے بڑوں کو اس (غلط) عقیدے پر پایا اور وہ اُن ہی کے نقشِ قدم پر سرپٹ دوڑے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو بلاشبہ دونوں سلسلوں کو مساوی قرار دیا ہے مگر وہ اُن میں کمی بیشی کررہے ہیں۔ اُس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے جو قرآن کی راہ چھوڑ کر کوئی اور راہ اختیار کرے۔ سنو! ظالموں پر اللہ کی لعنت۔ وائے حسرت ان پر۔ کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے یا پھر یہ اندھی قوم ہیں۔ جب اُن سے یہ کہا جائے کہ کیا تم کتاب اللہ کو چھوڑ رہے ہو؟ تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو اِسی طریق پر پایا۔ خواہ ان کے یہ آباؤ اجداد کچھ بھی علم نہ رکھتے ہوں اور بے عقل ہوں۔ کیا تم اپنے آبا کی خاطر اپنے رب کے کلام کو ترک کرتے ہو؟ افسوس

أفّ لکم ولما تعملون.وقالوا انّا رأینا فی الأحادیث.ومافھموا قول رسول اللہ وإن ھم الا یعمھون. یریدون أن یُفرّقوا بین کتاب اللہ وبین قول رسولہ قومٌ مُفترون.وقد صرّح اللہ حق التصریح فی الفرقان. فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ[1] یؤثرون الشک علی الیقین. وھذا ھو من سیر قوم یھلکون.أیھا الناس! إنّ ھذا کان وعدًا من اللہ فسوّی السلسلتین کما وعد فما لکم تُجوّزون الخُلف علی اللہ ولا تخافون؟ أ تعزّون إلی اللّٰہ نکث العھد والوعد؟ سبحانہ وتعالٰی عما تزعمون أظننتم أن سلسلۃ المصطفٰی لا تُشابہ سلسلۃ موسٰی؟ وإن ھذا الا تکذیب القرآن إن کنتم تفھمون. ألا یُشابہ أوّلھا بأوّلھا وآخرھا بآخرھا؟ ساء ما تحکمون. أ رفعتم موسٰی و

ہے تم پر اور تمہارے اعمال پر۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے احادیث کو دیکھا ہے لیکن وہ رسول اللہؐ کے قول کو سمجھ نہیں سکے اور وہ بھٹک رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کے قول میں تفریق ڈالیں۔ یہ لوگ مفتری ہیں۔ اللہ (تعالیٰ) نے فرقانِ (حمید) میں اس کی خوب صراحت فرما دی ہے۔ پس اس کے بعد وہ اور کس بات پر ایمان لائیں گے؟ وہ شک کو یقین پر ترجیح دیتے ہیں۔ یہ چلن تو ہلاک ہونے والی قوم کے ہوتے ہیں۔ اے نوعِ انسان! یہ اللہ کا وعدہ تھا اور اسی وعدہ کے مطابق اُس نے دونوں سلسلوں کو مساوی بنایا پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر وعدہ خلافی تجویز کرتے ہو اور ڈرتے بھی نہیں۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کی طرف عہد شکنی اور وعدہ خلافی منسوب کرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ پاک ہے جو تم گمان کرتے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ (حضرت محمد) مصطفیٰؐ کا سلسلہ، (حضرت) موسیٰ ؑ کے سلسلہ سے مشابہت نہیں رکھتا؟ یہ تو سراسر قرآن کی تکذیب ہے اگر تم سمجھو، کیا پہلا سلسلہ پہلے سے اور آخری سلسلہ آخری سے مشابہت نہیں رکھتا؟ بہت بُرا ہے جو تم فیصلہ کرتے ہو۔ کیا تم موسیٰؑ کو اٹھا رہے ہو اور (محمد) مصطفیٰ (صلی اللہ

﴿۸۳﴾

[1] الاعراف:۱۸۶

وضعتم المصطفٰی؟ أفّ لکم ولما تصنعون. أتخسرون القسطاس بعد تعدیله ولا تعدلون کفّتیه ولا تقسطون؟ وإن اللّٰه أری فضل هذه السلسلة بختم الأمر علیها ثم تأتون بعیسٰی وأنتم تعلمون. ما لکم لا تُؤتون ذا فضل فضله وتظلمون؟ أتقطعون رِجلَ هذه السلسلة وتُبقون رأسها وما هذا الا فعل المجنون. أتُحرّفون کلام اللّٰه کما حرّفتم من قبل وقلتم ما قلتم فی آیة فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ [1] وما خفتم ربّکم الذی إلیه تُساقون. وما جزاء المحرّفین الا النار فما لکم لا تتوبون؟ إن الذین یُحرّفون کلم اللّٰه متعمّدین مأواهم جهنّم وهم فیها یُحرقون. الا الذین أخطأوا من قبل زمانی هذا ومن قبل أن یبلغهم أمر اللّٰه وأمر حَکَمِهٖ

علیہ وسلم) کوگرا رہے ہو؟ تُف ہے تم پر اور جو تم کرتے ہو۔ کیا تم ترازو کے سیدھا کئے جانے کے بعد اُس میں ڈنڈی مار رہے ہو اور ترازو کے دونوں پلڑوں کو برابر نہ رکھ کر بے انصافی کر رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے اس پر معاملے کا اختتام کر کے اس سلسلہ کی فضیلت کو آشکار کر دیا۔ پھر تم جانتے بوجھتے ہوئے (حضرت) عیسیٰؑ کو لے آتے ہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ صاحبِ فضیلت کو اس کا مقام نہیں دے رہے اور تم ظلم کر رہے ہو، کیا تم اِس سلسلے کی ٹانگیں کاٹتے اور اُس کے سر کو باقی رکھتے ہو؟ یہ تو صرف پاگلوں کا فعل ہے۔ کیا تم اللہ کے کلام میں تحریف کرتے ہو، جس طرح کہ تم نے پہلے تحریف کی اور تم نے آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کے متعلق جو تمہارے جی میں آیا کہا۔ اور تم نے اپنے اس رب کا خوف نہ کیا جس کی طرف تم (بالآخر) ہانک کر لے جائے جاؤ گے۔ تحریف کرنے والوں کی سزا آگ ہی ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ توبہ نہیں کرتے۔ یقیناً جو لوگ اللہ کے کلام میں دانستہ تحریف کرتے ہیں اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ وہ اس میں جلائے جائیں گے۔ ماسوا اُن لوگوں کے جنہوں نے میرے اس زمانے سے قبل اور اللہ کے حکم اور اس کے اس حَکَم کے امر کے ان تک

[1] المائدة :۱۱۸

أولئك قوم يُغفَر لهم بما كانوا لا يعلمون. والذين يُصرّون عليه بعد ما نُبّهوا أولئك الذين عصوا ربّهم وأولئك هم المعتدون. من حرّف كلام الله فقد سفك دماء العالَمِين فأولئك هم الملعونون. إن هؤلاء عُميٌ ما أعطيت لهم أبصار. وبين الحق وبينهم جدار. وسقاهم شيطانهم شربة فيتحسّونها. وفيها سمّ فلا يرونها. فلا تحسبهم أحياءً ا فإنهم أموات. وسيذكرون ما فعلوا بالأمس إذا رأوا يومًا له سطوات. جحدوا بالحق الذي حصحص. وتراهم كخفّاش أبغض النور وتدلّس. جاء هم داع إلى الله فما رحّبوا. وتنفّس لهم الصبح فما استيقظوا. وفُتح لهم باب الرحمة فما دخلوا

پہنچنے سے پہلے غلطی کی۔ایسے لوگوں کو بوجہ ان کی لاعلمی کے بخش دیا جائے گا لیکن وہ لوگ جو انتباہ کے بعد بھی اس پر اصرار کرتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ربّ کی نافرمانی کی اور وہی لوگ حدود سے تجاوز کرنے والے ہیں۔جس نے اللہ کے کلام میں تحریف کی تو درحقیقت اس نے تمام کائنات کا خون بہایا پس یہی لوگ ملعون ہیں۔ یقیناً یہی لوگ ایسے اندھے ہیں جنہیں آنکھیں نہیں دی گئیں۔ اُن کے اور حق کے درمیان ایک دیوار حائل ہے۔اُن کے شیطان نے انہیں شراب پلائی ہے جسے وہ مزے لے لے کر پی رہے ہیں اور اُس میں زہر ہے لیکن وہ اسے دیکھ نہیں پاتے۔ پس تم انہیں زندہ نہ سمجھو۔ وہ مردہ ہیں۔اور کَل جو وہ کر چکے ہیں اسے ضرور یاد کریں گے جب وہ شدائد سے پُر دن کو دیکھیں گے ۔ انہوں نے اس حق کا انکار کر دیا جو پوری طرح ظاہر ہو گیا۔اور تم اُن کو چمگادڑوں جیسے پاؤ گے جو نور سے عناد رکھتیں اور اُس سے چھپتی پھرتی ہیں۔ان کے پاس دَاعِی اِلی اللہ آیا لیکن انہوں نے اسے خوش آمدید نہ کہا۔اُن کے لئے صبح طلوع ہوئی پر وہ بیدار نہ ہوئے۔ ان کے لئے درِرحمت وَا کیا گیا لیکن وہ اس میں داخل نہ ہوئے اور پیچھے ہٹ

وتقاعسوا. يضحكون على رجل لا يرقأ دمعه رُحمًا على حالهم. وتتحدّر عبراته حسرات على مآلهم. رأوا آيات فلا يؤمنون. وحلفنا بالله فلا يُصدّقون. وعرضنا القرآن عليهم فلا يلتفتون. فنشكو إلى الله ربّ البرايا. من اعضال هذه القضايا. فإنها ما قُضِيَت لا بالشهود ولا بالألايا. وإني دعوتهم مذ يفعتُ. وكم من وقت لهم أضعتُ. وكنتُ رجلا يتمطّى في حُلل الشباب. ويحكي النُشّاب. والآن ترون ذالك الشاب قد شاب. وإن هذا مقام تدبّر للمتدبّرين. وهل مثلي يتقوّل ويُمهل إلى الستين؟ ليس على الحق غشاء أيها الطالبون. بل طُبع على قلوبهم بما كانوا يكسبون. إن الشمس

گئے۔ وہ اُس شخص کی ہنسی اُڑاتے ہیں جس کے آنسوان کی حالت پر رحم کھانے کی وجہ سے تھمتے نہیں اور اُس کی آنکھیں اُن کے انجام پر حسرتوں کے باعث اشک بار ہیں ۔ انہوں نے متعدد نشانات دیکھے مگر پھر وہ ایمان نہیں لائے۔ ہم نے اللہ کی قسم کھائی لیکن وہ اس کی تصدیق نہیں کرتے۔ ہم نے ان کے سامنے قرآن پیش کیا پھر بھی وہ کوئی توجہ نہیں کرتے۔ اس لئے اب ہم اللہ کے حضور جو تمام مخلوقات کا ربّ ہے۔ ان قضیوں کی پیچیدگیوں کی فریاد کرتے ہیں۔ کیونکہ ان مقدمات کے فیصلے نہ تو گواہیوں سے فیصل پا سکتے ہیں اور نہ قسموں سے۔ میں نے آغاز جوانی ہی سے اُنہیں حق کی طرف بلایا اور اُن کی خاطر بہت سا وقت برباد کیا۔ ایک وہ بھی وقت تھا کہ مَیں ایک ایسا مردِ جوان تھا جو جامہ ہائے شباب میں ملبوس ایک گونہ فخر محسوس کرتا ہوا اور تیر کی مانند تھا۔ اور اب تم دیکھتے ہو کہ وہ جوان عمر رسیدہ ہو چکا ہے اور یہ تدبر کرنے والوں کے لئے غور وفکر کا مقام ہے۔ کیا میرے جیسا کوئی اور ہے جو افتراء کرے اور اُسے ساٹھ سال تک مہلت دی جائے۔ اے طالبو! حق پر تو کوئی پردہ نہیں۔ اُن کے اعمال کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے۔ یقیناً سورج طلوع ہو چکا ہے۔

﴿۸۴﴾

قد طلعت ولكن لا تفتح اِلّا عين الذين هم يتّقون. ويُجعل الرجسُ على الذين يفسقون. ينظرون إلى آى اللّٰه كيف أشرقت ثم لا يُبصرون. ويرون فتنًا كيف أحاطت ثم لا يُبالون. وإذا قيل لهم إن الآيات قد ظهرت من الأرض والسماوات قالوا إنّا بكلٍ كافرون. أفينتظرون عذاب الله وقد جاء الطاعون؟ ألا ينظرون إلى رأس المائة وقد مضى قريبا من خمسها ومُلئت الأرض ظلما وجورًا أفلا يعلمون؟ أنسوا ما قال ربّهم اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ. أ أخلف الله هذا الوعد وقد رأى أن الناس من أيدى القسوس يهلكون. لهم عيون كليلة. وقلوب عليلة. وهمٌّ مصروفة إلى فكر البطون. وإلى زغب محددة العيون. فلذالك أخلدوا إلى

اور وہ صرف متقیوں کی آنکھوں کو کھول سکتا ہے۔ فاسقوں پر پلیدی تھوپ دی جائے گی۔ وہ اللہ کے نشانات دیکھتے ہیں کہ وہ کیسے تاباں ہیں لیکن پھر بھی نہیں دیکھتے۔ وہ دیکھتے ہوئے بھی کہ فتنے کس طرح چھا گئے ہیں پھر بھی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ جب ان سے کہا جائے کہ زمین و آسمان سے بہت سے نشانات ظاہر ہو چکے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ان سب کے منکر ہیں۔ کیا وہ اللہ کے عذاب کا انتظار کر رہے ہیں؟ جبکہ طاعون تو آ چکی ہے۔ کیا وہ صدی کے آغاز کو نہیں دیکھتے اور اس کا بھی تقریباً پانچواں حصہ گزر گیا ہے۔ اور زمین ظلم و جور سے بھر گئی ہے، کیا وہ علم نہیں رکھتے۔ کیا وہ اپنے ربّ کے اس فرمان اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ[1] کو بھول گئے ہیں۔ کیا اللہ نے اس وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے؟ حالانکہ اُس نے یہ دیکھا کہ لوگ پادریوں کے ہاتھوں ہلاک ہو رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں بند، دل بیمار اور تمام تگ و دَو پیٹ پوجا کی فکر اور امداد کے منتظر بچوں میں لگی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کلیتہً زمین کی

[1] یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (الحجر:١٠)

الأرض كل الإخلاد ويكذبون
ويُكذّبون. ثم التعصب أحلّهم
محلة السباع. ومنعهم من
القبول بل من السماع. فمن
منهم أن يقول صدق فوك.
ولله أنت وأبوك. بل هم على
التكذيب يُصرّون. ويسبّون
ويشتمون. وسيعلم الذين
ظلموا أى منقلب ينقلبون. ليس
دينهم الا الأهواء. والرغفان
والدراهم البيضاء. أتزعمون
أنهم يؤمنون. كلا بل ينافقون
ويكذبون. وتركوا نبيّهم
واتّخذوا أهل الدنيا صحبا.
وحسبوا فناء هم رحبا. يرون أن
العدا يصولون على المسلمين.
كرثان متوالي إلى السنين. ولا
رشاش منهم بحذائهم لغيرة
الدين. وارتدّ فوجٌ من الإسلام. ﴿۸۵﴾
وما أرى على وجههم أثرا من
الاغتمام. اتّخذوا إبليس وليجة
فيتّبعونه. وقاسموه التعبّد فما

طرف جھک گئے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں اور
تکذیب کرتے ہیں۔ پھر تعصب نے انہیں
درندوں کے مقام پر لا کھڑا کیا ہے اور انہوں نے
اسے قبول کرنے بلکہ سننے تک سے روکا ہوا
ہے۔ پس کون ہے اُن میں جو یہ کہے کہ ”تیرے
منہ نے سچ بولا“ اور اللہ تیرا اور تیرے باپ کا بھلا
کرے بلکہ وہ تو تکذیب پر مصر ہیں اور سبّ وشتم
کرتے ہیں، جنہوں نے ظلم کیا عنقریب جان لیں
گے کہ وہ کس لوٹنے کے مقام پر لوٹ جائیں گے۔
ان کا دین تو صرف نفسانی خواہشات، روٹیوں کے
ٹکڑے اور چمکتے سکّے ہیں۔ کیا تم خیال کرتے ہو
کہ وہ ایمان لے آئیں گے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ
منافقت سے کام لے رہے ہیں اور جھوٹ بولتے
ہیں۔ انہوں نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو
چھوڑ دیا ہے اور دنیاداروں سے یارانہ گانٹھ لیا ہے
اور انہیں کے صحن کو کشادہ سمجھ لیا ہے۔ وہ دیکھ رہے
ہیں کہ دشمن مسلمانوں پر سالہا سال پے درپے
برسنے والی بارش کی طرح حملہ آور ہیں۔ اور غیرتِ
دینی کے لئے ان دشمنوں کے بالمقابل اُن کی
طرف سے کوئی دفاع نہیں۔ اسلام کی ایک فوج
مرتد ہو چکی ہے۔ اور میں ان کے چہروں پر غم کا
کوئی نشان تک نہیں دیکھتا۔ انہوں نے ابلیس کو اپنا

دونه. لا يعرفون ما الدين وما الإيمان. وكفاهم لحم طريّ والرغفان. ينفدون العمر ببطالة وما أرى فيهم بطل هذا الميدان. بل لهم أفكار دون ذالك أُحرضوا فيها من الأحزان. ترتعد فرائصهم برؤية الحكّام. ولا يخافون الله ذا الجلال والإكرام. يمشون في الليل البهيم. وبعدوا من النور القديم. وتهادى بعضهم بعضا غفلة. ولا ينتج اجتماعهم الا فتنة. وكم من كتب النصارى فشا ضرّها بين القوم. وصار الإسلام غرض الضحك واللوم. ولكنهم يعيشون كالمتجاهلين. أو كالعمين. ويسمعون كلم النصارى ثم يقعدون كالمتقاعسين. ونسوا الوصايا التي أُكِّدَت لتأييد الإسلام. وقست قلوبهم واستبطأوا حين

جگری دوست بنایا ہوا ہے پس وہ اسی کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور عبادت تک میں اسے شریک بنا لیا پس اس کے سوا کیا رہ گیا۔ اور نہ انہیں دین کی معرفت ہے اور نہ ایمان کی۔ انہیں تو تازہ گوشت اور روٹیاں ملنی چاہئیں۔ وہ اپنی عمر بے کار ضائع کر رہے ہیں۔ میں اُن میں سے کسی کو بھی اس میدان کا شاہسوار نہیں دیکھتا بلکہ اُن کے افکار کچھ اور ہی ہیں کہ جس کے سبب وہ غموں سے مرے جا رہے ہیں۔ حکام کو دیکھ کر تو اُن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے مگر وہ اللہ ذوالجلال والاکرام سے نہیں ڈرتے۔ وہ تاریک رات میں چل رہے ہیں اور ازلی نُور سے دور ہو گئے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو غفلت میں بڑھاتے ہیں۔ اور ان کا اکٹھ فتنہ پر ہی منتج ہوتا ہے۔ نصاریٰ کی کتنی ہی کتابیں ہیں کہ جن کے مُضِرّ اثرات قوم میں پھیلے ہیں اور اسلام ہنسی اور ملامت کا نشانہ بن گیا لیکن وہ جان بوجھ کر جاہلوں یا اندھوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ عیسائیوں کی باتیں سنتے ہیں پھر بھی پسپا شخص کی طرح بیٹھے رہتے ہیں۔ اسلام کی تائید کے لئے جن ہدایات کی انہیں تاکید کی گئی تھی وہ اُن کو بھول چکے ہیں۔

الحمام. لا یأخذهم خوف بشیوع الضلال. ویشاهدون ظهور الفتن وحلول الأهوال. ویعلمون أن القسوس أمَرّوا عیشنا بأکاذیب الکلام. وأرادوا أن یطمسوا آثار الإسلام. ومع ذالک أعرضوا عن شبهاتهم. کأنهم فرغوا من واجباتهم. وأدّوا فرائض خدماتهم. ومنهم قوم لم یُواجهوا فی مُدّة عمرهم تلقاء المخالفین. وأنفدوا أعمارهم فی تکفیر المؤمنین. وتکذیب الصادقین. وکنتُ أتحفّٰی بإکرام تلک العلماء. وأظن أنهم من الأتقیاء. ولکن لمّا لحظت إلی خصائص أسرارهم. وخبیّ ما فی دارهم. علمتُ أنهم من الخائنین لا من الصالحین المتدیّنین. وفی سبل الله من المنافقین لا من المخلِصین المخلَصین. ورأیتُ

ان کے دل سخت ہو گئے اور موت کی گھڑی کو مؤخر سمجھا۔ انہیں گمراہی کے پھیلنے کا خوف دامنگیر نہیں ہوتا حالانکہ وہ فتنوں کا ظہور اور بلاؤں کا نزول دیکھ رہے ہیں۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ پادریوں نے اپنی کذب بیانیوں سے ہماری زندگیوں کو تلخ کر دیا ہے اورانہوں نے یہ تہیّہ کر لیا ہے کہ اسلام کا نام ونشان مٹا دیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ اُن کے پیدا کردہ شبہات سے اس طرح رُخ پھیرے ہوئے ہیں۔ گویا وہ اپنے فرائض واجبی سے فارغ ہو چکے ہیں اور اپنی خدمات کی ذمہ داریاں ادا کر چکے ہیں۔ ان علماء میں سے ایک طبقہ تو وہ ہے جنہوں نے اپنی زندگی بھر کبھی مخالفین کا سامنا نہیں کیا اور اپنی ساری زندگی مومنوں کو کافر اور صادقوں کو کاذب قرار دینے میں ختم کر دی۔ اور میں بڑی گرم جوشی سے اُن علماء کی عزت وتکریم کرتا تھا۔ اور میں انہیں متقی سمجھتا تھا لیکن جب سے میں نے اُن کی اندرونی خاصیتوں اور ان کے نہاں خانہءِ دل کو دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ تو خائن ہیں نہ کہ نیک اور دیندار۔ اللہ تعالیٰ کی راہوں میں وہ منافق ہیں نہ کہ خالص

أنهم كل ما يعلمون ويعملون فهو منصبغ بالرياء. وصدورهم مظلمة كالليلة الليلاء. فرجعتُ ممّا ظننت مسترجعا. وبدّلتُ رأيي متوجّعا. وأيقنتُ أن فراستي أخطأت. وان القضية انعكست. إنهم قوم آثروا الدنيا الدنيّة. وطلبوا الوجاهة واللهنيّة. يرون المفاسد في الأمصار والموامي. ثم يغضّون الابصار كالمتعامي. وترامى الجرح إلى الفساد ولكن لا يرون الترامي. ما أجابوا داعي الله مع دعوى العينين. ولأجابوا لودعوا إلى مرماتين. لا يُفكّرون في أنفسهم أىّ شيء يفعلون للدين. أخُلقوا لأكل المطائب والتزيين؟ ولقد فسدت الأرض بفسادهم. وشاع الطاعون في بلادهم. وإنه بلاء ما ترك غورًا ولا نُشُزًا. وإذا قصد بلدة فجعله

﴿٨٦﴾

مخلصوں میں سے۔ اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ اُن کا ہر علم وعمل ریا کے رنگ میں رنگین ہے اور ان کے سینے شب دیجور کی طرح سیاہ ہیں۔ پس اِنّالِلّٰہ پڑھتے ہوئے میں نے اپنے خیال سے رجوع کر لیا۔ اور بڑے دکھ کے ساتھ اپنی رائے تبدیل کر لی اور میں نے یقین کر لیا کہ میری فراست نے غلطی کھائی اور معاملہ تو بالکل برعکس تھا۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس حقیر دنیا کو فوقیت دی اور وجاہت اور نذر ونیاز کے طلبگار ہوئے۔ وہ آبادیوں اور ویرانوں میں مفاسد دیکھتے ہیں پھر بھی وہ اپنی آنکھیں اندھا بننے والوں کی طرح جھکا لیتے ہیں۔ اور زخم بگڑ کر ناسور بن چکا ہے لیکن وہ اس ناسور کو دیکھتے نہیں۔ آنکھیں رکھنے کا دعویٰ کرنے کے باوجود انہوں نے اللہ کے داعی (فرستادہ) کو قبول نہیں کیا۔ لیکن اگر انہیں بکری کے دوپایوں کی طرف دعوت دی جاتی تو وہ ضرور اسے قبول کر لیتے۔ وہ اپنے دلوں میں نہیں سوچتے کہ وہ دین کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ کیا وہ عمدہ کھانے کھانے اور زیب وزینت کے لئے ہی پیدا کئے گئے ہیں۔ ان کے فساد کی وجہ سے ساری زمین برباد ہو گئی ہے۔ اور ان کے علاقوں میں طاعون پھیل گئی ہے۔ یہ (طاعون)

صعيدًا جُرُزًا. والذين آووا إلى قـريتـي مـخـلـصين وأطـاعونِ. فـأرجـوا أن يـعـصـمهم الله من الـطـاعون. إنّ هذا وعدٌ من ربّ العزّة و القـدرة . و إن أنكرته الـعيـون التـي مـا أُعطَى لها حظ مـن البـصيـرة. فـالأسف كل الأسف على العلماء. لا يرون ما اراهـم الـله من السماء. وأكلوا رأس الـمائة كرأس الضأن. وما فكّـروا فـي مـواعيد الرحمان. وانـجـلـى الشـمس والقمر بعد كسـوف رمـضـان. ومـا انجلى قـلبهـم مـن ظـلـمة خـجّـلـت الشيطان. أما رأوا هاتين الآيتين من السماء ؟ مرّة في أرضنا هذه و مرّة فـي أهـل الـصـلبان من الأعـداء ؟ فـمـا لهم لا ينتهون. وبـآيـات الـلـه لا يـؤمنون؟ أم أسـألهـم مـن أجـرٍ فهم من مغرم مثـقـلون؟ فليفرّوا من آيات الله فسـوف يـعـلمون. ألا يرون أن

ایسی بلا ہے جس نے کسی نشیب وفراز کونہیں چھوڑا۔ اور جب وہ کسی علاقے کا رخ کرتی ہے تو اُسے چٹیل میدان بنا دیتی ہے۔اور جن لوگوں نے میری اس بستی (قادیان) میں اخلاص سے پناہ لی اور میری اطاعت کی مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں طاعون سے محفوظ رکھے گا۔ یہ عزیز و مقتدر ربّ کا وعدہ ہے۔ اگر چہ اُن نگاہوں نے جنہیں بصیرت سے کچھ حصہ نہیں ملا اِس کونہیں پہچانا۔ افسوس صد افسوس ان علماء پر کہ وہ نہیں دیکھتے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان سے دکھایا۔ انہوں نے صدی کے سرکو دُنبے کے سر کی طرح کھالیا ہے۔اور خدائے رحمان کے وعدوں پر غور وفکر نہیں کیا۔ رمضان میں گرہن لگنے کے بعد شمس وقمر بھی روشن ہو گئے لیکن ان کے دل ایسی تاریکی سے باہر نہ نکلے جو شیطان کو بھی شرمندہ کر دے ۔ کیا انہوں نے ان دو آسمانی نشانوں (کسوف وخسوف) کونہیں دیکھا۔ جو ایک مرتبہ ہماری اس زمین میں ظہور پذیر ہوا اور ایک مرتبہ دشمنوں میں سے عیسائیوں کی زمین میں۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ باز نہیں آتے اور اللہ کے نشانات پر ایمان نہیں لاتے۔ کیا میں اُن سے کسی صلے کا طلبگار رہوں کہ وہ اِس تاوان کی وجہ سے زیر بار ہو رہے ہیں؟ وہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات سے

المفاسد كثرت. والفتن علت وغلبت. والفسق قطع الإيمان وجذّم. وأكلت الناس نار تضاهی جهنّم. فمن ذا الذی يُصلح عند فساد غلب. وكيّادٍ خلب؟ وكيف يُظَنّ أنّ هذه المفاسد ما قرعت آذانهم. وما بلغت أخبارها رجالهم ونسوانهم؟ فإن هذه داهية مهيبة. ومصيبة مذيبة. وما من يوم يمضی ولا شهر ينقضی الا وتزداد هذه المحن. وتنتاب هذه الفتن. ثم مع ذالك اختار العلماء طورًا نكرًا. وأبقوا لهم فی المخزيات ذكرًا. وإن القسوس قد زرعوا زرعهم كَسَروة الجراد. وما تركوا أثرًا من التقوٰی وجعلوا البلاد كالسنة الجماد. فانظروا هل تجدون من أرضٍ محفوظة. أو بلدة غير مدلوظة ؟ أشاعوا أنواع الوسواس. وكادوا كيدا

بیشک بھاگ کر دیکھ لیں۔انہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔کیا انہیں نظر نہیں آتا کہ فساد کی کثرت ہو گئی ہے اور فتنے سر اٹھائے ہوئے غلبہ پا رہے ہیں، فسق و فجور نے ایمان کو کاٹ دیا ہے اور ریزہ ریزہ کر دیا ہے۔اور جہنم سے مشابہت رکھنے والی آگ نے لوگوں کو بھسم کر دیا ہے۔پس کون ہے جو غلبہءِ فساد اور مکّار کی چالبازیوں کے وقت اصلاح کر سکے۔اور یہ کیسے سمجھا جائے کہ ان مفاسد نے ان کے کانوں پر دستک نہیں دی اور ان کے مرد و زن کو ان (مفاسد) کی خبر نہیں پہنچی۔بلاشبہ یہ ایک خوفناک آفت ہے۔ اور گھلا دینے والی مصیبت ہے۔کوئی دن نہیں گزرتا اور کوئی مہینہ ختم نہیں ہوتا مگر یہ آزمائشیں بڑھتی ہی چلی جاتی ہیں۔ اور فتنے پے در پے آ رہے ہیں۔اس پر مستزاد یہ کہ ان علماء نے نہایت ناپسندیدہ رویّہ اختیار کر رکھا ہے اور اپنے لئے رسوا کن یادیں چھوڑ رہے ہیں۔ پادریوں نے اپنی فصل اتنی کثرت سے بوئی ہے جیسے ٹڈی کثرت سے انڈے دیتی ہے۔انہوں نے تقویٰ کا کوئی نشان تک نہیں چھوڑا اور ملکوں کو قحط زدہ کر دیا ہے۔ پس غور کرو کیا زمین کا کوئی حصہ بھی تم محفوظ پاتے ہو یا کوئی شہر حملہ سے بچا ہوا ہے۔انہوں نے طرح طرح کے

﴿۸۷﴾

هوّ أرفع من القياس. وأضلوا صبيان المسلمين. والجهلاء المتعلّمين. وجذبوهم بأنواع الحِيَلِ والتّرغيب في الأهواء. فارتدّوا وصاروا كحساسةٍ أُخرِجَت من الماء. وكذالك احتلسوا نيتهم وأظهروا خُضرتهم في هذه البلاد. وكثروا في كل طرف و لا ككثرة الجراد. فاسأل هذه العلماء ما فعلوا عند هذه الآفات. أأرادوا أن يُموّنوا خِطط الإسلام ويؤدّوا حق المواسات. ويقوموا للمداوات. أو تستّروا في الحجرات. واكتسوا لفائف الأموات. وتصدّى للإسلام سنة حسوس. ويوم عبوس. وزمان منحوس. فمن ذا الذي يذوب قلبه لهذه الأحزان. وأيّ قلب يبكي لفساد أشاعها أهل الصلبان؟ كلّا. بل الذين

وسوسے پھیلائے اور قیاس سے بالا تدبیریں کیں۔ اور مسلمانوں کے بچوں اور نادان طالب علموں کو بہکایا۔ مختلف فریب کاریوں اور ہوا و ہوس کی ترغیبات کے ذریعہ انہیں اپنی طرف کھینچا۔ پس وہ مرتد ہو گئے اور ان کی حالت پانی سے نکال کر خشک کی ہوئی مچھلی کی طرح ہو گئی۔ اس طرح انہوں نے اپنی اصل نیتوں کو چھپایا اور ان ممالک میں اپنی شادابی کو ظاہر کیا اور ہر طرف ان کی اتنی کثرت ہو گئی کہ ٹڈی دَل کی بھی ایسی کثرت نہ ہو گی۔ ان علماء سے پوچھو کہ ان آفات کے موقع پر انہوں نے کیا کیا؟ کیا انہوں نے کبھی ارادہ کیا کہ اسلامی خِطّوں کی ضروریات کا خیال رکھیں اور ہمدردی و غمخواری کا حق ادا کریں اور مشکلات کا مداوہ کریں یا وہ حجُروں میں چھپ گئے اور مُردوں کے کفن پہن لئے۔ اسلام پر سخت قحط سالی کا پُرآشوب دَور اور منحوس زمانہ آیا۔ پس کون ہے جس کا دل ان غموں سے گداز ہوا۔ اور کون سا دل ہے جو اس فساد پر رویا جو اہلِ صلیب نے

يـقـولـون نـحـن عـلـمـاء الأمّة وورثـاء ديـن الـرحـمـان. هـم أرضـوا بـأعـمـالـهـم ذراری الشيـطـان. ومـا بـقـى لـهـم شغل مـن غيـر الـفسق والتفسيق والتـكـفيـر. وإضـلال الأمّة بـالـدقـارير. وأفتاهم خُبثهم بأن الـفـوز فـى الـمكائد. وان الكيد مـنـزل الـمـوائـد فيـرصـدون مـواضعه كالصائد. ولو بوساطة الـحـكّـام والعمـائد. شـابهوا اليهـود فـى جـمـيـع صفـاتهم. وأتـوا بـجندل بحذاء صفاتهم. وزادوا جهلات على جهلاتهم. يُـحبّـون أن يُـحـمَـدُوا بـمـا لـم يـفـعـلـوا. ويـغـضـبـون إذا لـم يُـعَـظّـمـوا. يستـكـبـرون كـالسـلاطين. ومـا هم الا دود التـراب كـالخراطين. يريدون مـن الـخـلـق الإطاعة. ولا عقل لهـم ولا بـراعة. فمن خـالـفهم فـكـأنـه خـرّ من حالق. أو تُرِك

بر پا کیا۔ ہرگز نہیں۔ البتہ انہوں نے جو اپنے آپ کو علماء امت اور خدائے رحمٰن کے دین کے وارث کہتے تھے اپنے بداعمال سے شیطان کی اولاد کو خوش کیا۔ خود فسق و فجور میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو فاسق اور کافر بنانے اور قبیح جھوٹ سے امت کو گمراہ کرنے کے سوا اُن کا اور کوئی شغل نہیں تھا۔ ان کے خبثِ باطن نے انہیں یہی فتویٰ دیا کہ تمام تر کامیابی چالبازیوں میں ہے۔ اور فریب ہی دسترخوان تک پہنچانے والا ہے۔ پس وہ شکاری کی طرح ان مواقع کی گھات میں ہیں۔ خواہ حکّام اور عمائدین کی وساطت سے ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اپنی تمام صفات میں یہودیوں کے مشابہ ہو گئے ہیں اور ان کے پتھر کے مقابل پر چٹان لے آئے اور وہ اپنی جہالت میں ان کی جہالت سے بھی بڑھ گئے۔ وہ پسند کرتے ہیں کہ اُن کی ان کاموں میں بھی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کئے۔ اور جب اُن کی تعظیم نہ کی جائے تو غضبناک ہو جاتے ہیں۔ وہ سلاطین کی طرح تکبّر کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ کینچوے کی طرح صرف مٹی کے کیڑے ہیں۔ وہ دوسرے لوگوں سے اطاعت کروانا چاہتے ہیں حالانکہ ان میں کوئی عقل اور ہنر نہیں۔ جو شخص ان کی مخالفت کرے

كطالق. يحجرون على الناس نساء هم. إذا لم يُوفّوا أهواء هم. و إنْ من كذبٍ الا وهو يخرج من فيهم. وإنْ من شرٍّ الا وهو يوجد فيهم. وفريق منهم أصبى قلوبهم هوى الجهاد. ويُغرون الجهلاء على ضرب العناق بالمرهفات الحداد. فيغتالون كل غريب وعابر سبيل. ولا يرحمون ضعيفا ولا يصغون إلى صراخ وعويل. ولا يتّقون. فويل لهم ولما يعملون. أيقتلون قومًا هم يُحسنون؟ أيقتلون الذين لا يقتلون للدين الإنسان. ويفشون الإحسان. ويُنشئون الاستحسان. ولا يستعملون للدين السيفَ والسنان؟ بل هم منتجع الراجي. والكهف عند البلاء المفاجي. تنهل لُهاهم عند الطلب. ولا انهلال السحب. ينصرون من خاف

﴿۸۸﴾

تو وہ گویا اونچے پہاڑ سے گر گیا۔ یا طلاق یافتہ کی طرح اُسے چھوڑ دیا گیا ہو جب لوگ ان کی خواہشات نفسانی کو پورا نہیں کرتے تو لوگوں کی بیویاں اُن پر حرام کر دیتے ہیں۔ اور کوئی ایسا جھوٹ نہیں جو ان کے منہ سے نہ نکلتا ہو اور کوئی ایسا شر نہیں جو اُن میں نہ پایا جاتا ہو۔ اُن میں سے ایک فریق ہے جن کے قلوب جہاد کے فریفتہ ہیں اور جاہل لوگوں کو شمشیر ہائے بُرّاں سے گردنیں اُڑانے پر اکساتے ہیں اور ہر غریب الدّیار اور مسافر کو دھوکے سے قتل کرتے ہیں۔ کسی کمزور پر رحم نہیں کرتے اور کسی کی چیخ و پکار اور گریہ و بکا پر کان نہیں دھرتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ پس ہلاکت ہو اُن پر اور اُن کے اعمال پر۔ کیا وہ محسن قوم کو قتل کرتے ہیں۔؟ کیا وہ انہیں قتل کرتے ہیں جو دین کی خاطر کسی انسان کا قتل نہیں کرتے؟ اور احسان کو رواج دیتے اور استحسان کو پروان چڑھاتے ہیں۔ اور دین کے لئے شمشیر و سنان استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ وہ ہر امیدوار کی امیدگاہ اور ہر ناگہانی مصیبت کے وقت پناہ گاہ ہوتے ہیں۔ ان کے اعلیٰ درجہ کے عطیے ضرورت کے وقت بادِ باراں سے بھی بڑھ کر برستے ہیں۔

نـاب الـنُـوب. ویُـحـاربون من تـصـدّی لـلحرب. ویدفعون ما أسلمکم للکرب. ویهیّئون لکم أسبـاب الطـرب. أتـضـربون أعـناق هذه الحماة؟ ما أفهم سرّ هـذه الغزاة. أ هذا نـصرة الدین أو الأهـواء ؟ ومـا هـذا الجهـاد الـذی یـأبـاه الـحیـاء. ولا یقبله العقل السلیم والدهاء ؟ وما بال قـوم أمّهـم هـذه العلماء؟ کـلّا. بـل مثلهم کمثل ذئاب أو کنمر وکـلاب. ووالله إنهم لیسوا إلا خطباء الدنیا الدنیّة. ولو تراء وا بـالعمامة أو الدنیّة. ولیس هذا الـجهـاد الا شَـرَکُ الـرّدا. فیـضـحـکهم الیوم ویبکی غدا. أیـذبـحون المحسنین بالمُدَی؟ فـأیـن هـذا الـحـکـم وفـی أیّ الهدی؟ أیجوّز هذا الفعل العقل السـلیـم؟ ویستـحسـنـه الطبع الـمستـقیـم. بل لبسوا الصفاقة وخـلـعـوا الـصـداقة. ونـصـروا

وہ پے دَر پے آنے والی مصیبتوں سے خوفزدہ شخص کی مدد کرتے ہیں۔اور جو برسرِ پیکار ہو وہ اس سے جنگ کرتے ہیں۔ اور تمہیں مصیبت میں ڈالنے والی ہر چیز سے بچاتے ہیں۔اور خوشی کے سامان تمہیں مہیا کرتے ہیں۔کیا تم ایسے حمایت کرنے والوں کی گردنیں مارو گے؟ مجھے اس جہاد کے راز کی سمجھ نہیں آتی۔کیا یہ نصرتِ دین ہے یا محض نفسانی خواہشات ہیں؟ یہ کیسا جہاد ہے جسے حیا دھکے دیتی ہے؟ اور عقلِ سلیم اور دانش قبول نہیں کرتی۔ ایسی قوم کا کیا حال ہے جس کی امامت کرنے والے یہ علماء ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کی مثال بھیڑیوں یا چیتوں اور کتّوں جیسی ہے۔ بخدا یہ تو صرف حقیر دنیا کے خطیب ہیں۔ اگرچہ عمامہ یا پگڑی کے ساتھ دکھائی دیں۔ یہ جہاد تو ایک موت کا پھندا ہے جو آج انہیں ہنسا رہا ہے اور کل رُلائے گا۔ کیا وہ محسنوں کو چھریوں سے ذبح کرتے ہیں؟ ایسا حکم کہاں ہے اور کس ہدایت نامے میں ہے؟ کیا عقلِ سلیم ایسے فعل کو جائز قرار دیتی ہے؟ اور کیا طبعِ مستقیم اسے مستحسن سمجھتی ہے؟ بلکہ انہوں نے بے حیائی کا لباس پہن لیا ہے اور

الکفرة فی زرایة الإسلام. وأعانوهم علی نحت الاعتراضات ورمی السهام؟ ولن یلقی الإسلام فلجًا بوجود هذه المجاهدین. بل وجودهم عار علی الإسلام والمسلمین. فالخیر کله فی موتهم أو أن یکونوا من التائبین. أیقتلون الناس لإعراضهم عن حکم الرحمان؟ مع أن الإعراض موجود فی أنفسهم لارتکاب الفحشاء والفسق والعصیان. فکیف یجوز أن یضربوا أعناق الکفار. وإنهم یستحقون أن یضرب أعناقهم بالسیف البتّار. بما فسقوا واختاروا عیشة الفجّار. فإن الجهاد لو کان من الضرورات الدینیة. فما معنی ترك هذه الفجرة؟ ولِمَ لا یُقطع رؤوسهم بالمرهفات المذربة؟ ولِمَ لا یُمَزّق لحمهم بالمُدَی المُشَرّحة؟ فإنهم

سچائی کو چھوڑ دیا ہے۔ اسلام پر نکتہ چینی میں انہوں نے کافروں کی مدد کی۔ اور اعتراض گھڑنے اور تیر برسانے میں اُن کی اعانت کی۔ اِن (نام نہاد) مجاہدوں کی موجودگی میں اسلام کبھی کامیابی اور غلبہ حاصل نہ کر سکے گا۔ بلکہ ان کا وجود تو اسلام اور مسلمانوں کے لئے عار ہے۔ اس لئے تمام تر خیر اسی میں ہے کہ یا تو یہ مر جائیں اور یا پھر توبہ کر لیں۔ کیا خدائے رحمان کے حکم سے اعراض کی وجہ سے وہ لوگوں کو قتل کرتے ہیں جبکہ بدکاری، بدعہدی اور نافرمانی کا مرتکب ہونے کے باعث خود ان میں یہ اعراض موجود ہے؟ یہ کیسے جائز ہوسکتا ہے کہ وہ کفار کی گردنیں کاٹیں جبکہ وہ خود اس کے مستحق ہیں کہ ان کی گردنیں شمشیرِ بُرّاں سے اس لئے کاٹی جائیں کہ انہوں نے نافرمانی کی اور فاجروں جیسی زندگی اختیار کی۔ پس اگر اس قسم کا جہاد ضروریاتِ دینیّہ میں ہوتا تو پھر ان فاجروں کو چھوڑنا چہ معنی دارد؟ اور کیوں نہ ان کے سر تیز تلواروں سے قلم کئے جائیں؟ اور کیوں نہ ان کے گوشت کو تیز دھار چھریوں سے ٹکڑے ٹکڑے

فسقوا بعد الإيمان. فَلْيُفْتِي المفتون أيُقتل هؤلاء بِالسّيف أو السّنان؟ فإن أوّل غرض الجهاد قوم فسقوا بعد ما أسلموا وأظهروا آثار الارتداد. وخرجوا من حدود الأوامر الفرقانية. ونقضوا عهدا عاهدوه أمام الحضرة الربّانية. ولا حاجة لربّ العالمين. أنْ يتّخذ عضدًا زمر المفسدين. وإنه قادر على أن يُنزل عذابًا من السماء إن كان يريد أن يُهلك الكافرين. وما للقدوس والفاجر. ولا حاجة له إلى جهاد الفاسقين. وقد جرت سُنّة الله أنه ينصر الكافر ولا ينصر الفاجر الظالم. وكذالك اقتضت غيرة رب العالمين. ووالله من يُجرّب هذه العلماء يجد أكثرهم كقوم يصنعون الدراهم المغشوشة. ويغطّون على ظاهرها الفضة. ويُراء ون

کیا جائے؟ یہ لوگ تو وہ ہیں جو ایمان لانے کے بعد فاسق ہو گئے۔ اس لئے مفتیوں کو فتویٰ دینا چاہیے کہ کیا انہیں تلوار سے مارا جائے یا نیزوں سے؟ (اس) جہاد کا پہلا نشانہ تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام لانے کے بعد فسق اختیار کیا اور ارتداد کے آثار ظاہر کئے اور فرقان حمید کے احکام و اوامر کی حدود سے نکل گئے اور حضرت باری تعالیٰ کے حضور جو انہوں نے عہد کیا تھا اسے توڑ دیا۔ ربّ العالمین کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ ایسے مفسد طبقہ کو اپنا دست و بازو بنائے اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ اگر وہ کافروں کو ہلاک کرنا چاہے تو آسمان سے عذاب نازل کر دے۔ اُس ذاتِ پاک کا کسی فاجر سے کیا تعلق۔ اور نہ اُسے ان فاسقوں کے جہاد کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنتِ جاریہ ہے کہ وہ کافر کی تو مدد فرما دیتا ہے لیکن فاجر ظالم کی نصرت نہیں فرماتا اور یہی ربّ العالمین کی غیرت کا تقاضا ہے۔ بخدا! جو شخص بھی ان علماء کو آزمائے گا تو وہ ان میں سے اکثر کو ان لوگوں کی مانند پائے گا جو کھوٹے سِکّے بناتے ہیں اور ان پر چاندی کی تہہ چڑھاتے

﴿۸۹﴾

الـناس كأنها حرش خشن جياد حـديثة السكة. وليس فيها غش بـل هـي مـن السبيكة الخالصة. وكـذالك تجد أكثر العالمين. يخافون الناس ولا يخافون ربهم وتـجـد أكثـرهـم كالعمين. ولو خـافـوا ربهـم لـفُتـحت عيونهم ولـصـاروا مـن الـمبـصـريـن. أهلكهم شح هالع. وجبن خالع. مـا بـقى العقل السليم ولا الطبع الـمستقيم وصاروا كالمجانين. يـقولون ما نحن لك بمؤمنين. وقـد افتـرقـوا إلـى فـرق وليسوا بـمتّـفـقيـن. والـلـه أرسل عبدًا لِيُـحـكّـمـوه فيـمـا شجر بينهم وليـجـعـلـوه مـن الـفـاتـحيـن. وليُسـلّـمـوا تسليمًا ولا يجدوا فـي أنـفسهـم حرجًا ممّا قضٰى. وذالك هو الحَكَمُ الذى أتى. فالذين اتّبعوه في ساعة الأذى. وجـاء وه بـقلب أتقى. وسمعوا لعنة الخلق وخافوا لعنةً تنزل من

ہیں اور لوگوں پر یہ ظاہر کرتے ہیں گویا وہ سکے خالص، کھرے، عمدہ اور نئے ہیں اور ان میں کوئی کھوٹ نہیں بلکہ وہ خالص چاندی کی ڈلی سے بنے ہوئے ہیں اور اکثر علماء کو تم بالکل ایسا ہی پاؤ گے۔ وہ لوگوں سے ڈرتے ہیں لیکن اپنے ربّ سے نہیں ڈرتے۔ ان میں سے بیشتر کو تم اندھوں کی طرح پاؤ گے۔ اگر وہ اپنے ربّ سے ڈرتے تو ان کی آنکھیں کھول دی جاتیں اور وہ دیکھنے والے ہو جاتے۔ بے چین کرنے والی حرص اور شرمناک بزدلی نے انہیں تباہ کر دیا۔ ان میں ذرا بھی عقلِ سلیم اور صحیح فطرت نہیں رہی اور وہ پاگلوں جیسے ہو گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم تجھ پر ایمان لانے والے نہیں۔ حال یہ ہے کہ کئی فرقوں میں بٹ چکے ہیں اور متفق نہیں۔ اللہ نے اپنا ایک بندہ بھیجا تا کہ وہ اپنے متنازعہ امور میں اسے اپنا حَـکَـمُ اور اُسے اپنا منصف بنا لیں اور اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کریں اور جو بھی وہ فیصلہ کرے اسے تسلیم کریں اور اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں۔ یہ وہی حَکَم ہے جو آ چکا۔ اس لئے وہ لوگ جنہوں نے تنگی ترشی کی گھڑی میں اُس کی اتباع کی اور تقویٰ سے معمور دل کے ساتھ اس کے پاس آئے اور مخلوق کی لَعن طَعن سُنی اور اُس لعنت سے ڈرے جو

السماوات العُلٰی. أولئك هم الصالحون حقا وأولئك من المغفورين.

أيها الناس. كنتم تنتظرون المسيح فأظهره الله كيف شاء. فأسلموا الوجوه لربكم ولا تتّبعوا الأهواء. إنكم لا تُحلّون الصيد وأنتم حُرُم. فكيف تُحلّون اٰراء كم وعندكم حَكَمٌ☆. وإن الحَكَم لرحمة

بلند آسمانوں سے نازل ہوتی ہے تو ایسے لوگ ہی حقیقی نیکوکار ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ کی مغفرت حاصل کرنے والے زُمرہ میں شامل ہیں۔

پھر اے لوگو! تم مسیح کا انتظار کر رہے تھے۔ اب اللہ نے اپنی مشیت کے مطابق اسے ظاہر فرما دیا۔ اس لئے (تمہارا فرض ہے کہ) تم اپنے آپ کو اپنے رب کے سپرد کر دو اور خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ احرام کی حالت میں تم شکار کرنا جائز نہیں سمجھتے تو پھر کس طرح حَکَم کی موجودگی میں تم اپنی آراء کو جائز قرار دے سکتے ہو۔ حَکَم

☆ الحاشية ـ ان الآراء المتفرقة تشابه الطير الطائرة فی الهواء. والحَكَم

متفرق آراء ہوا میں اُڑنے والے پرندوں کی طرح ہوتی ہیں ۔حَکَم ایک ایسے

يشابه الحرم الأمن الذی يؤمن من الخطأ. فكما ان الصيد حرام فی الحرم

پُرامن حَرَم کے مشابہ ہے جو خطا سے محفوظ رکھتا ہے۔ جس طرح اللہ کی مقدس سرزمین کی تعظیم کی

اكراما لارض الله المقدسة فكذالك اتباع الأراء المتفرقة و اخذها من

وجہ سے حَرَم میں شکار کرنا حرام ہوتا ہے ۔اسی طرح حَکَم کی موجودگی میں جو معصوم اور اللہ کی

اوكار القوی الدماغية. حرام مع وجود الحكم الذی هو معصوم و بمنزلة

جناب سے بمنزلہ حَرَم ہے اپنی متفرق آراء کی اتباع اور دماغی قویٰ کے آشیانوں سے انہیں اخذ

الحرم من حضرة العزة بل يقتضی مقام الادب ان تعرض كل امر عليه.

کرنا حرام ہے۔ بلکہ مقامِ ادب کا تقاضا ہے کہ ہر معاملہ کو اس (حَکَم) کے سامنے پیش کیا

و لايوخذ شیءٌ الامن يديه. منه.

جائے اور ہر چیز صرف اسی کے ہاتھوں سے لی جائے۔ منه

﴿۹۰﴾ نزلتْ للمؤمنين. ولولا الحَكَم لما زالوا مختلفين. ظهر المهديّ عند غلبة الضالين. وسُمِع دعاء "اِهْدِنَا" بعد مئين. وتمّ ما قال ربّكم فی الفاتحة والفرقان المبين. وقد أخذ الله ميثاق المسلمين فی هذه السورة . وما حذّرهم الا من اليهود والنصاری إلی يوم القيامة. فأين ذكر الدجّال وأين ذكر فتنته الصمّاء ؟ أنسی الله ذكره عند تعليم هذا الدعاء ؟ ويعلم الراسخون فی العلم أن اسم الدجّال ما جاء فی الفرقان. والقرآن مملوّ من ذكر فتنة أهل الصلبان. وهی الفتنة العظيمة عند الله وكاد أن يتفطرن منها السماوات. وقد عُمّروا ألف سنة بعد القرون الثلاثة يا ذوی الحصاة. وأُحسّ خروجهم فی أوّل الأمر ككشكشة الأفعی. إذا تمدّد وتمطّی. ثم تزيّد

بلاشبہ ایک رحمت ہے جو مومنوں کے لئے نازل ہوئی ہے۔ اگر حَکَم نہ ہوتا تو وہ ہمیشہ اختلاف میں پڑے رہتے۔ گمراہوں کے غلبہ کے وقت مہدی ظاہر ہوا اور صدیوں بعد اِهْدِنَا کی دعا سنی گئی اور تمہارے ربّ نے جو (سورۃ) فاتحة اور فرقانِ مبین میں فرمایا تھا وہ پورا ہوا۔ اللہ نے اس سورۃ میں مسلمانوں سے وعدہ لیا تھا اور انہیں یہودیوں اور عیسائیوں سے ہی قیامت کے دن تک کے لئے ہوشیار رہنے کے لئے کہا تھا۔ پھر (بتاؤ کہ) دجّال کا ذکر کہاں ہے؟ اور اُس کے سخت خطرناک فتنے کا ذکر کہاں ہے؟ کیا یہ دعا سکھاتے وقت اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرنا بھول گیا تھا؟ پختہ علم والے جانتے ہیں کہ فرقانِ حمید میں کہیں دجال کا نام نہیں آیا۔ جبکہ قرآن کریم اہلِ صلیب عیسائیوں کے فتنے کے ذکر سے بھرا پڑا ہے۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا فتنہ ہے۔ اور قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ جائیں۔ اے اہلِ دانش! تین صدیوں کے بعد ایک ہزار سال تک انہیں عمر دی گئی۔ شروع میں ان کا خروج سانپ کی سرسراہٹ کی طرح محسوس کیا گیا جب وہ پھیلتا اور لمبا ہوتا ہے۔

الإحساس. حتى ظهر الخناس. وكــان هـو إلـى ستّة آلافٍ. كـالجنين في غلاف. فتولّد هذا الـجنين بعد تسع مئين أعني بعد الـقرون الثلاثة. فـعـدّ الزمان إن كـنـتَ مـن المرتابين. إنهم قوم يـنـفـقـون جبـال الذهب لإشاعة الـضلالات. فهل رأيتم مثلهم في الاصـرار عـلـى الجهلات؟ ولهم فـي أرضـكـم مستقرّ مع صراصر السـطـوات. ويريدون أن ينزعوا عـنكم لباس التقوى و يلطّخوكم بالسوء ات. فظهر ما كان ظاهرا مـن الـلـه وتـمـت أنبـاء الـفتـن والآفاف☆ فأيّ ظلمة بقيت بعد هـذه الـظلمات؟ وليس دجّالكم الا في رؤوسكم كالتخيّلات. ما أرى الـزمـان الا هذه الفتن وبلاء هـذه السيـئـات. وهـي الـفتـنة الـعـظيـمة عـنـد الـلـه وكـاد أن يتـفـطّـرن مـنه السّماوات. وتهدّ الجبال الراسخات. وقد عُمّروا

پھر یہ احساس مزید بڑھا یہاں تک کہ خنّاس (شیطان) ظاہر ہوگیا۔اور وہ چھ ہزار سال تک جنین کی طرح پردے میں چھپا رہا۔پھر پہلی تین صدیاں گزرنے پر نو سو سال بعد یہ جنین پیدا ہو گیا۔اگر تمہیں اس بارے میں کوئی شبہ ہو تو بے شک اِس عرصے کو شمار کر کے دیکھ لو۔یہ عیسائی قوم طرح طرح کی گمراہیوں کو پھیلانے کے لئے سونے کے پہاڑ خرچ کر رہی ہے۔کیا ایسی جہالتوں پر اصرار کرنے میں ان جیسا کوئی اور تم نے دیکھا ہے۔تند و تیز حملوں کے ساتھ اِن کا تمہارے ملک میں مستقل ٹھکانہ ہے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے تقویٰ کے لباس کو چھین لیں اور تمہیں بدیوں سے آلودہ کر دیں۔ جو اللہ کی طرف سے ظہور میں آنا تھا وہ تو ظہور میں آ گیا اور فتنوں اور آفتوں کے متعلق جو خبریں تھیں وہ بھی پوری ہوگئیں۔ان ظلمتوں کے بعد اب کونسی ظلمت باقی رہ گئی ہے۔تمہارا دجّال محض تمہارے دماغوں میں تخیلات کی طرح ہے۔ زمانہ نے صرف انہی فتنوں اور انہی برائیوں کی مصیبت ظاہر کی ہے۔اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا فتنہ ہے اور قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ جائیں اور مضبوط گڑے ہوئے پہاڑ گر جائیں۔ پہلی تین

☆ ایڈیشن اوّل میں سہو کتابت معلوم ہوتا ہے درست ”الآفات“ ہے۔(ناشر)

﴿۹۱﴾ ألف سنة بعدّ القرون الثلاثة. وأُحسّ خروجهم في أوّل الأمر كالكشكشة. أعني ككشيش الأفعٰى. إذا تمدّد وتمطّٰى. ثم زاد الاحساس. حتى ظهر الخنّاس. وأشيعت الضلالة والوسواس. وكثرت الأوساخ والأدناس. وقد مضٰى عليه تسع مائة كتسعة أشهر وهو في الرحم كالجنين. وما سُمعَ منه ركزٌ ولا فحيحٌ ولا صوتٌ كالطنين. ولا أثر من الرد على الإسلام والتأليف والتدوين. فتلك التسع هي أيام حمل الدجّال. والتسع مخصوص بعدة الحمل كما هي العادة في أكثر الأحوال. وإن شئت فعُدّ من ابتداء انقراض القرون الثلا ثة. إلى زمان يكمل عدّة التسعة. ثم تولّد الدجّال على رأس المائة العاشرة. أعني على رأس المائة التي هي عاشر ة بعد القرون

صدیاں گزرنے کے بعد وہ ایک ہزار سال تک عمر دیئے گئے۔ آغاز میں ان کا خروج سرسراہٹ یعنی سانپ کی سرسراہٹ کی طرح محسوس کیا گیا جب وہ پھیلتا اور لمبا ہوتا ہے پھر اس احساس میں اضافہ ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ دجّال ظاہر ہو گیا اور ضلالت اور وساوس پھیل گئے اور میل اور گندگی کی بہتات ہوگئی اس پر نو صدیاں نو ماہ کی طرح گزر گئیں۔ اس حال میں کہ وہ رحم میں جنین کی طرح تھا۔ اس دوران اس کی کوئی آہٹ کوئی سرسراہٹ اور کوئی بھنبناہٹ نہیں سنی گئی۔ اور نہ اسلام کے ردّ میں کوئی اثر ظاہر ہوا اور نہ ردِّ اسلام میں کوئی تصنیف وتدوین کی۔ اور یہ نو صدیاں دجّال کے حمل کا زمانہ ہے اور نو کا عدد مدتِ حمل کے لئے مخصوص ہے۔ اکثر حالات میں یہی معمول ہے۔ اگر تم چاہو تو قرون ثلاثہ کے گزرنے کی ابتدا سے نو کی میعاد مکمل ہونے تک کے زمانے کو شمار کر لو۔ پھر دجّال کی ولادت دسویں صدی کے سر پر ہوئی۔ یعنی یہ کہ دجّال تین صدیوں کے بعد اس صدی کے سر پر پیدا ہوا جو دسویں صدی تھی اور اس سے

الثلاثة. وكان قبل ذالك كجنين في البطن ما تفوّه قط بكلمة. وما ردّ على الملّة الإسلامية بلفظ ولا بفقرة. ثم خرج وصار كسيل يأتي من ماء الجبال. ويتوجّه إلى الغور والوهاد والدحال. وصار قويّا ببّا. وهيّج فتنًا لا توجد مثلها من آدم إلى آخر الأيام. و قَلّب كل التقليب أمور الإسلام. وأكل كثيرا من وُلْدِ المِلّة. كما أنتم تنظرون يا ذوي الفطنة. وعاث في الأرض يمينًا وشمالًا. وأشاع فسادًا و ضلالًا. وبلغ ديننا إلى التهلكة. ثم ظهر المسيح على رأس ألف البدر ونزل من الله بالحربة. فجعل يستقريه ويطلبه كما يطلب الصيد في الأجمة. وسيلقيه على باب اللُّد ويقطع كل لدد

پہلے اُس کی حالت اُس جنین جیسی تھی جو رحم مادر میں ہو اور اُس نے منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکالا ہو۔ اور اس نے کسی ایک لفظ اور فقرے سے بھی ملتِ اسلامیہ کا ردّ نہیں کیا تھا۔ پھر اس دجّال کا خروج ہوا۔ پھر وہ اس سیلاب کی طرح ہو گیا جو پہاڑوں کے پانی سے بنتا ہے اور ہر نشیب، ہر گڑھے اور کھوہ کا رُخ کرتا ہے۔اور وہ مضبوط اور طاقتور ہو گیا اور ایسے ایسے فتنے بھڑکائے کہ جن کی مثال آدم سے لے کر آخری زمانے تک نہیں پائی جاتی۔ اس نے اسلامی معاملات کو اُلٹ پلٹ دیا اور اکثر فرزندانِ ملت کو چاٹ گیا۔ جیسا کہ اے اہلِ دانش! تم دیکھ رہے ہو۔ اس نے دائیں بائیں ہر طرف زمین میں تباہی مچادی ہے اور فساد و گمراہی پھیلا کر رکھ دی ہے۔ اور دینِ اسلام ہلاکت کے کنارے تک پہنچ گیا۔ پھر مسیح چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوا اور وہ اللہ کی طرف سے آسمانی حربے کے ساتھ نازل ہوا۔اور وہ اُس کی تلاش کرنے لگا اور اس کو ڈھونڈنے لگا جس طرح جنگل میں شکار کی تلاش کی جاتی ہے۔ اور بہت جلد وہ بَابُ اللُّد میں اسے آ پکڑے گا۔اور ایک ہی

بواحد من الضربة.☆ فلا تهنوا ولا تحزنوا وإن الله معكم إن كنتم معه بالصدق والطاعة. ولقد نصركم الله ببدر وأنتم أذلّة. والآن أُعيدَ إليكم البدر فى المرّة الثانية. وإنّ الفتح قريب ولكن لا بالسيف والملحمة. بل بالتضرّعات وعقد الهمّة والأدعية. فلا تظنّوا ظنّ السوء واسعوا إليّ كالصحابة. ولا تموتوا الا وأنتم مسلمون. وصلّوا على محمد خير البريّة. وإن هذه مائة كليلة البدر عدّة. وكليلة القدر مرتبة. فأبشروا ببدركم وانتظروا أيام النصرة.

ضرب سے سارے جھگڑوں کو چکا دے گا۔ پس تم کمزوری نہ دکھاؤ اور غم نہ کرو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اگر تم صدق و اطاعت سے اس کے ساتھ ہو۔ خدا نے بدر میں یعنی اس چودھویں صدی میں تمہیں ذلت میں پاکر تمہاری مدد کی۔ اب وہ بدر کی حالت تمہاری طرف دوبارہ لوٹائی گئی ہے۔ اور یقیناً فتح قریب ہے لیکن تلوار اور جنگ سے نہیں، بلکہ تضرّعات، عقدِ ہمت اور دعاؤں سے ہو گی۔ اس لئے بدظنی مت کرو۔ اور صحابہ کی طرح میری طرف دوڑو، اور تم نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم فرمانبردار ہو اور خیر البریہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔ یہ صدی شمار کے لحاظ سے شبِ بدر (چودھویں) کی مانند اور مرتبے کے اعتبار سے لیلۃ القدر کی طرح ہے۔ پس تم اپنے بدر پر خوش ہو جاؤ اور نصرت کے دنوں کا انتظار کرو۔

﴿۹۲﴾

☆ **الحاشية**. اوّل بلدةٍ بَايعنى الناسُ فيها اسمها لدهَيانه. وهى اوّل ارضٍ قامت الاشرار فيها للاهانة. فلما كانت بيعة المخلصين. حربةً لقتل الدجال اللعين. باشاعة الحق المبين. اشير فى الحديث ان المسيح يقتل الدجال علٰى باب اللُدّ بالضربة الواحدة. فاللُدّ ملخّصٌ من لفظ لدهيانه كما لايخفٰى على ذوى الفطنة. منه

سب سے پہلے جس شہر میں لوگوں نے میری بیعت کی اس کا نام لدھیانہ ہے۔ یہی وہ پہلی سرزمین ہے جس میں شریر النفس لوگ میری اہانت کے درپے ہوئے۔ جب کھلی صداقت کی اشاعت کے ذریعہ مخلصین کا بیعت کرنا ملعون دجّال کے قتل کا ایک ہتھیار ہوا۔ حدیث میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مسیح دجّال کو ایک ہی وار سے بابُ اللُّد پر قتل کرے گا جیسا کہ اہل دانش پر یہ امر مخفی نہیں کہ لُدّ لفظ لدھیانہ کا ہی مخفف ہے۔ منہ

فی ذکر أهل الجرائد والأخبار

لعلّك تقول بعد ذالك أن أهل الجرائد والأخبار یستحقون أن یُصلحوا مفاسد البلدان والدیار. فأقول رحمك الله! إنه خطأ فی الأفکار. أتُبرَءُ من هؤلاء أمراض النفوس. ووساوس القسوس. نعم. لا شك أن هذه الصناعات تفید قومنا لو رعوه حق المراعات. وتکون کهاد إلی مجاهل. وتقود إلی مناهل. وتکون کناصر للدینیات. وإن الجرائد مرآة تُری الغائب کالمشهود. والغابر کالموجود. وتکون الوصلة إلی بعض الخفایا. بل قد تُعین علی فصل القضایا. وتُری الأمور القریبة والبعیدة کتقابل المرایا. وتُهیّء کل عبرة لأولی الألباب. وتخبر من طرق النجاة والتباب. وتُنبّئکم کل یوم کیف تتغیر

مدیرانِ جرائد واخبار کے بیان میں

اس کے بعد شاید تو یہ کہے کہ یہ جرائد واخبار والوں کا کام ہے کہ وہ دیار وامصار کے مفاسد کی اصلاح کی اہلیت رکھتے ہیں۔ تو میں یہی کہتا ہوں ۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ یہ غلط سوچ ہے۔ کیا ان لوگوں سے نفوس کی بیماریاں شفا پا سکتی ہیں؟ اور پادریوں کے وساوس کا علاج ہوسکتا ہے؟ ہاں! بلا شبہ یہ ایسے پیشے ہیں جو قوم کو فائدہ دے سکتے ہیں۔ اگر وہ اس کا کَمَاحَقُّہٗ خیال رکھیں تو ان کی حیثیت گمنام راستوں میں راہبر اور چشموں کی طرف راہنما اور دینی امور میں مددگار کی ہو سکتی ہے اور جرائد ایک آئینہ ہیں جو غائب کو حاضر اور ماضی کو حال کی طرح دکھا دیتے ہیں۔ اور بعض مخفی امور تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں بلکہ مقدمات کا فیصلہ کرنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ نزدیک اور دور کے حالات ایسے دکھاتے ہیں جیسے متقابل آئینے اور وہ عقل مندوں کے لئے عبرت کا ہر سامان مہیّا کرتے ہیں اور نجات اور ہلاکت کی راہوں کا پتہ دیتے ہیں اور ہر روز تمہیں آگاہ کرتے

الأيـام. وكيف تـقـوى الـمجامع وتـغـور الـمـنابع العظام. وكيف تـخـلـو الـمرابط ويهوى الأمراء مـن امـرتهـم. بعد ما أودعت سرّ الـغنى أسرتهم. وتخبر من أخبار الـمـحـاربيـن الـغـالبيـن مـنهـم والـمـنهـزمـيـن. والـفائزين منهم والـخـائبيـن. ولـولا الأخبـار لانـقـطـعت الآثار. وجُهِل الدُوَلُ ومـا عُـلِـم الأبـرار والأخيـار. وتـقـطّعت سلسلة تلاحق الأفكار. وتكميل الأنظار. ولضاعت كثير مـن آراء. وتـجـارب أهـل عقل ودهاء. وما بقى سبيل إلى تعرّف أهـل السيـاسـات. ومعرفة أهل الـعـقـول والاجتهـادات. ولولا التـاريـخ لـصـار الناس كالأنعام. ولضيّعوا سلسلة الأيام والأعوام. وقـد سُـلّـمت ضرورته مذ سُلّت السيـوف مـن أجـفـانهـا. وبُـرِئَ الأقـلام لجولانها. ولا نقدر على مـوازنة الأوّلـيـن والآخـريـن إلا

ہیں کہ زمانہ کیسے بدل رہا ہے اور کیسے مجالس ویران ہو رہی ہیں اور بڑے بڑے چشمے کیسے سُوکھتے ہیں اور اصطبل کس طرح خالی ہو رہے ہیں اور کیسے امراء اپنی مسندِ امارت سے گر رہے ہیں۔ بعد اس کے کہ اُن کے خدوخال میں دولت کا راز ودیعت ہو چکا تھا۔ یہ (اخبار و جرائد) دو متحارب فریقوں میں سے غالب آنے والے اور شکست خوردہ فریق اور کامیاب ہونے والے اور ناکام فریق کے متعلق اطلاع دیتے ہیں۔ اگر اخبارات نہ ہوتے تو (تاریخ کے) آثار مٹ جاتے اور حکومتیں بے خبر رہتیں اور ابرار و اخیار کی پہچان نہ ہوسکتی۔ اور باہم تبادلۂ خیالات اور تکمیلِ نظریات کا سلسلہ منقطع ہو جاتا۔ اور اہلِ عقل و فراست کی اکثر آراء اور ان کے تجربات ضائع ہو جاتے۔ اور اہل سیاسیات اور دانشوروں اور اجتہاد کی صلاحیت رکھنے والوں کی پہچان کی کوئی سبیل باقی نہ رہتی۔ اگر علمِ تاریخ نہ ہوتا تو لوگ بالکل چوپاؤں کی طرح ہو جاتے اور وہ مہ و سال کے رشتۂ ارتباط کو بالکل کھو بیٹھتے۔ جب سے تلواروں نے اپنے میانوں سے نکلنا اور قلموں نے اپنی جولانی دکھانی شروع کی ہے۔ اس کی ضرورت مسلّم ہے۔ مؤرخوں کی امداد کے بغیر ہم

بإمداد المؤرّخين. وهو الذى يحمل آثار بناة المجد. و يشيّع أذكار أرباب الجدّ. وهو زينة للدين. وسنة الله فى كتبه والفرقان المبين. والدين الذى لم يُحصّله تحت أسره. ولم يصاحبه فى قصره. فليس هو الا كبيت بُنى فى موضع يُخاف عليه من صدمات السيل. وربّما يذهب السيل بمتاعه ويغادره كغبار سنابك الخيل. ومن فقد عصا التاريخ يمشى كأقزل. ولا تتحرك رجله من غير أن تتخاذل. فيُنهَب ذالك البيت من صول الجهل وسيله. ومن تبوّأه يتلف دُررًا جمعها فى ذيله. وربما يُنسيه الشيطان ما هو كعمود الملّة. ويغادر بيته أنقى من الراحة. فيكون مآل هذا الدين أنه يُرمَى بالكساد. ويتلطّخ بأنواع

اوّلین وآخرین کا موازنہ کر ہی نہیں سکتے اور یہی وہ علم ہے جو اہلِ مجد کے آثار و روایات کا حامل ہوتا ہے۔ نیز یہ جدّ وجہد کرنے والوں کے یادگار کارناموں کو عام کرتا ہے۔ یہ (تاریخ) دین کے لئے زینت اور الٰہی نوشتوں اور فرقانِ مبین میں اللہ کی سنت ہے۔ وہ دین جو اس (تاریخ) کو اپنی گرفت میں نہ لے اور اپنے ہاں جگہ نہ دے۔ اُس دین کی حالت اُس گھر کی طرح ہے جسے ایسی جگہ پر بنایا گیا ہو جس کے متعلق یہ اندیشہ ہو کہ وہ (تندوتیز) سیلاب کے تھپیڑوں کی زد میں ہے اور یہ سیلاب بسا اوقات اس کے قیمتی سامان کو بہالے جاتا ہے۔ اور اُسے گھوڑوں کے سُموں سے اٹھنے والے غبار کی طرح کر دیتا ہے۔ (یاد رکھو) کہ جس شخص نے تاریخ کے عصا کو کھودیا وہ شخص لنگڑاتا ہوا چلے گا۔ اور اس کا پاؤں لڑکھڑائے بغیر حرکت نہیں کرے گا۔ ایسا گھر جہالت کے حملہ اور سیلاب سے لوٹا جاتا ہے۔ اور اُس مکان کو مسکن بنانے والا شخص ان قیمتی موتیوں کو ضائع کر دے گا جو اُس نے اپنے دامن میں جمع کئے ہوں۔ اور شیطان بسا اوقات اسے مذہب کے بنیادی ارکان بھی بھلا دیتا ہے اور اس کے گھر کا بالکل صفایا کر دیتا ہے۔ پس اس دین کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ خسارے کا

﴿۹۳﴾

الفساد. والدين الذي يؤيَّدُ بصحف التاريخ والجرائد وضبط الأخبار. لا تُعفَى آثاره بل يُؤتي كعذيق أُكُله كل حين من أنواع الثمار. ويخرج كل وقت من معادن الصدق سبائك الفضة والنضار. وأخباره تُسكّن القلوب عند مساورة الهموم والكرب. وتقص قصص المصابين على القلب المكتئب. وتشدد الهمم للاقتحام. في الأمور العظام. وتُشجّع القلوب المزءودة بنموذج الفتيان الكرام. فإن نموذج الفتيان والشجعان يُقوّي القلوب ويزيد جرأة الجنان. فوجب شكر الذين يُعثرون على سوانح زمن مضى أو على سوانح أهل الزمان. ويخبرون عن ضعف الإسلام وقوّة أهل الصلبان. وكم من جهالة مسّت قومنا من قلّة التوجّه إلى التواريخ وأخبار

شکار ہو جاتا ہے۔اور طرح طرح کے فساد میں ملوث ہو جاتا ہے۔ البتہ ایسا دین جس کی تائید تاریخی صحیفے، جرائد اور اخبارات کا ریکارڈ کرے تو اُس دین کے آثار کو مٹایا نہیں جا سکتا بلکہ وہ دین پھل دار شاخ کی طرح ہر آن مختلف قسم کے پھل دیتا ہے۔ اور سچائی کی کانوں سے ہر وقت چاندی اور سونے کی ڈلیاں نکالتا ہے۔ اُس کی خبریں غموں اور بے چینیوں کے حملے کے وقت دلوں میں تسکین پیدا کرتی ہیں۔ اور غمزدہ دل پر مصیبت زدہ لوگوں کے واقعات بیان کرتی ہیں اور بڑے بڑے خطرات میں گھس جانے پر ہمتیں مضبوط کرتی ہیں اور معزز نوجوانوں کے نمونہ سے ڈرے سہمے دلوں میں دلیری پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے کہ بہادر نوجوانوں کے نمونے دلوں کو قوت بخشتے اور ان کی جرأت کو بڑھاتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کا شکریہ ادا کرنا فرض ہے جو زمانہ ماضی اور اہلِ زمانہ کے سوانح سے اطلاع دیتے ہیں۔ اور اسلام کے ضعف اور اہل صلیب کی قوت سے پوری طرح باخبر کرتے ہیں۔ تواریخ اور زمانوں

الأزمنة والديار. و عَرَض عليهم النصارى بعض القصص محرّفين مبدّلين كما هو عادة الأشرار. وأهلكوهم وبلّغوا أمرهم إلى البوار والتبار. وطمعوا في إيمانهم بل جذبوا فوجا منهم إلى صلبانهم. وهذا أمر يزيد بلبال العاقلين. ويُهيّج الأسف على عمل المفسدين. ثم مع هذه الفضائل مال أكثر أهل الجرائد في زمننا إلى الرذائل. وجمعوا في أنفسهم عيوبا سفكت جميع ما هو من حسَن الشمايل. ما بقي فيهم ديانة ولا صدق وأمانة. يسيل من أقلامهم سيل الأكاذيب. ويسفكون دم الحق عند الترغيب والترهيب. يحمدون لأغراض. و يسبّون لأغراض. وجعلوا أهواء هم قِبلتهم في كل توجّه و إعراض. وازدراءٍ وإغماض. يتقاعسون من مُبارز ويصولون

اور ملکوں کے حالات کے متعلق کم توجہی کی وجہ سے ہماری قوم کتنی جہالتوں کو شکار ہے۔ اور جیسا کہ شرپسندوں کا طریق ہے عیسائیوں نے بعض قصّے محرف اور مبدّل کر کے مسلمانوں کے سامنے پیش کئے ہیں۔ اور اس طرح انہیں ہلاک اور ان کے مقصد کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ اپنے عقائد کی جانب حرص دلا کر انہیں راغب کیا، بلکہ اُن میں سے ایک گروہ کو اپنی صلیبوں کی طرف کھینچ لائے ہیں۔ ان کا یہ رویّہ عقلمندوں کی پریشانیوں کو بڑھا دیتا ہے اور مفسدوں کے اس عمل پر افسوس میں ہیجان پیدا کر دیتا ہے۔ ان فضائل کے ہوتے ہوئے بھی ہمارے زمانے کے اکثر مدیرانِ جرائد گھٹیا پن کی جانب مائل ہیں۔ انہوں نے اپنے اندر اس قدر عیوب جمع کر لئے ہیں کہ جن کی وجہ سے ان کے تمام اچھے شمایل کا خون ہو گیا ہے۔ اُن میں دیانت، سچائی اور امانت باقی نہیں رہی۔ اُن کے قلموں سے ہر طرح کے جھوٹوں کا سیلاب بہہ رہا ہے اور ہر ترغیب اور ترہیب کے موقع پر وہ سچائی کا خون کرتے ہیں۔ بعض اغراض کی خاطر کبھی وہ لوگوں کی تعریف کرتے ہیں اور کبھی اپنی دوسری اغراض کی خاطر انہیں گالیاں دیتے ہیں۔ انہوں نے ہر توجہ اور اِعراض نیز تحقیر اور چشم پوشی (دونوں صورتوں) میں اپنی نفسانی خواہشات کو اپنا

﴿۹۴﴾

علی احراض. یکذبون کثیرا وقَلّما یصدقون. وفی کل واد یهیمون. لیس فیهم من غیر خلابة العارضة. والهذر عند المعارضة. لا یقدرون علی عذوبة الإیراد. من غیر کذب وهزل وترك الاقتصاد. ولا یمسّون نفائس الکلمات. الا بمزج الأباطیل والجهلات. یبغون نزهة سوادهم بالهزلیات. ویستمیلونهم بالمضحکات والمبکیات. ویریدون اختلاب القلوب. ولو کان داعیا إلی الذنوب. ویقولون کل ما یقولون ریاءً او استمالة للأعوان. لینهلّ ندٰی أهل الثراء والثروة علیهم ولیرجعوا بالهیل والهیلمان. ولیتسنوا قیمتهم. ویستغزروا دیمتهم. ولذالك یرقبون نادیهم ونداهم. وإن خُیّبوا فیلعنون مغداهم. وکثیر منهم یعیشون کالدهریین والطبیعیین. وینظرون الدین کالمستنکفین.

قبلہ بنا رکھا ہے۔ وہ مقابلہ کرنے والے سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ البتہ لاغروں پر خوب حملہ کرتے ہیں۔ وہ اکثر جھوٹ بولتے ہیں اور بہت کم سچ بولتے ہیں۔ وہ ہر وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں۔ ان میں دھوکا دہی کے عارضہ اور مقابلہ کے وقت لسانی فریب کاریوں اور بیہودہ گوئی کے علاوہ کچھ نہیں۔ جھوٹ، استہزا اور ترک میانہ روی کے بغیر وہ شیریں بیانی کی طاقت نہیں رکھتے۔ بیہودہ اور جاہلانہ باتوں کی آمیزش کے بغیر وہ عمدہ کلام تک پہنچ بھی نہیں سکتے۔ وہ یاوہ گوئی کے ذریعہ عوام کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ ہنسانے اور رُلانے والی باتیں کر کے انہیں اپنی طرف مائل کرتے ہیں۔ وہ دلوں کو موہ لینا چاہتے ہیں خواہ ایسا کرنا گناہوں کی طرف دعوت دے رہا ہو۔ وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں محض ریاکاری اور مددگاروں کو اپنی طرف مائل کرنے کی غرض سے کہتے ہیں۔ تا کہ اہلِ دولت وثروت کی سخاوت ان پر برَسے اور وہ ان سے کثیر مال لے کر لوٹیں۔ تا کہ وہ ان کی قدر و قیمت بڑھائیں اور ان کی ہلکی بارش کو موسلا دھار سمجھیں اور اسی لئے وہ ان کی مجالس اور ان کی عطا پر نظر رکھتے ہیں۔ اور اگر وہ اس میں ناکام ہو جائیں تو پھر وہ اپنی صبح پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ان میں سے اکثر دھریوں اور نیچریوں جیسی زندگی بسر کرتے ہیں اور دین کو متکبروں کی طرح دیکھتے ہیں۔ بلکہ ملتِ اسلام

بـل أعيـنهـم فـي غطاء عند رؤية جـمال الملّة. وقلوبهم في عيافة عـنـد هـذه الـجلوة. لا يـرون الـكذب سُبّة. ويجعلون لَبنةً قُبّة. ولـن يُتركوا سُدًى. وإنّ مع اليوم غـدًا. وأرى أن أبـخــرة الـكبـر سـدّت أنـفـاسهـم. وهـدّمـت أسـاسهـم. وتـرى أكثـرهـم كـصـدف بـلا دُرّ. وكسُنبلة من غيـر بُـرّ. يـقـومـون لتـحـقيـر الشـرفـاء. لأدنـى مخـالفة في الآراء. وتـجـد فيهـم مـن اتـخـذ سيـرتـه الـجفاء. وإلى من أحسن إليـه أسـاء. وإذا رأى في مصيبة الـجـار. فـآذى وجـفا وجار. وما رحـم ومـا أجـار. فـكيف ينصر الدين قوم رضوا بهذه الخصائل. وكيف يُتَـوَقّـع فيهـم خير بتلك الـرزائـل؟ الا الـذيـن صـلـحـوا ومـالـوا إلـى الصالحات. فيُرجى أن يأتي عـليهـم يـوم يجعلهم من حـفدة الـديـن. ومـن الـنـاصـرين بالصّدق والثّبات.

کے جمال کو دیکھ کر ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے اور اس جلوہ آرائی کے وقت اُن کے دلوں میں کراہت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ جھوٹ کو عار نہیں سمجھتے۔ اور رائی کا پہاڑ بناتے ہیں اور انہیں ہرگز بے لگام نہیں چھوڑا جائے گا۔ کیونکہ ہر آج کی ایک کل بھی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ کبر کے بخارات نے ان کی سانسیں بند کر رکھی ہیں اور ان کی بنیاد کو منہدم کر دیا ہے۔ تم اُن میں سے اکثر کو ایسی سیپی پاؤ گے جس میں کوئی موتی نہیں اور ایسی بالی پاؤ گے جس میں کوئی دانہ نہیں۔ آراء میں ادنیٰ سے اختلاف پر وہ شرفاء کی تحقیر کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ تم اُن میں ایسے لوگ پاؤ گے جنہوں نے جفاء کو اپنا وطیرہ بنا لیا ہے۔ جو اُن سے حسن سلوک کرے وہ اس سے بُرا سلوک کرتے ہیں۔ جب وہ کسی ہمسایہ کو مصیبت میں دیکھتے ہیں تو اسے اذیت دیتے اور اس پر جور و جفا کرتے ہیں اور رحم نہیں کرتے اور نہ ہی حق ہمسائیگی ادا کرتے ہیں۔ ایسی خصلتوں پر راضی رہنے والے لوگ دین کی کیسے مدد کریں گے۔ ان کمینی صفات کے ہوتے ہوئے، ان سے کسی خیر کی توقع کیسے کی جا سکتی۔ سوائے ان لوگوں کے جو نیک ہو گئے اور نیکیوں کی طرف مائل ہوئے، تو امید کی جا سکتی ہے کہ ان پر ایسا وقت ضرور آئے گا جو انہیں دین کے حامی اور صدق و ثبات کے ساتھ دین کی مدد کرنے والے بنا دے گا۔

فی ذکر الفَلاسفة وَالمنطقیّین

لعلك تقول بعد ذالك أن الفلاسفة والمنطقيّين يقدرون على أن يُصلحوا مفاسد هذا الزمان. فإنهم يتكلّمون بالحجّة والبرهان. ويصلون إلى نتيجة صحيحة بعد ترتيب المقدّمات. ولا يبقى الإشكال بعد شهادة الاشكال في المعضلات. فنقول إن هذه العلوم مفيدة بزعمك من غير شك في بعض الأوقات. وتُثبتُ خيانة من خان ومان وتُنجي من الشبهات. ومن تعلّمها يصير بيانه مُوَجّها وحُلو المذاقة. ويتراء ى يراعه مليح السياقة. وإن أهلها يزيد رعبا على الكافرين. ويطّلع على خيانة المفسدين. وبها يُزيّن الإنسان روايته. ويستشف كل

فلسفیوں اور منطقیوں کے بیان میں

اس کے بعد شاید آپ یہ کہیں کہ فلسفی اور منطقی اس زمانے کے مفاسد کی اصلاح کرنے پر قادر ہیں۔ اس لئے کہ یہ لوگ حجت اور دلیل کے ساتھ بات کرتے ہیں اور مقدمات (صغریٰ کبریٰ) کو ترتیب دینے کے بعد کسی صحیح نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ اور پیچیدہ مسائل میں نظائر کی گواہی کے بعد کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔ پس ہم کہتے ہیں کہ آپ کے خیال کے مطابق یہ علوم بعض اوقات بے شک بہت مفید ہیں اور ان کی وجہ سے ایک خائن اور جھوٹے کی خیانت ثابت کرتے اور شبہات سے نجات دلاتے ہیں۔ اور جو ان علوم کو سیکھتا ہے اس کا بیان مدلّل اور شیریں ذوق کا حامل ہوتا ہے۔ اور اُس کا قلم دلآویز اسلوب ظاہر کرتا ہے اور ان علوم کے حامل کا کافروں پر رُعب بڑھ جاتا ہے اور وہ مفسدوں کی خیانت پر مطلع ہو جاتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ انسان اپنی

أمــر ویُـنـقّـد درایتـه. ویُبکّـت بـــالــحـجة کـل مـن یـعـوی. ویشـوّق الآذان إلـی ما یروی. وینطق کدرر فرائد. ولا یُکابد فیهـا شـدائـد. ولا یـخاف عند النطق رعب مانع. ولا یأتی بنيٍّ غیــر یـــانـعٍ. ویـقـتـحـم سبـل الاعتیــاص. ویسـعـی لارتیـاد الـمناص. وربما یفکر ویعکف نفسه للاصطلاء. لیُنجّی نفوسًا مـن جهـد البـلاء. هـذا قولك وقـول مـن یشـابه قلبه قلبك. ولــکــن الـحـق أن هـؤلاء مـن الـفـلاسـفة والـحـکماء. وأهل الـعـقـل والـدهـــاء. لا یقدرون عـلـی دفـع هـذا البلاء. بل هم کبـلاء عـظـیـم لأبـنـاء الإسلام والـطلباء. وکـل مـا زَقّوا صبیان الــمـســلــمـیـن. فهـو لیــــس إلا کـالسّموم. وأخرجوهم من ریاح طیبة وتـرکـوهـم فـی السّموم. بئسما علّموا وبئسما تعلّموا.

روایت کومزیّن کرتا ہے اور ہر امر کو صاف صاف دیکھ لیتا ہے اور اپنی درایت کو عمدہ کر لیتا ہے۔ اور دلیل و حجت کے ذریعہ ہر بھونکنے والے کا منہ بند کر دیتا ہے۔ اور اس کا بیان کانوں کو اشتیاق دلاتا ہے اور بولتے وقت اس کے منہ سے نایاب موتی جھڑتے ہیں اور اس (کلام) میں وہ کسی قسم کی دقت محسوس نہیں کرتا اور گفتگو کے وقت کسی ٹوکنے والے کے رعب کا اسے خوف نہیں ہوتا۔ وہ کچی ناپختہ باتیں نہیں کرتا۔ وہ دشوار گزار راہوں میں گھس جاتا ہے اور پناہ کی تلاش میں لگا رہتا ہے اور بسا اوقات وہ دوسروں کو مصیبت کی سختی سے نجات دلانے کی خاطر خود اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے کی فکر میں رہتا ہے۔ یہ تیرا قول ہے اور اس کا قول ہے جس کا دل تیرے دل کے مشابہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ فلسفی اور حکماء اور اہلِ عقل و دانش اس مصیبت کو دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ بلکہ وہ خود فرزندانِ اسلام کے لئے اور حق کے متلاشیوں کے لئے بہت بڑی مصیبت ہیں۔ جب کبھی بھی انہوں نے مسلمانوں کے بچوں کو چوگا دیا وہ صرف اور صرف زہر تھا۔ اور انہوں نے انہیں پاک اور خوشگوار ہوا سے نکال کر بادِ سموم میں لا ڈالا۔ بہت ہی بُرا ہے جو انہوں نے سکھایا اور کیا ہی برا ہے جو انہوں نے سیکھا۔

فی ذکر مشائخ هذا الزمان

لعلّك تقول أن مشايخ هذا الزمان. الذين عُدّوا من أولياء الرحمان. هم قوم مصلحون. فليحفد إليهم المسلمون. فإنهم فانون فی حب حضرة الكبرياء . و لا يُضيّعون الوقت فی الزهو والخيلاء. بل يريدون أن ينتهج الناس مهجة الاهتداء. وينقلوا من فناء الأهواء. إلى مقام الفناء. وقد آثروا تلاوة القرآن علی اللهو بالأقران. تراهم جالسين فی الحجرات. منقطعين إلی رب الكائنات. فاسمع منی. إنّا نؤمن بوجود طائفة من الصلحاء فی هذه الأمّة.ولو كان الناس يُكفّرونهم ويؤذونهم بأنواع الفرية والتهمة. ولكنّا نجد أكثر مشايخ هذا الزمان. مُرائين

﴿۹۶﴾

عصرحاضر کے مشائخ کے بیان میں

شاید آپ یہ کہیں کہ اس زمانے کے مشائخ جو اَولیاءُ الرَّحمٰن شمار کئے جاتے ہیں ۔ وہ اصلاح کرنے والے لوگ ہیں ۔ پس چاہئے کہ مسلمان ان کی طرف دوڑیں ۔ کیونکہ یہ حضرت کبریا کی محبت میں فانی ہیں ۔ اور تکبر اور خود پسندی میں وقت ضائع نہیں کرتے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ لوگ ہدایت کی راہ پر گامزن ہوں اور نفسانی خواہشات کے آنگن سے مقام فنا کی جانب منتقل ہو جائیں ۔اور انہوں نے ہمجولیوں کے ساتھ کھیلنے کودنے پر تلاوتِ قرآن کو مقدّم کیا ہوا ہے ۔تم انہیں حجروں میں ربّ کائنات کی طرف انقطاع (الی اللہ) کئے ہوئے بیٹھے دیکھو گے ۔ پس مجھ سے جواب سن ۔ ہم اِس اُمت میں صلحاء کی ایک جماعت کی موجودگی کو تسلیم کرتے ہیں ۔ اگرچہ لوگ ان کی تکفیر کرتے اور مختلف قسم کے افترا اور تہمتوں سے انہیں تکلیف دیتے ہیں ۔ لیکن ہم اِس زمانے کے اکثر مشائخ کو ریاکار، لاف زن اور خدائے رحمان کی راہوں سے

متصلّفين مُتباعدين من سبل الرحمان. يُظهرون أنفسهم في المجالس كالكبش المضطمر. وليسوا الا كالذئاب أو النمر. يحمدون أنفسهم متنافسين. ويقولون إنّا أهل الله ما أطعنا مُذ يَفعنا الا ربّ العالمين. وإن نفوسنا مُطهّرة. وكؤوسنا مترعة. ونحن من الفقراء. والمتبتّلين إلى الله ذي العزّة والعلاء. ولم يبق فيهم كرامة من غير ذرف الغروب. مع عدم رقّة القلوب. وما بقى بدعة الا ابتدعوها. ولا مكيدة الا تقمّصوها. ولا يوجد في مجالسهم الا رقص يُمزّق به الأردية. ويدمى الأقفية. وبما وسعت الدنيا عليهم بُدّلت عرائكهم. وصار مصلى الحجرات أرائكهم. فهذا هو سبب نقيصة رويتهم ودهائهم. وطرق إباحتهم وقلّة حياء هم.

دُور ہٹے ہوئے پاتے ہیں۔ وہ مجلسوں میں اپنے آپ کو ایک لاغر اور نحیف بھیڑ کی صورت میں ظاہر کرتے ہیں لیکن دراصل وہ بھیڑیئے یا چیتے ہیں۔ وہ اپنے نفسوں کی بڑھ چڑھ کر تعریف کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اہل اللہ ہیں اور عنفوانِ شباب سے ہی ہم نے ربّ العالمین کے سوا کسی کی اطاعت نہیں کی۔ ہمارے نفوس پاک اور ہمارے جام لبریز ہیں۔ ہم فقیر صفت ہیں اور خدائے عَزَّوجلّ کی طرف تبتّل اختیار کئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ آنسوے بہانے کے سوا ان میں کچھ بھی کرامت نہیں۔ نیز رقت قلب سے بھی عاری ہیں۔ کوئی بدعت ایسی نہیں جسے انہوں نے اختیار نہ کیا ہو۔ اور کوئی چال بازی ایسی نہیں جسے انہوں نے اوڑھنا بچھونا نہ بنا لیا ہو۔ اور ان کی مجالس میں صرف ایسا رقص ہوتا ہے کہ جس کے ذریعہ لباس تارتار ہوتا ہے اور گردنیں لہولہان ہو جاتی ہیں۔ چونکہ دنیا اُن پر وسیع ہے اس لئے ان کے مزاج بدل گئے ہیں۔ اور حجروں کے مصلّے نشست گاہوں میں بدل گئے ہیں اور یہی ان کی کوتاہ نظری، کم عقلی، اور اباحت کے طریقوں اور قلتِ حیا کا سبب ہے۔

وإن اللّٰــه إذا سـلب من نفـس التـقـوى الـذى هـو أشـرف الـنِّـعـم.فـجـعـل تلك النفـس كـالـنَّـعَـم. وإذا ختم على قلب نزع منه نكات العرفان. وجعله كـجبـان وحيـل بينـه وبيـن شـجـاعة الإيـمـان. فيصبحون كـالـنسوان لا كـالفتيـان. ولا يبـقـى فيهـم مـن غيـر حُـلـيّ الـنسـوة. مع شيء من الخيلاء والـنخوة. ويـنـزع عنهم لباس الحِكَمِ البارعة. والكلم البليغة الـرائعة. ولا يُعطَى لهم حظ من مسك الـمـعـارف وريـحـه الفاتحة. تكدّر سراج الإسلام مـن تـكـدُّر زيتهم. ومـا هم الا كـراوية لبيتهم. انقض ظهرهم أثـقـال الـعيـال. فيـحسبـون هـمـومهـم كـالجبـال الثقـال. ويـحتـالـون لهم كل الاحتيال. فـما لهم ولدين الله ذی الجلال تـعـرف رؤيتهـم بـرواء هـم.	جب اللہ (تعالیٰ) کسی شخص سے تقویٰ جو اعلیٰ ترین نعمت ہے سلب کر لے تو وہ اسے چوپائے کی طرح بنا دیتا ہے۔ اور جب وہ کسی دل پر مہر لگا دے تو پھر وہ اُس سے نکاتِ معرفت چھین لیتا ہے اور اسے بزدل بنا دیتا ہے اور اُس شخص کے اور شجاعتِ ایمانی کے درمیان روک ڈال دی جاتی ہے۔ اور وہ عورتوں کی طرح ہو جاتے ہیں نہ کہ جواں مرد۔ اور اُن میں عورتوں کی طرح بناؤ سنگھار کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا ہاں کچھ تکبر اور نخوت رہ جاتی ہے۔ اور اعلیٰ درجہ کی حکمت اور عمدہ بلیغ کلمات کا جامہ اُن کے بدن سے اُتار لیا جاتا ہے۔ اور انہیں معارف کی مُشک اور اس سے پھیلنے والی خوشبو سے کچھ بھی حصہ نہیں دیا جاتا۔ ان کے تیل کے گدلے پن سے اسلام کا چراغ بھی دُھندلا گیا ہے۔ وہ گھر کے لئے پانی لانے والے اس اونٹ کی طرح ہیں جس کی کمر کو عیال کے بوجھ نے توڑ دیا ہو۔ پس وہ اپنے ہم و غم کو کوہ ہائے گراں کی طرح بوجھل سمجھتے ہیں اور فائدہ کے لئے ہر حیلہ سازی استعمال کرتے ہیں۔ ان کو خدائے ذوالجلال کے دین سے کیا تعلق؟ اُن کے چہرے سے اُن کی نیّتیں اور اُن کے تکبّر سے اُن کے خیالات

﴿۹۷﴾

وخيالهم بخيالائهم. وقد وضح بصدق العلامات. وتوالى المشاهدات. أن أكثر هذه الفقراء ليس لهم حظ من التقاة. ولا رائحة من الحصاة. يرون انهتاك حرمة الدين. ولا يخرجون من الحجرات. ولا تتوجّع قلوبهم كالحماة. بل سرّهم مشاغلهم بالأغاني والمغنيات والمزامير مع قراءة الأبيات. ولا يعلمون ما جرى على أمّة خير الكائنات. وما قرءوا من مشايخهم سبق المواساات. يجمعون كل ما يُعطى ولو كان مال الزكاة والصدقات. تحسبهم أحياءً ا وهم كالأموات. اِلّا قليلا من عباد الله كذرّة في الفلوات. وتجد أكثرهم غريق البدعات والسّيّئات. فيا أسفا عليهم! ما يجيبون الله بعد الممات؟ وكل ما كثر من اجتراء

معلوم ہو جاتے ہیں۔ان علامات کے ان پر صادق آنے اور مشاہدات کے تواتر سے عیاں ہوگیا ہے کہ اِن فقراء کی اکثریت کو نہ تقویٰ سے کچھ حصہ ملا اور نہ ہی عقل کی کوئی بُوبَاس ہے۔ وہ دین کی بے حرمتی اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں لیکن اپنے حجروں سے باہر نہیں نکلتے۔ ان کے دل حامیانِ دین کی طرح نہیں تڑپتے بلکہ گانے اور گانے والیاں اور آلاتِ موسیقی کے ساتھ شعر پڑھے جانے کے مشاغل انہیں خوش رکھتے ہیں۔اور وہ نہیں جانتے کہ خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر کیا بیت رہی ہے؟ انہوں نے اپنے مشائخ سے غمخواری کا سبق نہیں پڑھا۔ انہیں جو کچھ بھی دیا جائے وہ اسے سمیٹ لیتے ہیں خواہ وہ زکوٰۃ اور صدقات کا مال ہی کیوں نہ ہو۔تم انہیں زندہ خیال کرتے ہو حالانکہ وہ مردوں جیسے ہیں۔ سوائے اللہ کے چند بندوں کے جیسے صحرا میں ذرّہ ۔تم ان میں سے اکثر کو بدعتوں اور برائیوں میں غرق پاؤ گے۔ ان پر صدافسوس۔مرنے کے بعد وہ اللہ کو کیا جواب دیں گے۔ جب بھی عیسائیوں اور عیسائیت اختیار کرنے والوں کی جرأت

النصاری والمتنصّرین. فلا شك أن اثمه علی هؤلاء الغافلین. من المشایخ والعالمین. فإن الفتن کلها ما حدثت الا بتغافل العلماء والفقراء والأمراء. فیُسألون عنها یوم الجزاء. قالوا نحن معشر العلماء والفقراء. ثم عملوا عملا غیر صالح بالاجتراء. وطلبوا رزقهم بالمکائد والریاء. وتری بعض علماء هم ترکوا شغل العلم وأخلدوا إلی الأرض وفکر الزراعة. وما حفظوا مقامهم وماطلبوا فضل الله بالضراعة. وحسبوا عزازة فی الفلاحة. ونسوا حدیث الذلة الذی ورد بالصراحة. فالحاصل أنهم اختاروا مشاغل أخری کالحارثین. فکیف یقلبون الطرف إلی الدین وینصرون الدین؟ وکیف یجتمع فی قلب

بڑھتی ہے تو بلا شبہ اس کا گناہ ان غافل مشائخ اور علماء پر ہے۔ یہ تمام فتنے جو پیدا ہوئے وہ سب ان علماء، فقراء اور امراء کے تغافل کا نتیجہ ہیں۔ پس وہ جزا سزا کے دن اس کے متعلق پوچھے جائیں گے۔ وہ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ ہم علماء اور فقراء کی جماعت ہیں۔ پھر بڑی بیباکی سے غیر صالح عمل کرتے ہیں اور اپنی روزی فریب اور ریاء سے تلاش کرتے ہیں۔ تو دیکھتا ہے کہ ان کے علماء میں سے کچھ علم کے شغل کو چھوڑ چکے ہیں اور کلیۃً دنیا کے ہو کر رہ گئے ہیں اور کھیتی باڑی کی فکر میں رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے مقام کی پاسداری نہ کی اور نہ ہی تضرع کرتے ہوئے اللہ کا فضل طلب کیا اور یہ خیال کیا کہ ان کی تمام تر عزت کھیتی باڑی میں ہے۔ وہ (زراعت کے بارے میں) بالصراحت وارد ہونے والی ذلت کی حدیث کو بھول گئے۔ حاصل کلام یہ کہ انہوں نے زراعت پیشہ لوگوں جیسے دوسرے مشاغل کا انتخاب کر لیا۔ پس وہ دین کی طرف کیسے نگاہ کریں اور دین کی مدد کریں۔ پس ایک ہی دل میں کھلیان کی

واحد فكر العرمة وفكر الأمّة؟ ومن خرّ على دويل لن يفتح عليه باب الدولة. يسألون الناس كالنائحات والنادبات. وأضاعوا القائت في فكر الأقوات. وترى بعضهم يرهنون قبّور آباء هم. عند غرماء هم. ليتصرّفوا فيما وُقف عليها وليأكلوا ما عُرض على أجداث كبراء هم. وإن قلتَ يا عافاك الله أحسبت قبر أبيك شيئًا يُباع ويُشترى. يقول اسكت يا فضولي لا تعلم ما نعلم ونرى. ويعدون إلى ألف من كرامات أسلافهم. وما يخرج درّ من خلفهم من غير اخلافهم. يدورون بركوة اعتضدوها. وعصا اعتمدوها. وسبحة عدّوها. ولحًى طوّلوها ومدّوها. وحُللٍ خضّروها. وبَشرة نضّروها. كأنهم أبدال أو أقطاب. ثم يظهر بعد برهة

فکراورُامت کی فکر کیسے اکٹھی ہوسکتی ہے۔ جو شخص خس وخاشاک پر گر پڑے اس کے لئے سلطنت کے دروازے کبھی کھولے نہیں جاتے۔ وہ نوحہ اور بَین کرنے والی عورتوں کی طرح لوگوں سے مانگتے ہیں۔ انہوں نے مختلف الانواع غذاؤں کے تصوّر میں اپنی (موجود) قوت لَایَمُوت کو ضائع کردیا ان میں سے بعض تمہیں ایسے بھی نظر آئیں گے جو اپنے آباؤ واجداد کی قبریں اپنے قرض خواہوں کے پاس رہن رکھتے ہیں تا کہ وہ ان قبروں کے اوقاف کو اپنے تصرّف میں لائیں۔ اوران کے بڑوں کی قبروں پر جو چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں اُن کی آمدنی کھائیں۔ اگر تو انہیں کہے کہ اے بھلے آدمی! کیا تو اپنے باپ کی قبر کو ایسی چیز سمجھتا ہے جس کی خرید وفروخت ہوسکتی ہے؟ تو وہ جواب میں کہے گا کہ اے باتونی چُپ رہ! جو ہم جانتے اور دیکھتے ہیں تم اُسے نہیں جان سکتے۔ وہ اپنے اسلاف کی کرامات ہزار تک گنتے ہیں۔ ان کے تھنوں میں سے دودھ کی بجائے وعدہ خلافی نکلتی ہے۔ وہ کشکول لٹکائے ،عصا تھامے ، تسبیح کے دانے گنتے ، داڑھیاں بڑھائے اور پھیلائے ہوئے ۔ سبز چولے پہنے اور چہروں کو چمکائے ہوئے پھرتے ہیں گویا وہ ابدال ہیں یا اقطاب۔ مگر

﴿۹۸﴾

أنهم كلاب أو ذئاب. وغاية هممهم جراب. تُملأ فيه دراهم أو قسب وكناب. لا تجد فيهم علامة من فقرهم من غير الذوائب المرسلة إلى تحت الآذان. كمثل العلماء الذين لا يعلمون من غير رسم الإمامة والأذان. ولا تجد في حجراتهم أثرا من بركات. بل تجد كل أحد أبا ابى زيد في كذب وهنات. يأكلون أموال الناس بادّعاء القطبية والبدلية. ولا يعلمون من غير طواف القبور والبدعات الشيطانية. وبعضهم في المجامع يتغنّون. وكمثل وليدة المجالس يرقصون. وعلى رأس كل سنة لتجديد البدعات يجتمعون. تجد فيهم مكيدة السنور والفأرة. وسمّ الحيّة والجرارة. لا يوجد فيهم من الديانة الا اسمها. ولا من الشريعة الا

کچھ دیر بعد یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ کتّے یا بھیڑیئے ہیں۔ ان کی ہمتوں کی انتہا وہ تھیلا ہے جس میں درہم یا پھل اور مال و منال بھرا جاتا ہے۔ تو کانوں کے نیچے تک چھوڑی ہوئی لٹوں کے سوا ان میں فقر کی کوئی علامت نہیں پاتا۔ اُن علماء کی مانند جو امامت اور اذان کی رسم کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ تم اُن کے حجروں میں کسی برکت کا نشان تک نہ پاؤ گے۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک کو جھوٹ اور (دیگر) عیوب میں ابوزید (سروجی) کا بھی باپ پاؤ گے۔ وہ قطب اور ابدال کے دعویدار بن کر لوگوں کے مال کھاتے ہیں اور قبروں کے گرد چکّر لگانے اور شیطانی بدعتوں کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ ان میں سے بعض مجمعوں میں گاتے اور بازاری عورت (مُغَنّیه) کی طرح ناچتے ہیں اور ہر سال کے آغاز میں بدعتوں کی تجدید کی خاطر اکٹھے ہوتے ہیں۔ تم اُن میں بِلّی اور چوہے جیسی چالاکیاں اور سانپ اور زَرد بچھو جیسا زہر پاؤ گے۔ ان میں دین کا صرف نام اور شریعت کی صرف رسم پائی

رسمها. ترکوا أحکام الله ذی الجلال. وخرقوا شریعة أخرٰی کالمحتال. ونحتوا من عند أنفسهم أنواع الأوراد والأشغال. لا یوجد أثرها فی کتاب الله ولا فی آثار سید النبیین وخیر الرجال. ثم یقولون إنّا نؤمن بخاتم النبیین. وقد خرجوا من الدین کإخوانهم من المبتدعین. أَ نَزَلَ علیهم وحی من السماء فنسخ به القرآن وسُنّة سید الأنبیاء؟ کلا. بل اتّبعوا الشیاطین. وآثروا الإباحة وأهواء النفس علی ما أنزل أرحم الراحمین. وجاء وا بمحدثات خارجة من الدین. وأحدثوا بدعات بعد نبینا المکین الأمین. وبدّلوا حُللًا غیر حلل المسلمین. وقلّبوا الأمور أکثرها کأنهم لیسوا من المؤمنین. المزامیر أحب

جاتی ہے۔ انہوں نے خدائے ذوالجلال کے احکام ترک کر دئے ہیں۔ اور ایک حیلہ ساز شخص کی طرح ایک نئی شریعت اختراع کر لی ہے اور خود اپنی طرف سے طرح طرح کے ورد اور مشغلے تراش لئے ہیں۔ جن کا نہ تو کتاب اللہ میں اور نہ ہی سید المرسلین اور خیر الوریٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آثار میں کوئی نشان ملتا ہے۔ پھر دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ ہم خاتم النبیّن پر ایمان لاتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے بدعتی بھائیوں کی طرح دین سے خارج ہو چکے ہیں۔ کیا ان پر آسمان سے وحی نازل ہوئی ہے جس سے قرآن اور سید الانبیاءؑ کی سنت منسوخ ہوگئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ انہوں نے شیاطین کی اتباع کی ہے۔ اور اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن خدا کی نازل فرمودہ (وحی) پر انہوں نے اباحت اور نفسانی خواہشات کو مقدّم کیا ہے اور خارج از دین بدعتیں پیدا کرتے ہیں اور ہمارے صاحب مرتبہ اور امین نبیؐ کے بعد نئی نئی بدعتیں پیدا کی ہوئی ہیں۔ مسلمانوں کے لباسوں کو چھوڑ کر اور لباس پہن لئے ہیں۔ اور اکثر امور کو اُلٹ پلٹ دیا ہے گویا وہ مومنوں میں سے نہیں ہیں۔ گانا بجانا انہیں تلاوتِ قرآن سے زیادہ

﴿۹۹﴾

إليهم من تلاوة القرآن. و دقاقير الشعراء أملح في أعينهم من آيات الله الرحمان. خرجوا من الدين كما يخرج السهم من القوس. وداسوا أوامر الله كل الدوس. ما ترى فيهم ذرّة من اتّباع السُنّة. ولا كفتيل من السير النبوية. وكثير منهم فتحوا أبواب الإباحة. وأووا إلى عقيدة وحدة الوجود ليكونوا آلهة وليستريحوا من تكاليف العبادة. يقولون أن كثيرا من الناس رأوا من دعاء نا وجه الاهواء ليظن ان الأمر كذالك وهم من الأولياء. وليسعى الناس إليهم بد راهم كما يسعون إلى الصلحاء. وإذا قُرء عليهم كتاب اللّٰه أو قول رسوله لا يُطربهم شيء من ذالك. ثم إذا قُرء بيت من الأبيات فإذا هم يرقصون. ومن لعنه الله فمن يفتح عيونه؟ فليعملوا ما يعملون.

مرغوب ہے اور شعراء کی لاف زنی ان کی نگاہوں میں خدائے رحمان کی آیات سے زیادہ ملاحت رکھتی ہے۔ وہ دین سے اس طرح نکل گئے ہیں جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ انہوں نے اوامرِ الٰہی کو کُلّیۃً پامال کر دیا ہے۔ تجھے ان میں ذرّہ بھر بھی اتباع سنت نظر نہیں آئے گی اور نہ ہی سیرتِ نبویؐ کا شائبہ تک دکھائی دے گا۔ اُن میں سے اکثر نے اِباحت کے دروازے کھولے ہوئے ہیں۔ اور خدا بننے کے لئے اور عبادت کی مشقتوں سے بچنے کے لئے وحدت الوجود کے عقیدہ کی پناہ لئے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اکثر لوگوں کی خواہشات ہماری دعا کی وجہ سے پوری ہوئی ہیں تا کہ یہ یقین کر لیا جائے کہ فی الواقع ایسا ہی ہے اور وہ واقعی اولیاء میں سے ہیں اور تا کہ اِس طرح لوگ مال و دولت لے کر ان کی طرف بھاگتے چلے آئیں جس طرح وہ صلحاء کی جانب دوڑ کر آتے ہیں۔ اور جب اُن پر کتاب اللہ پڑھی جائے یا رسول اللہؐ کا کوئی قول پیش کیا جائے تو انہیں اس سے ذرّہ بھی خوشی حاصل نہیں ہوتی۔ ہاں جب کوئی شعر پڑھا جائے تو جھومتے ہوئے یکدم رقص کرنے لگتے ہیں۔ جس شخص پر اللہ لعنت کرے تو پھر بھلا اور کون ہے جو اس کی آنکھیں کھولے۔ پس وہ جو چاہیں کریں۔

فی ذِکر طوائف أخری مِن المُسْلِمِین

قد سمعتم من قبل ذکر أعیان الإسلام. ورجالهم الکرام. فلعلّکم تظنون أن عامتهم معصومون من السّیئَات. فاعلموا أنهم کمثل کبرائهم ما غادروا شیئا من ارتکاب المعاصی والمنهیات. وتراهم مسلوب الهمّة. کثیر النهمة. هالکین من سمّ الغفلة. یأکل بعضهم بعضا کدود العذرة . ویترکون أوامر الله من غیر المعذرة. قد فشا الکذب بینهم والفسق والفحشاء. والبخل والغلّ والشحناء. یشربون کأسا دهاقا من الصهباء. ویُصبحون فی القمر والزمر بترك الحیاء. یقولون نحن المسلمون ثم لا یتوبون من نجاسة الدنان. کأنهم لا یؤمنون بالدیّان.

مسلمانوں کے دیگر گروہوں کے بیان میں

اس سے پہلے آپ اسلام کے اکابر اور معززین کا ذکر سن چکے ہیں۔ پس شاید تم یہ گمان کرو کہ ان کے عوام برائیوں سے بچے ہوئے ہیں۔ پس یاد رہے کہ وہ اپنے بڑوں جیسے ہی ہے۔ معاصی اور محرمات کے ارتکاب میں انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ تم دیکھو گے کہ وہ پست ہمت، لالچی، غفلت کے زہر کے مارے ہوئے ہیں اور گند کے کیڑوں کی طرح ایک دوسرے کو کھاتے ہیں۔ وہ بغیر کسی عذر کے اللہ کے احکام کو ترک کرتے ہیں۔ جھوٹ، فسق، بے حیائی، بخل اور کینہ اور دشمنی ان میں عام ہے۔ وہ شرابِ اَحْمَر کے چھلکتے جام لنڈھاتے ہیں اور صبح تک نہایت بے حیائی اور ڈھٹائی سے جُوا کھیلتے اور راگ رنگ میں لگے رہتے ہیں۔ وہ دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں مگر شراب کی نجاست سے توبہ نہیں کرتے۔ گویا کہ وہ خدائے

یکذبون بأدنی طمع فی الشهادات. ویجاوزون حد العدل عند المعادات. نسوا شروط التقاة. وذهلوا حقوق المؤاخاة. ومرضوا بمرض لا ینفعه أسیٌّ ولا فلسفیٌّ. وما استعصم منه ألمعیٌّ ولا غبیٌّ. حتی عاد زمان الجاهلیة بعد ذهابه. وفقد الماء وختل کل امرءٍ بسرابه. وظهرت فی الأعین خیانته. وفی الألسن خیانته. وفی الزهادة خیانته. وفی العبادة خیانته. وما بقی جریمة الا وهی توجد فی المسلمین. وجمعوا فی أعمالهم إتلاف حقوق اللّٰه وحقوق المخلوقین. یوجد فیهم السارقون. والسفاکون والمزوّرون. والکاذبون والزانون. والأساری فی عادات الفسق والفحشاء والخائنون الجائرون. وعبدة

﴿۱۰۰﴾

حسیب پر ایمان نہیں رکھتے۔ وہ تھوڑے سے طمع کی خاطر گواہیوں میں جھوٹ بولتے ہیں اور دشمنی کے وقت حدِّ اعتدال سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ تقویٰ کی شرائط کو بھول چکے ہیں اور مؤاخات کے حقوق کو بھلا دیا ہے اور ایسی مرض میں مبتلا ہیں کہ کوئی معالج اور فلسفی اسے ٹھیک نہیں کر سکتا۔ اس بیماری سے نہ کوئی انتہائی ذہین محفوظ رہا اور نہ کوئی کند ذہن۔ یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیت رخصت ہونے کے بعد پھر عَود کر آیا ہے۔ پانی مفقود ہوگیا ہے اور زمانے کی سراب سے ہر شخص دھوکا کھا رہا ہے۔ آنکھوں میں زبانوں میں اور زہد وعبادت میں اس (زمانہ جاہلیت) کی خیانتیں ظاہر ہو چکی ہیں اور کوئی جرم ایسا نہیں جو مسلمانوں میں پایا نہ جاتا ہو۔ انہوں نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ضائع کرنا اپنے اعمال میں جمع کر لیا ہے۔ اُن میں چور، سفّاک، فریب کار، جھوٹے، زانی، فسق وفجور کی عادات کے اسیر، خائن، ظالم، قبروں کے پجاری اور مشرک،

القبور والمشركون. والعائشون في حلل الإباحة والدهريون. ولا يوجد جريمة الا ولهم سهم فيها كما أنتم تعلمون. وإن كنتَ تشكّ فاسأل حدّاد سجنٍ من السجون.

اباحت کے جامہ میں زندگی گزارنے والے اور دھریئے پائے جاتے ہیں۔ اور جیسا کہ تجھے معلوم ہی ہے کہ کوئی ایسا جرم نہیں کہ جس میں ان کا حصہ نہ ہو۔ اگر تجھے اس بارے میں کوئی شک ہو تو بے شک کسی داروغۂ جیل سے پوچھ لے۔

فِي ذِكر الفِتنِ الخارجيَّة

بیرونی فتنوں کے بیان میں

إن أكبر الفتن في هذه البلاد. فتنة الإلحاد والارتداد. وترون كثيرا من أهل الردّة يمشون في بلادنا كالجراد المنتشرة. ديس المسلمون تحت أقدام القسوس. وقُلّبت قلوبهم وجُعلت طبائعهم كالثوب المعكوس. وشُغفوا بمكائد أهل الصلبان. ومسائل العصمة والكفارة والقربان. وترون أنهم يُرغّبونهم في دينهم بكل ذريعة وأداة. ولو بفتاة. ويجذبون كل ذي مجاعة و بوسَى. إلى إلٰهٍ نُحت بعد موسٰى.

ان علاقوں میں سب سے بڑا فتنہ الحاد و ارتداد کا فتنہ ہے اور تم دیکھ رہے ہو کہ بہت سے مرتدین ہمارے ان علاقوں میں پراگندہ ٹڈیوں کی طرح چل پھر رہے ہیں۔ پادریوں کے قدموں کے نیچے مسلمان روندے گئے ہیں۔ ان کے دل اور طبیعتیں الٹے کپڑے کی طرح پلٹا کھا گئی ہیں۔ اور وہ عیسائیوں کے مکائد اور عصمت، کفّارہ اور قربانی کے مسائل پر فریفتہ ہو گئے ہیں۔ تم دیکھ رہے ہو کہ وہ (عیسائی) ہر ذریعہ اور ہر حربہ سے انہیں اپنے دین کی طرف راغب کرتے ہیں۔ خواہ نوجوان لڑکی کے ذریعہ۔ وہ ہر بھوکے اور بدحال شخص کو (حضرت) موسیٰؑ کے بعد خودتراشیدہ خداوندکی

فیجیئهم کل من ارتاد مُضیفًا. لیقتاد رغیفًا. و یسوق الجهلاء حادی السغب. إلی البِیَع التی هی أصل البوار والشغب. ویُرغبونهم فی خفض عیش خضل. وکانوا من قبل کابن سبیل مرمل. وکان الطوی زاد جوی الحشا. فآثروا الرغفان علی الدین کما تری. و شربوا من کأسهم. و تلطّخوا من أدناسهم. و إنهم دخلوا دیارنا کطارق إذا عری. فنوّموا الأشقیاءَ وَ نفوا عن السعداء الکری. وضل کثیر من تعلیماتهم. ولُدِغوا من حَیَواتهم. حتی صُبّغوا بصبغتهم. ودخلوا فناء ملّتهم. وما کان فیهم رجل ینفی ما رابهم. ویستسلّ السهم الذی انتابهم. ووسّعوا

طرف کھینچتے ہیں۔ پس ہر وہ شخص جو میزبان کی تلاش میں ہوتا ہے وہ ان کے پاس چلا آتا ہے تا کہ روٹیاں توڑے۔ بھوک کا حُدِی خوان جاہلوں کو اُن گرجوں کی طرف ہانک کر لے جاتا ہے جو تباہی اور فتنہ وفساد کی جڑ ہیں۔ وہ تنعم اور آسودہ حال زندگی کی ترغیب دیتے ہیں جبکہ اس سے پہلے وہ ایسے مسافر کی طرح تھے جس کا زادِراہ ختم ہو چکا ہو اور بھوک نے پیٹ کی جلن کو بڑھا دیا ہو۔ انہوں نے روٹی کو دین پر مقدم کر لیا جیسا تم دیکھ رہے ہو، اور انہیں کے جام سے انہوں نے پیا اور ان کی میل کچیل سے وہ آلودہ ہو گئے ہیں۔ اور وہ ہمارے ملک میں رات کو آنے والے کی طرح داخل ہوئے۔ انہوں نے بدبختوں کو سلا دیا ہے اور نیک لوگوں کی نیند حرام کر دی ہے۔ بہت ہیں جو ان کی تعلیمات کی وجہ سے گمراہ ہو گئے اور ان کے سانپوں سے ڈسے گئے، یہاں تک انہیں کے رنگ میں رنگے گئے اور ان کی مِلت کے آنگن میں داخل ہو گئے۔ ان میں ایسا کوئی شخص نہ رہا جو اُن کے شکوک رفع کرتا اور ان کو پے در پے لگنے والے تیر نکالتا۔ انہوں نے

﴿۱۰۱﴾

الحريّة كل التوسيع. وفرّقوا بين الأمّ والرضيع. وارتدّ فوج من المسلمين. وكذّبوا وشتموا سيد المرسلين. وترون الآخرين قد قاموا لتوديع الإسلام. وتكذيب خير الأنام. عُكمت الرحال. وأزف الترحال. وقد أظهروا شعار الملّة النصرانية. ونضوا عنهم كل ما كان من الحلل الإيمانية. والذين تنصّروا ما تركوا دقيقة من التحقير والتوهين. وأضلّوا خلق الله كالشيطان اللعين. فالذين كانوا من أبناء المسلمين وحفدتهم. صاروا من جنودهم وحفدتهم. وأكملوا أفانين الكيد. ليتحاشوا لهم كل نوع الصيد. ولا شك أنهم أفسدوا اِفْسادًا عظيمًا. وجعلوا إلهًا عَظْمًا رميمًا. وخدعوا جهلاء الهند بطلاوة العلانية.

پوری طرح آزادی دے دی اور ماں اور دودھ پیتے بچے کو ایک دوسرے سے جُدا کر دیا۔ اور مسلمانوں کی ایک فوج مرتد ہوگئی اور انہوں نے سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جھٹلایا اور گالیاں دیں اور کچھ ایسے لوگ بھی دیکھتے ہو جو اسلام چھوڑنے اور خیرالانامؐ کی تکذیب کے لئے تیار کھڑے ہیں (گویا) کجاوے کَس لئے گئے ہیں اور کوچ کی گھڑی آن پہنچی ہے اور انہوں نے عیسائی مذہب کے طور طریقوں کا اظہار کیا ہے اور وہ ایمانی جامے جو کبھی انہوں نے پہن رکھے تھے اب انہیں اتار پھینکا ہے اور وہ جو عیسائی ہو چکے ہیں، انہوں نے تحقیر و توہین میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اور شیطانِ ملعون کی طرح مخلوق خدا کو گمراہ کیا اور وہ جو مسلمانوں کے بیٹے اور پوتے تھے وہ ان کے لشکری اور خدمت گزار بن گئے اور رنگارنگ کی فریب کاری کو کمال تک پہنچا دیا تا کہ وہ ہر قسم کے شکار کو اپنے پاس جمع کر لیں۔ اور بلاشبہ انہوں نے بہت بڑا فساد برپا کیا اور ایک بوسیدہ ہڈی کو اپنا معبود بنالیا اور ظاہری چمک دمک اور خُبثِ باطن سے ہندوستانی جاہلوں کو دھوکا دیا اور چاندی میں لپٹے ہوئے گوبر

وخبثة السنيّة. وضيّعوا دُرر الإسلام بروث مُفضّض. وكنف مُبيّض. وصرفوا الناس من الهداية إلى الضلال. ومن اليمين إلى الشمال. يُصلّتون ألسنهم كالعضب الجراز. ويتركون متعمّدين طريق التعظيم والاعزاز. وبِيَعُهم مناخ للعيس. ومحطّ للتعريس. وما ترى بلدة من البلاد الا وتجد فيها فوجا من أهل الردة و الارتداد. وقد تنصّروا بسهم من المال لا بالسهام. وكذالك أُغِيرَ على ثلث ملّة الإسلام. وسُلب منّا أحبابنا وعادا من واخا. ومُطرنا حتّى صارت الأرض سُواخٰى. داخوا بلادنا. وأحرقوا أكبادنا. وأفسدوا أولادنا. وإنهم فرق ثلاث فى الفساد. وفى مراتب الارتداد. فرقة تركوا بالجهرة دين الأجداد.

اور سفیدی کئے ہوئے بیت الخلاء کے بدلے اسلام کے گوہر ہائے بے بہا کو ضائع کر دیا اور لوگوں کو ہدایت سے گمراہی کی طرف اور دائیں سے بائیں پھیر دیا۔ تیز تلوار کی طرح زبانوں کو تیز اور دراز کرتے ہیں اور جان بوجھ کر تعظیم وتکریم کی راہ کو ترک کرتے ہیں۔ ان کے گرجے اونٹوں کے باڑے اور آرام گاہ ہیں۔ تمہیں ملک میں کوئی ایسا شہر نظر نہیں آئے گا جہاں مرتدوں کی کوئی نہ کوئی فوج نہ ہو۔ وہ تیروں سے نہیں بلکہ مال میں سے حصہ لینے کے لئے عیسائی بنے اور اس طرح ملتِ اسلامیہ کے ایک تہائی حصے پر غارت گری کی گئی۔ اور ہمارے احباب ہم سے چھین لئے گئے جس نے بھائی چارہ کیا اُس سے عداوت کی گئی اور ہم پر اتنی بارش برسائی گئی کہ زمین دلدل بن گئی۔ انہوں نے ہمارے ملکوں کو زیر کر لیا اور ہمارے گھر جلا ڈالے اور ہماری اولاد کو بگاڑ دیا۔ فساد اور ارتداد کے مراتب میں وہ تین گروہ بن گئے۔ ایک گروہ وہ ہے

وقوم آخرون تری صورهم كالمسلمين و قلوبهم مجذومة من الإلحاد. قرأوا العلوم الجديدة. و أكلوا تلك العصيدة. و صاروا كالملحدين. لا يصومون ولا يُصلّون. بلّ تراهم على المتعبّدين الصائمين ضاحكين. فهم أقرب إلى الإلحاد من الإيمان. وإلى الشيطان من الرحمان. لا يؤمنون بالحشر ولا بالجنة والنار. ولا بالملا ئكة ولا بوحى الذى هو مدار شريعة نبيّنا سيد الأخيار. دخلوا فى بطن فلاسفة النصرانيين. فما خرجوا منه الا فى حُلل الملحدين. وثقوا بوميضهم وهو خُلّب. واغترّوا بصدقهم وهو قُلّب. اسودّت صدورهم كأنها ليلة فتية الشباب. غدافية الإهاب.

جس نے کھلم کھلا اپنے آباؤ اجداد کے دین کو چھوڑ دیا اور دوسرے لوگ وہ ہیں جن کی صورتیں تو مسلمانوں جیسی ہیں لیکن ان کے دل الحاد کی وجہ سے مجذوم ہیں۔ انہوں نے علوم جدیدہ پڑھے اور اس کا حلوہ کھایا اور ملحدوں جیسے ہوگئے۔ نہ روزہ رکھتے ہیں اور نہ نماز پڑھتے ہیں۔ بلکہ تو انہیں عبادت گزاروں اور روزے داروں کی ہنسی اُڑاتے دیکھے گا۔ وہ ایمان کی نسبت الحاد کے اور رحمان کی نسبت شیطان کے زیادہ قریب ہیں۔ وہ حشر نشر٬ جنت اور جہنم پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ فرشتوں اور اس وحی کو مانتے ہیں جو ہمارے سید الاخیار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی مدار ہے۔ وہ عیسائی فلاسفروں کے حلقہ میں داخل ہوئے اور ملحدوں کے جامہ میں ملبوس ہی اُس سے باہر نکلے۔ انہوں نے اُن کی چمک دمک پر بھروسہ کیا حالانکہ وہ محض دھوکا تھا۔ انہوں نے ان کے صدق سے دھوکا کھایا۔ حالانکہ وہ چال بازی تھی۔ ان کے سینے سیاہ ہوگئے گویا کہ وہ ایک ایسی رات ہیں جو اپنے پورے

﴿۱۰۲﴾

وما بقيت الآذان ولا العيون. وغشيهم كبر الفلسفة كما يغشى الجنون. ويقولون إنّا نشرب النُقاخ. والعامّة لا يتجرّعون الا الأوساخ. وقوم دونهم لبسوا لباس النصرانيين. ويقولون إنّا نحن من المسلمين. ومع ذالك فرغوا من الصلاة والصيام. وإن كانوا لا يضحكون على الإسلام. لا ترى شيئا معهم من حلل أهل الإيمان. بل ترى شعارهم كشعار أهل الصلبان. لا يتزوّجون الا بناتهم. ولا يحمدون إلا حصاتهم. شروا بالدنيا الشرع والورع. كرجل أجبأ الزرع. واذا أمعنتَ النظر في وسمهم. وسرحت الطرف في ميسمهم. ما ترى على وجوههم آثار نور المؤمنين. ولا سمت الصالحين. فهؤلاء أحداث

جو بن پر ہو اور سیاہ چمڑے جیسی تاریک وتار ہو۔ نہ کان بچے اور نہ آنکھیں۔ فلسفے کی بڑائی ان پر ایسی چھا چکی ہے جیسے جنون (عقل پر) چھا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم صاف پانی پیتے ہیں جبکہ عوام گدلا پانی پیتے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور قوم ہے جنہوں نے لباس تو عیسائیوں جیسا پہن رکھا ہے لیکن کہتے یہ ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ بایں ہمہ وہ نماز اور روزے سے فارغ ہیں۔ گو وہ اسلام کا مذاق نہیں اُڑاتے لیکن تو ان میں اہل ایمان کی سی خُو بُو نہیں پائے گا۔ بلکہ ان کا طور طریقہ عیسائیوں جیسا ہے۔ وہ ان کی لڑکیوں سے ہی شادی کرتے ہیں اور صرف ان کی دانش کی ہی تعریف کرتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کی خاطر شریعت اور تقویٰ کو بیچ دیا ہے، بالکل اس شخص کی طرح جو کھیتی کو اس کے تیار ہونے سے پہلے ہی فروخت کر دیتا ہے۔ اگر تو ان کے خدوخال اور چہرے مُہرے کو گہری نظر سے مشاہدہ کرے تو نہ تو ان کے چہروں پر مومنوں کے نور کے آثار نظر آئیں گے اور نہ ہی صالحین کا طور طریقہ۔ یہ ہیں ہماری قوم کے نوجوان جن پر مستقبل کا

قومنا یُتّکأ علیهم فی الأیام المستقبلة. ویذکرون بالثناء والمحمدة. وترون الإسلام فی زماننا هذا کأسیرٍ یُحبس. أو کدریئة تُدْعَس. والذین یقرء ون فی مدارس القسوس من الصبیان. تری أکثرهم یُشابهون أهل الصلبان. ترکوا النظیف. وآثروا الجیف. وتقمّأوا روُث الضلالة. کما کانوا یتقمّأون عظام العلوم المروّجة. وما خرجوا من المدارس حتی خرجوا من الملّة. وعلی الخرء تداکئوا. وعلی القذر تکأکأوا. وإن الذین یدرسون من النصاری شرهم أکبر وتأثیرهم أعظم من قسوس آخرین. وإن اکثر صبیان دیننا یقرء ون فی مدارس هذه المضلّین. فإنّا لله علی حالة المسلمین. وتأتی نساؤهم

دارومدار ہے اور ان کا تعریف و ستائش سے ذکر ہوتا ہے۔تم ہمارے اس زمانے میں اسلام کو ایک محبوس اسیر کی مانند دیکھ رہے ہو۔ یا پھر اس نشان ہدف کی طرح جس پر چاند ماری کی جاتی ہے۔اور جو بچے پادریوں کے سکولوں میں پڑھتے ہیں تم دیکھو گے کہ اُن میں سے اکثر عیسائیوں کے مشابہ ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے صاف ستھری چیز کو چھوڑ دیا اور مردار کو ترجیح دی۔ ضلالت کے گند کو انہوں نے آہستہ آہستہ اس طرح جمع کر لیا ہے جس طرح وہ بڑے بڑے مروّجہ علوم جمع کیا کرتے تھے اور اُس وقت تک ان مدارس سے نہیں نکلتے جب تک وہ ملتِ (اسلامیہ) سے خارج نہ ہو گئے ہوں۔وہ نجاست پر لپکے اور گند پر اُمڈ پڑے۔ عیسائیوں کے مدرّسین کا شر اور ان کی تاثیر دوسرے پادریوں سے بڑھ کر ہے۔ ہمارے دین کے اکثر بچے ان گمراہ کرنے والوں کے مدارس میں پڑھتے ہیں۔ مسلمانوں کی اس حالت پر اِنَّا لِلّٰہ ہی پڑھا جا سکتا ہے۔اُن کے کلیساؤں کی خادمائیں مسلمانوں کے

﴿۱۰۳﴾ المحررات فی بیوت أهل الإسلام. ویوسوسن فی صدورهن بأنواع الحِیَل والاهتمام. وقد یرتد أحد منهن فیخرجونها کالسارقین. فیجری ما یجری علی قلوب المتعلقین. وقد یحصل لهم کثیر من یتامی هذا الدین. فیُنصّرونهم وهم ألوف عندهم و یزیدون کل یوم من قوم مجدبین. ومن الذین ماتت اٰباءهم من الطاعون أو حوادث أخری فقمشهم القسوس من الأرضین. فلبثوا کرهنة لدیهم حتی صاروا من المتنصّرین. وعُرِضَ علیهم الخنزیر فأکلوه. وقیل لسبّ المصطفٰی فسبُّوه وصاروا أوّل الکافرین.

گھروں میں آتی ہیں اور ان کے دلوں میں طرح طرح کے مکروں اور کوششوں سے وسوسے پیدا کرتی ہیں اور اس طرح ان عورتوں میں سے کوئی نہ کوئی عورت مرتد ہو جاتی ہے اور وہ چوروں کی طرح اُسے لے کر نکل جاتے ہیں۔ اس وجہ سے اُس کے متعلقین کے دلوں پر جو گزرتی ہے سو گزرتی ہے۔ اور کبھی کبھار انہیں بہت سے مسلم یتیم بچے مل جاتے ہیں۔ پس وہ انہیں عیسائی بنا لیتے ہیں اور وہ ان کے پاس ہزاروں میں ہیں اور تنگدست لوگوں میں سے ہر روز یہ تعداد بڑھتی جارہی ہے اور ان میں سے بھی جن کے ماں باپ طاعون یا دیگر حادثات سے مر جاتے ہیں تو پادری انہیں مختلف علاقوں سے اپنے گرد جمع کر لیتے ہیں پھر وہ ان کے پاس گروی رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ عیسائی ہو جائیں۔ انہیں سؤر پیش کیا جاتا ہے اور وہ اسے کھاتے ہیں۔ اور انہیں یہ کہا جاتا ہے کہ (حضرت محمدؐ) مصطفٰیؐ کو گالیاں دو اور وہ آپؐ کو گالیاں دیتے ہیں اور اوّل درجے کے کافر ہو جاتے ہیں۔

فی علاج ھذہ الفتن

قد ثبت ممّا سبق أن ھذہ الفرق کلھم لا یقدرون علی اصلاح الناس. ولا علی دفع الوسواس الخنّاس. ولا أُصطید بھم إلی ھذا الحین صید المراد. وما ارتقی الناس بھذہ الذرائع إلی ذُرَی الصدق والسداد. وما رأیتم أحدًا منھم أصلح المفسدین. أو احتکأ قولہ فی قلوب المجرمین. أو کفأ وعظہ من المنکرات. وجعل من التوابین والتوابات. وکیف یُرجی منھم صلاح وإن قلوبھم فسدت. وصارت کقربة قضئت. فھل یھدی الأعمی الأعمٰی؟ أو یُداوی الوعث من لا یقلع عنہ الحمّی؟ وھل یوجد فیھم رجل یُوصل إلی نور الیقین؟ وھل یُرِی سبیلا من ھو من العمین. وھل من الممکن أن یلج فی سم الخیاط الھرجاب.

ان فتنوں کے علاج کے بارے میں

گزشتہ بیان سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ سب کے سب فرقے لوگوں کی اصلاح اور خنّاس شیطان کو دور کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اور اب تک ان کے ذریعہ سے صیدِ مراد ہاتھ نہیں آیا۔ اور نہ ہی ان ذرائع سے لوگ صدق وسداد کی چوٹیوں پر چڑھ سکے ہیں۔ تم نے ان میں سے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس نے مفسدوں کی اصلاح کی ہو۔ یا اُس کی بات مجرموں کے دلوں میں اتری ہو یا اُس کی وعظ ونصیحت نے لوگوں کو برائیوں سے روکا ہو اور انہیں توبہ کرنے والے اور توبہ کرنے والیاں بنایا ہو۔ اور ان سے نیکی کی امید کیسے جا سکتی ہے جبکہ ان کے اپنے دل ہی بگڑے ہوئے ہیں اور وہ اس مشکیزے کی طرح ہو گئے جو بدبودار ہو۔ کیا ایک اندھا دوسرے اندھے کو راہ دکھا سکتا ہے؟ یا جس کا اپنا بخار نہیں اترتا کیا وہ دائمی مریض کا علاج کر سکتا ہے؟ کیا اُن میں کوئی ایسا شخص ہے جو نورِ یقین تک پہنچانے والا ہو؟ کیا وہ جو اندھا ہے وہ راہ دکھا سکتا ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے یا

أو یرعی الغنم الذئاب؟ سلّمنا أن العلماء یعظون. ولکن لا نُسلّم أنهم یتعظون. وقبلنا أنهم یقولون. ولکن لا نقبل أنهم یفعلون. وهل عیبٌ أفحش من القول من غیر العمل؟ وهل یُتَوَقّع أن یکون خائبٌ مظهرًا للأمل؟ فاترکوا کل أحد من هذه الفرق مع کیده وکدّه. وتحسّسوا لعلّ الله یأتی أمرًا من عنده. والله إن هذه فتن لن تصلح بهذه الذرائع ولا بشوری ومُنتَدی. ولا بتجمیر البعوث علی ثغور العدا. ولا بأساة آخرین. وإن هم الا من المتصلّفین. وإن مثل جاهل یتصلّف بعلمه وعرفانه. کمثل جرو صأصأ قبل أوانه. أو کذباب یسابق البازی فی طیرانه. فاعلموا یا مواسی المسلمین. وأساة المتألّمین. أن علاج القوم فی السماء. لا فی

﴿۱۰۴﴾

بھیڑیئے بھیڑوں کی رکھوالی کریں۔ہم تسلیم کرتے ہیں کہ علماء وعظ کرتے ہیں لیکن ہمیں یہ تسلیم نہیں کہ وہ خود نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ہم ان کی گفتار کے تو قائل ہیں لیکن ان کے کردار کے قائل نہیں۔کیا بغیر عمل کے بات کہنے سے بھی بُرا کوئی عیب ہے۔ اور کیا ایک ناکام قنوطی (Pessimist) سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ رجائیت (Optimism) کا مظہر ہو۔پس تم ان فرقوں میں سے ہر ایک فرقہ کو اس کی تدابیر اور اس کی مساعی سمیت چھوڑ دو۔اور تم جستجو کرو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے کوئی امر ظاہر کر دے۔ بخدا اِن فتنوں کی اصلاح ان مذکورہ بالا ذرائع سے ہرگز نہ ہوگی اور نہ ہی کسی شوریٰ اور کانفرنس سے، اور نہ ہی لشکروں کو دشمن کی سرحدوں پر جمع کرنے سے اور نہ ہی دوسرے معالجین سے۔وہ تو صرف لاف زنی کرنے والے ہیں۔اُس جاہل کی مثال جو اپنے علم وعرفان پر شیخی بگھارتا ہے اُس پلّے جیسی ہے جو وقت سے کچھ دیر پہلے اپنی آنکھیں کھول دے۔یا اُس مکھی کی طرح ہے جو اُڑنے میں باز کا مقابلہ کرے۔پس اَے مسلمانوں کے ہمدردو اور دُکھیوں کے معالجو! یاد رکھو کہ اس قوم کا علاج آسمان میں ہے۔نہ کہ دانشوروں کے ہاتھ میں۔

أيدى العقلاء. اقرأوا قصص السابقين فى الكتاب المبين. وما بُدّلت سُنن الله فى الآخِرين. أتطلبون علاج المرضى من ملوككم وعلمائكم ومشائخكم وعقلائكم؟ عفى الله عنكم لا أفهم غرض آرائكم. يا سبحان الله أى طريق اخترتم؟ وإلى أى شعب مررتم؟ أوَ تظنّون أن الوقت ليس وقت الإمام. وهو بعيد من هذه الأيام؟ وترون بأعينكم غلبة الضلالة. وطوفان الجهالة. فما لكم لا تعرفون الأوقات. ولا تتألّمون على ما فات؟ وإن قيل لكم إن فلانا قد بلغ العشرين وشابه البرزوغ. فتفهمون من غير توقف أنه ترعرع وناهز البلوغ. فما لكم لا تفهمون مواقيت نُصرة الدين. ولا تتركون الشك مع رؤية أنوار اليقين؟ وترون ميسم الإسلام. كميسم مريض ديس

کتابِ مبین (قرآن) میں تم گزشتہ امتوں کے واقعات پڑھو۔ اور آخرین کے لئے اللہ کی سنت بدلی نہیں گئی۔ کیا آپ اپنے بادشاہوں، علماء، مشائخ اور دانشوروں سے ان بیماروں کا علاج ڈھونڈتے ہو۔ اللہ آپ کو معاف فرمائے۔ آپ کی آراء کی غرض میری سمجھ سے بالا ہے۔ سبحان اللہ! تم نے یہ کیا طریق اختیار کر لیا اور کس گھاٹی کی طرف تم چل نکلے کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یہ وقت امام (کے ظہور) کا وقت نہیں اور وہ اس زمانہ سے بہت دور ہے۔ جبکہ تم خود اپنی آنکھوں سے گمراہی کے غلبہ اور جہالت کے طوفان کو دیکھ رہے ہو۔ تم وقت کو کیوں نہیں پہچانتے اور جو ہاتھ سے جاتا رہا اس پر کیوں دُکھ محسوس نہیں کرتے۔ اگر تم سے یہ کہا جائے کہ فلاں شخص بیس سال کا ہو گیا ہے اور بھرپور جوان کی مانند ہو گیا ہے تو تم بلاتوقف یہ سمجھ جاتے ہو کہ وہ نوخیز جوان ہو گیا ہے اور بلوغت کو پہنچ گیا ہے۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نصرتِ دین کے موعود وقت کو نہیں سمجھتے؟ اور انوارِ یقین دیکھنے کے باوجود شک کیوں ترک نہیں کرتے؟ تم اسلام کے چہرے کو دیکھ رہے ہو کہ وہ ایک ایسے بیمار کا چہرہ ہے جو دکھوں کے نیچے پامال ہو گیا۔ تم مشاہدہ کر رہے ہو

تحت الآلام. وتشاهدون انكفاء كمال الملّة. إلى اكمال الذلّة. وقد نسبت من المزايا إلى الخطايا. ثم لا يبرح لكم ما نزلت من البلايا. ما نرى فيكم خدّام الدين عند طوفان هذه الضلالة. ولو طُلبوا على الجعالة. بل كل نفس ذهبت إلى اهواء ها. وزعمت أن الخير في استيفاء ها. نسوا وصايا الرحمان. التى لُقّنوها فى القرآن. وتبيّن أنهم استضعفوا سفارة الرسول المقبول. واستشعروا تكذيب كتاب الله وردّوا كل ما جاء هم من المنقول. واتّخذوا الجدّ عبثًا. وحسبوا التبر خبثًا. وايم اللّٰه لطالما فكّرتُ فى أحوالهم. وولجتُ أجمة خيالهم. فما وجدتُ فيها من غير أوآبد الشهوات. وسباع الظلم والظلمات. يجوبون الموامى من

کہ ملتِ اسلام کا کمال ذلت کے کمال کی طرف پلٹ گیا ہے اور اِس کی خوبیوں کو خطاؤں سے منسوب کیا جا رہا ہے پھر بھی تم کو یہ محسوس نہیں ہوتا کہ اس پر کیا کیا آفتیں نازل ہو چکی ہیں۔ ضلالت کے اس طوفان میں بھی ہمیں دین کے خدّام دکھائی نہیں دیتے خواہ انہیں اُجرت پر ہی طلب کیا جائے بلکہ ہر شخص اپنی خواہشات کے پیچھے لگا ہوا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ سب خیر اُن خواہشات کو پورا کرنے میں مضمر ہے۔ وہ خدائے رحمان کے ان تاکیدی احکام کو بھول گئے جن کی قرآن کریم میں انہیں تلقین کی گئی تھی۔ اور اس سے یہ خوب ظاہر ہو گیا کہ انہوں نے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارت کو کمزور سمجھا اور کتاب اللہ کی تکذیب کو اپنا شعار بنا لیا اور جب بھی ان کے سامنے کوئی منقولی بات پیش کی گئی تو انہوں نے اسے ردّ کر دیا، سنجیدہ اُمور کو عبث جانا اور خالص سونے کو کھوٹا سمجھا۔ اللہ کی قسم! میں نے اکثر ان کے احوال پر غور کیا ہے اور اُن کے خیالات کے بَن میں داخل ہوا تو میں نے اُن میں شہوات کے چرندے اور ظلم وظلمات کے درندوں کے علاوہ کچھ نہ پایا۔ وہ کسی محافظ کی مصاحبت کے

﴿۱۰۵﴾

غیر مصاحبة خفیر. ویُبارزون العدا من غیر استصحاب جفیر. ولا ینفی کلمهم ما راب المرتابین. ولا یستسلّون سهم المعترضین. بل یُوافقون النصاری فی کثیر من الضلالات. ویرافقونهم فی أکثر الحالات. بید أن النصاری جهروا بذات صدورهم. وبرح خفاؤهم وما فی خدورهم. وأمّا هؤلاء فلا یُقرّون بما لزمهم من العقائد. وإن هم الا کشَرَكٍ للصائد. یُقابلون القسوس بوجه طلیق کحبیب ورفیق. لا بلسان ذلیق وقلب عتیق. وساء هم أن یُستدلّ من القرآن. وسرّهم أن یُقال روی الفلان عن الفلان. یریدون الرطب بالخطب. لیُملئوا بطون الزغب. یؤثرون الثرائد علی الفرائد. ولا یُبالون من عصی دین الله بعد أکل العصائد. یبکون علی عیشهم

بغیر دشت وصحرا میں مارے مارے پھرتے ہیں اور ترکش ساتھ لئے بغیر دشمن سے مقابلہ کرتے ہیں۔ ان کی باتیں شک میں مبتلا لوگوں کے شکوک کو دور نہیں کر سکتیں اور نہ ہی وہ معترضین کے تیروں کو نکالتے ہیں بلکہ اکثر گمراہیوں میں وہ نصاریٰ سے موافقت رکھتے اور بیشتر حالات میں اُن کا ساتھ دیتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ عیسائیوں نے تو اپنے باطن کو ظاہر کر دیا ہے اور ان کا نہاں خانۂ دل اور بھید ظاہر ہو گیا ہے۔ مگر یہ لوگ اپنے ہی اپنائے ہوئے لازمی عقائد کا اقرار نہیں کرتے۔ ان کی مثال ایک شکاری کے جال کی طرح ہے۔ وہ عیسائی پادریوں سے ایک گہرے یار دوست کی طرح بڑی خندہ پیشانی سے ملتے ہیں۔ نہ کہ تیز زبان اور آزاد دل کے ساتھ۔ قرآن کریم سے استدلال کرنا انہیں بُرا لگتا ہے۔ البتہ یہ بات کہ فلاں نے فلاں سے یہ روایت کی ہے انہیں خوشی پہنچاتی ہے۔ تقریروں کے بدلے مال چاہتے ہیں تا کہ بچوں کا پیٹ بھر سکیں۔ عمدہ کھانوں کو اچھوتے نکات پر ترجیح دیتے ہیں۔ حلوے کھانے کے بعد انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ کون اللہ تعالیٰ کے دین کی نافرمانی کرتا ہے۔ وہ صبح ومساء اپنی خستہ حال زندگی پر

المكدّر بالصبح والمساء. ولا يقلعون عن البكاء. ولا ينزعون إلى الاستحياء. ولا ينتهجون سُبل الهدى. ولا يذكرون وشك الرّدَى. وإذا دُعوا إلى القرى. يريدون أن يأكلوا القُرى. يقولون بألسنهم لا تتّخذوني كَلا. ولا تصنعوا لأجلي أكلا. والقلب يبغي الحلوى. واللوزينج وما هو أحلى. وكل ما هو أجرى في الحلوق. وأمضى في العروق. واللحم الطرى. والكباب الشامى. ومع ذالك ماء يشعشع بالثلج ليقمع هذه الصارة . ويفثأ تلك اللقم الحارة . ثم مع ذالك يستشعرون أن لا يودّعوا الا بدينارين. أو يُدفع إليهم ما في البيت بغض العينين. وإذا قُدّم إليهم طعامٌ في مذاقه كلام. فيلعنون من دعا إلى القرى

ٹسوے بہاتے ہیں اور رونا دھونا نہیں چھوڑتے۔ شرم وحیا کی طرف مائل نہیں ہوتے اور نہ ہدایت کی راہوں پر چلتے ہیں۔ اور وہ موت کے قرب کو یاد نہیں رکھتے۔ جب انہیں دعوت پر بلایا جائے تو ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ سارا مال و متاع ہڑپ کر جائیں۔ زبان سے تو یہی کہتے ہیں کہ میرے لئے زحمت نہ کریں اور میری خاطر کھانا نہ بنائیں جبکہ دل یہ چاہتا ہے کہ حلوہ، بادام سے تیار شدہ کھانے اوران سے بھی بڑھ کر شیریں کھانے ہوں اور پھر وہ چیز جو حلق سے آسانی سے گزرنے والی اور رگوں میں سرایت کرنے والی، تازہ گوشت، شامی کباب اور اس کے ساتھ ہی برف ملا پانی پئیں تا کہ اس سے پیاس کو ختم کریں اور ان گرم لقموں کو ٹھنڈا کریں۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی وہ یہ توقع بھی رکھتے ہیں کہ (کھانے کے بعد) انہیں دو دینار دے کر رخصت کیا جائے یا آنکھیں بند کر کے گھر کا سارا سامان اُن کے سپرد کر دیا جائے۔ اور اگر انہیں ایسا کھانا پیش کر دیا جائے کہ جس کے مزے میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو وہ دعوت پر بلانے والے

عشرة لعنة. ویذکرونه فی کل ساعة ویسبّون کبرا ونخوة. بما لم یحصل أمنیّتهم ولم یرض طوّیّتهم. وکذالك کثرت مضراتهم. وانتشرت معرّاتهم. فکیف یُرجی صلاح الدین من هذه الناس؟ وهل یُرجی سیرة الملائك من الخناس؟ بل هم أعداءٌ للدین فی بردة صدّیق. الوجه کموحّد والقلب کزندیق. یستقرون عیسی فی الأحیاء☆. ویُنزّلونه من السماء. ویعلمون أنه قد مات ولحق الأموات. وخبر موته موجود فی الفرقان. فبأی شهادة یؤمنون بعد القرآن. ویقولون إنه هو المعصوم من مسّ الشیطان. ونسوا ما قال ربّنا

شخص پر دس لعنتیں ڈالتے ہیں۔ اور ہر وقت اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور انہیں از راہِ نخوت و غرور اس وجہ سے گالیاں دیتے ہیں کہ ان کی خواہش پوری اور طبیعت خوش نہیں ہوئی۔ اسی طرح ان کی ضرر رسانیاں بڑھ گئی ہیں اور ان کی بدیاں اور برائیاں پھیل گئی ہیں پھر ایسے لوگوں سے دین کی بھلائی کی کیا امید کی جاسکتی ہے۔ کیا خنّاس لوگوں سے فرشتوں کی سیرت کی توقع کی جاسکتی ہے بلکہ وہ تو دوست کے لبادے میں دین کے دشمن ہیں۔ اُن کے چہرے تو موحّدانہ ہیں اور باطن ملحدانہ ہیں۔ وہ (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کو زندوں میں تلاش کرتے ہیں اور انہیں آسمان سے اتارتے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ آپ فوت ہو چکے ہیں اور مُردوں سے جا ملے ہیں۔ آپؑ کی وفات کی خبر فرقان حمید میں موجود ہے۔ پس بتاؤ کہ قران کے بعد وہ کس شہادت کو مانیں گے اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بس وہی (عیسیٰ علیہ السلام) مسِ شیطان سے پاک ہیں اور وہ ہمارے رب کے قول

﴿۱۰۶﴾

☆ **الحاشیة۔** کذالك یقولون ان الطیر لیست من خلق الله فقط بل بعضها من خلق الله و بعضها من خلق عیسیٰ. ففکروا ما الفرق بینهم و بین النصاریٰ. منه

ترجمہ: اسی طرح وہ یہ کہتے ہیں کہ پرندے صرف اللہ کی مخلوق نہیں بلکہ بعض اللہ کے پیدا کردہ ہیں اور بعض عیسیٰؑ کے۔ پھر سوچو کہ ان میں اور عیسائیوں میں کیا فرق رہا۔ منه

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ
لا نعلم ما هذه الدناءة وهذه الغفلة. أليس سيد الرسل من المعصومين؟ بلى. وإن لعنة الله على الكاذبين. يا معشر الغافلين! إلامَ تنتظرون عيسى وقد قرُبَ يوم الدين؟ أتزعمون أنه من الأحياء بل هو من الميّتين. وإني عارف بقبره فلا تكونوا من الجاهلين. اجتمعوا إليّ أهدكم إن كنتم طالبين. وليس ذنب تحت السماء أكبر من القول بحياة عيسٰى. وكادت السّماوات أن يتفطّرن به بل هو من الهالكين. والله إنه هو الحق وإني أُنبِئتُ من القرآن ثم بوحي رب العالمين. ومن قال إنه حيّ فقد افترى على الله وخالف قول الكتاب المبين. وإنكم تنتظرون نزوله من مدّة مديدة. فأين فيكم قريحة سعيدة؟ انظروا أيها المنتظرون الغالون.

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ [1] کو بھول جاتے ہیں۔ ہم نہیں جان سکے کہ یہ کیسی کمینگی اور غفلت ہے۔ کیا سید الرسلؐ معصوموں میں سے نہیں؟ ہاں ضرور ہیں البتہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ اے غافلو! تم کب تک عیسیٰؑ کا انتظار کرو گے۔ حالانکہ قیامت کا دن قریب آ چکا کیا تم انہیں زندوں میں سمجھتے ہو حالانکہ وہ وفات یافتہ لوگوں میں داخل ہیں۔ اور میں تو ان کی قبر کو بھی جانتا ہوں۔ پس جاہل مت بنو۔ اگر تم طلبگار ہو تو میرے پاس آؤ۔ میں تمہاری راہنمائی کروں گا۔ آسمان کے نیچے حیات عیسیٰ کے عقیدہ سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں۔ قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ جائیں حقیقت یہی ہے کہ وہ فوت شدہ ہیں۔ اور بخدا یہی سچی بات ہے اور یہ خبر مجھے قرآن اور پھر ربّ العالمین کی وحی سے دی گئی ہے۔ اور جو یہ کہتا ہے کہ وہ زندہ ہیں تو وہ اللہ پر افترا باندھتا ہے اور کتاب مبین (قرآن) کے فرمان کی مخالفت کرتا ہے۔ تم ایک لمبی مدت سے اُن (عیسیٰ) کے نزول کا انتظار کر رہے ہو۔ اے غلوّ کرتے ہوئے انتظار کرنے والو! سوچو تم میں سعید فطرت کہاں

[1] یقیناً (جو) میرے بندے (ہیں) ان پر تجھے کوئی غلبہ نصیب نہ ہوگا۔ (الحجر: ۴۳)

هـل وجـدتـم مـا أردتـم ومـا تـطـلبـون؟ وهل أنتم على ثقة من أمـر تـعتـقـدون؟ وهـل اطمـأنّت عـليه قلوبكم أيها المعتدون؟ بل تـنـصـرون الـنـصارى وتؤيّدون. وارتـدّ كثيـر مـن الناس بأقوالكم فـلا تتـركـون هـذه الـكـلـم ولا تنتهون. ثم أنتم تقولون إنّا نجهد كـل الـجهد للإسلام. فأى إسلام تـريـدونـه يـا مـعشـر الكـرام؟ أتـريدون إسلام الشيعة أو إسلام البياضية. الذين لا نجاة عندهم من دون وِرد اللعنة؟ أو تعنون من هـذا الـلـفـظ الفرقة الوهابية. أو الـمـقلّدين أو المعتزلة. أو تعنون إسـلام الـمبتـدعيـن من الفقراء. والسـالـكيـن مسلك الاباحة والـفـحشـاء او اسلام الطبيعيين الـجاحدين بـالـملائكة والجنة والـنار والبعث وخوارق الأنبياء. واستـجـابة الـدعاء والضاحكين عـلى الصوم والصلاة والمؤثرين

ہے؟ کیا تمہیں مقصود اور مطلوب مل گیا؟ کیا تمہارے پاس اپنے اِس غلط عقیدے کی کوئی پختہ دلیل ہے؟ اور اے حدّ سے تجاوز کرنے والو! کیا تمہارے دل اس عقیدے پر مطمئن ہیں؟ بلکہ تم تو عیسائیوں کی مدد اور تائید کر رہے ہو۔ تمہاری ان باتوں سے بہت سے لوگ مرتد ہو چکے ہیں پھر بھی تم ان باتوں کو نہیں چھوڑتے اور نہ ہی اس سے باز آتے ہو۔ پھر تم کہتے ہو کہ ہم اسلام کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اے معزّزین! تم کونسا اسلام چاہتے ہو؟ کیا تم شیعوں کا اسلام چاہتے ہو یا بیاضیہ کا اسلام۔ جن کے نزدیک لعنت کا وِرد کئے بغیر نجات نہیں۔ یا پھر اس لفظ سے تمہاری مراد فرقہ وہابیہ ہے یا مقلّدین یا معتزلہ یا تمہاری مراد بدعتی فقراء اور اباحت اور فحشاء کا مسلک اختیار کرنے والوں کا اسلام ہے؟ یا نیچریوں کا اسلام ہے جو فرشتوں، جنت، جہنم اور بعث بعد الموت اور انبیاء کے معجزات اور استجابت دعا کے منکر ہیں، اور روزے اور نماز کا تمسخر اڑاتے ہیں اور نفسانی خواہشات کی راہوں کو مقدم رکھتے

﴿۱۰۷﴾

طـرق الأهواء. أو إسلام آخر فی قـلبكـم ما أعثرتم عليه أحدًا من الأحبّـاء والأعـداء. أيهـا الأعـزّة فـكّـروا فـی أنـفسكم مـا حـالة الـزمـان. وقد افتـرق الأمة إلـی فِرَقٍ لا يُرجی اتحادهم الا من يد الرحمٰن. يُـكـفّر بعضهم بعضًا. وربـمـا انـجـرّ الأمر من الجدال إلـی الـقتال. ففكّروا أتستطيعون أن تُـصـلـحـوا ذات بيـنـهـم وتـجـمـعوهم فی براز واحد بعد إزالة هـذه الـجبال؟ كـلّا. بل هی أقـوال لا تـقتـدرون عـليهـا. أتـقـدرون عـلی فعل هو فعل الله ذی الـجـلال؟ ولـن يـجـمع الله هـؤلاء الا بـعـد نـفـخ الصور من السـمـاء. وإذا نُـفـخ فی الصور فـجُـمـعـوا جـمـعًـا. فليسمع من يستطيع سمعا. ولا نعنی بالصور ههـنـا مـا هـو مركوز فی متخيّلة الـعـامّة. بـل نـعـنی بـه المسيح الموعود الذی قام لهذه الدعوة.

ہیں؟ یا تمہارے دل میں کوئی دوسرا ایسا اسلام ہے جس کے متعلق تم نے اپنے دوستوں اور دشمنوں میں سے کسی کو مطلع نہیں کیا۔اے عزیزو! اپنے دل میں سوچو کہ زمانے کی کیا حالت ہے؟ امت اتنے فرقوں میں بٹ چکی ہے کہ خدائے رحمان کی دستگیری کے بغیر ان کے اتحاد کی امید نہیں کی جا سکتی۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کو کافر کہتا ہے۔ اور کبھی کبھی تو یہ معاملہ بحث کی حدود سے نکل کر کشت وخون تک جا پہنچتا ہے۔ پھر غور کرو! کہ کیا یہ تمہارے بس میں ہے کہ تم ان کے درمیان صلح کراسکو؟ اور اِن (اختلافات کے) پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا کر انہیں ایک کھلے میدان میں جمع کرسکو؟ ہرگز نہیں! بلکہ یہ تو وہ باتیں ہیں جن پر تمہیں قدرت حاصل نہیں۔ کیا تم وہ کام کر سکتے ہو جو درحقیقت خدائے ذوالجلال کا کام ہے۔ اللہ انہیں آسمان سے صور پھونکے جانے کے بعد ہی جمع کرے گا اور جب صور پھونکا جائے گا تب سب کو اکٹھا کیا جائے گا۔ پس جو سن سکتا ہے وہ سنے۔ یہاں صُور (بگل) سے ہماری مراد وہ نہیں جو عوام الناس کے خیال میں مرکوز ہے بلکہ ہماری اس سے مراد وہ مسیح موعود ہے جو اس فریضہ دعوت وتبلیغ کے لئے

وليس صور أعز وأعظم من قلوب المرسلين من الحضرة. بل الصور الحقيقي قلوبهم تنفخ فيها ليجمعوا الناس على كلمة واحدة من غير التفرقة . و كذالك جرت سُنّة الله أنه يبعث أحدًا من الأمّة لإصلاح الأمّة. وليجذب الناس به إلى سبله المرضية ولا يترك الحق كالأمر الغمّة.لكن مع ذالك آفة أخرى. وداهية عظمى. وهو أن العلاج الذي أراده الله لإصلاح هذه الآفات. ودفع تلك البليّات. هو أمر لا يرضى به القوم وعلماء هم. وتنظر إليه بنظر الكراهة عوامهم و كبراء هم. فإن الله بعث مسيحه الموعود عند هذه الفتن الصليبية. كما بعث عيسى ابن مريم عند اختلال السلسلة الموسوية. وكان حقّا عليه تطبيق السلسلتين. لئلّا يكون

مبعوث ہوا ہے۔ کوئی صُور حضرتِ احدیت کے فرستادوں کے قلوب سے برتر اور عظیم تر نہیں ہو سکتا بلکہ حقیقی صور تو ان کے دل ہوتے ہیں جن میں پھونکا جاتا ہے تا کہ وہ کسی تفرقہ کے بغیر ایک کلمے پر لوگوں کو اکٹھا کریں۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی سنت جاری ہے کہ وہ امت کی اصلاح کے لئے امت میں سے ہی ایک شخص کو مبعوث کر دیتا ہے تا کہ وہ اس شخص کے ذریعہ لوگوں کو اپنی پسندیدہ راہوں کی طرف کھینچ لائے اور حق کو مشتبہ معاملہ کی طرح نہ چھوڑے ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک دوسری آفت اور بڑی مصیبت یہ ہے کہ ان آفات کی اصلاح اور ان مصائب کو دور کرنے کے لئے جس علاج کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے وہ اُمر قوم اوران کے علماء کو پسند نہیں بلکہ ان کے عوام اور لیڈر اسے کراہت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان صلیبی فتنوں کے موقعہ پر اپنے مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ جس طرح اس نے موسوی سلسلہ میں بگاڑ پیدا ہو جانے کے موقعہ پر (حضرت) عیسیٰ بن مریمؑ کو مبعوث کیا تھا۔ اور اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ ان دونوں سلسلوں میں مطابقت پیدا کرتا تا کہ پہلے سلسلے کو کوئی فضیلت نہ ہو۔ اور ان دونوں میں ایسی مطابقت ہو جیسی جوتوں کے

فضل لسلسة أولى وليتطابقا كتطابق النعلين. فبعث نبيّنا وسيّدنا محمّدًا صلى الله عليه وسلم و جعله مثيل موسى وكلّمه وعلّمه ما علّم. ثم لمّا انقضت مدة على هجرة هذا النبي الكريم كمثل مدة كانت بين عيسى والكليم. وافترقت الأمّة إلى فِرَقٍ وصبت على الإسلام مصائب وبؤسى. كما افترقت اليهود وضلّوا في زمن عيسٰى بعد موسٰى. بعث الله مثيل ابن مريم في هذا الزمان. ليتطابق السلسلتان. الأوّل كالأوّل والآخر كالآخر في جميع الصفات والألوان. فكان هذا مقام الشكر لا مقام الانكار والكفران. وكان من الواجب أن يتلقى المسلمون هذا النبأ بإقبال عظيم كالعطشان. ويحسبوه من أجلّ منن الرحمن. ولكن القوم اتّبعوا أقوال الناس وكفروا

جوڑے کو ایک دوسرے سے ہوتی ہے۔ پس اس نے ہمارے نبی اور ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپؐ کو مثیلِ موسیٰ ؑ بنایا اور آپ سے کلام کیا اور آپؐ کو جو تعلیم دینی تھی دی۔ پھر جب نبی کریمؐ کے وصال پر اسی قدر مدت گزری جتنی (حضرت) عیسیٰؑ اور موسیٰ کلیم اللہ کے درمیان مدت تھی (چودہ سو سال) اور امت کئی فرقوں میں بٹ گئی اور اسلام پر مصائب و آفات کی اُفتاد آن پڑی جس طرح موسیٰ کے بعد عیسیٰ (علیہ السلام) کے زمانے تک یہود فرقوں میں بٹ چکے تھے اور گمراہ ہو گئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں مثیل ابن مریم کو مبعوث فرمایا تاکہ دونوں سلسلوں میں مطابقت پیدا ہو جائے۔ تاکہ ہر صفت اور ہر رنگ میں اوّل، اوّل کی طرح اور آخر، آخر کی طرح ہو جائے۔ اس لئے یہ مقام شکر تھا نہ کہ انکار اور ناشکری کا مقام۔ اور یہ لازم تھا کہ مسلمان ایک پیاسے کی طرح اس خوشخبری کا عظیم الشان استقبال کرتے اور اسے خدائے رحمان کا بہت بڑا احسان جانتے۔ لیکن قوم نے لوگوں کی پُرجوش باتوں کی تو اتباع کی اور قرآن کریم کا انکار کر دیا اور جس

بالقرآن. وما آمنوا بمثيل عيسى كما لم تؤمن اليهود بعيسى من قبل بل كذّبوا كما كُذّب في سابق الزمان. فاليوم هم على مكان واحد في العصيان فرقتان مكذّبتان. وقريحتان متشابهتان. كذالك. ليتم ما قال فيهم خير الإنس والجان. ولا يسرّهم الا أن ينزل عيسى ابن مريم من السماء الثانية. واضعًا كفّيه على أجنحة الملائكة. وأن ينزل في المهرودتين. والبُردين المزعفرين. ويسوء هم أن يبعث الله مسيحه الموعود من هذه الأمّة. كما وعد في سورة النور والتحريم والفاتحة. ومن أصدق من الله قيلا يا ذوى الفطنة. يقولون إن الله يحطّ عيسى من مقامه. ويُكدّر صفو أيّامه. ويُعيده إلى دار المحن من غير اجترامه. وما هذا الا بهتان. وما عندهم عليها من برهان. بل

طرح اِس سے پہلے یہودیوں نے عیسیٰؑ کو نہیں مانا تھا اُسی طرح انہوں نے مثیل عیسیٰ کو نہ مانا۔ بلکہ جس طرح پہلے زمانے میں تکذیب کی گئی تھی انہوں نے بھی تکذیب کی۔ پس آج یہ سب نافرمانی میں ایک ہی مقام پر ہیں۔ دونوں فرقے تکذیب کرنے والے اور دونوں کی فطرتیں ہم رنگ ہیں۔ اسی طرح ہوا تا کہ انس وجن میں سے سب سے بہترین فرد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جوان کے بارے میں فرمایا تھا وہ پورا ہو۔ انہیں تو بس یہی پسند ہے کہ عیسیٰؑ ابن مریم دوسرے آسمان سے ایسی حالت میں کہ انہوں نے فرشتوں کے پَروں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ہوں اور دو زرد زعفرانی چادروں میں ملبوس نازل ہوں۔ انہیں یہ بُرا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مسیح موعود کو اس امت میں سے مبعوث فرمائے جس طرح اس نے سورۂ نور، سورۂ تحریم اور سورۃ فاتحہ میں وعدہ فرمایا ہے۔ اے اہل دانش! بتاؤ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کون سچا ہو سکتا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ (علیہ السلام) کو اُن کے مرتبہ سے گرائے گا اور ان کی پاک زندگی کو مکدّر کر دے گا۔ اور کسی جرم کے بغیر انہیں اِس دارالابتلاء میں واپس لائے گا۔ یہ سراسر بہتان ہے اور ان کے پاس اس کی کوئی دلیل

تـوفّـاه الـلّـه وأدخله في الجِنان. كـمـا ذكـره فـي الـقرآن. وقبره قــريــب مـن هـذه البلدان. وإن طـلبتـم المزيد من البيان. فتعالوا أقـص عـلـيـكـم قِـصّته الثابة عند الـمسـلـمـيـن وأهـل الـصـلـبـان. ولـيـس هـي مـن مُسـلّمات فرقة فـقط دون الأخرى. بل أمرٌ اتفق عـلـيـه كـل مـن كـان مـن أولـي الـنهـي. ومـا كـان حديثًا يُفترى. وإنّا رأيناها بنظر أقصٰى. وما زاغ البـصـر ومـا طغٰى. وثبت بثبوت قطعيّ أن عيسٰى هاجر إلى مُلك كشـمـيـر. بـعـد مـا نجاه اللّٰه من الـصليب بفضل كبيرٍ☆. ولبث فيه إلى مدّة طويلة حتى مات. ولحق

نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے انہیں وفات دی اور جنت میں داخل فرمایا جیسا کہ قرآن (مجید) میں مذکور ہے اور اُن کی قبر اس علاقے کے قریب واقع ہے اور اگر تم مزید وضاحت چاہتے ہو تو آؤ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے ہاں اُن کے ثابت شدہ واقعات بیان کروں اور یہ ایسے واقعات نہیں جو صرف ایک فرقے کے مسلّمات میں سے ہو بلکہ یہ ایسی بات ہے جس پر ہر عقلمند کا اتفاق ہے اور مَن گھڑت بات نہیں اور ہم نے اسے دور بین نگاہ سے دیکھا ہے اس کے بارہ میں نہ تو نظر کج ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔ اور یہ (امر) قطعی ثبوت سے ثابت ہے کہ عیسیٰؑ نے ملک کشمیر کی طرف ہجرت کی۔ بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کبیر فرماتے ہوئے انہیں صلیب سے نجات دی۔ آپؑ وہاں ایک لمبی مدت تک قیام پذیر رہے اور وہیں وفات پائی۔

﴿۱۰۹﴾

☆ الحاشيه ـ قـد رئينا قريبًا من الف مجلد ات من الكتب الطبية فوجدنا فيها نسخة

ترجمہ۔ ہم نے طبّ کی تقریباً ایک ہزار کتابیں دیکھیں اور ان میں یہ نسخہ مبارکہ پایا جو اس گروہ

مبـاركة يُسـمّـى مـرهـم عيسىٰ عند هذه الفرقة. و ثبت بشهادات اطباء الروميين و

(اطبّاء) کے ہاں مرہم عیسیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ نیز رومی، یونانی، یہودی اور عیسائی اور دیگر حاذق

اليـونـانيين و اليهود و النصارىٰ و غيرهم من الحاذقين ان هذه النسخة من تركيب

طبیبوں کی شہادتوں سے ثابت ہے کہ یہ نسخہ حواریوں کا بنایا ہوا ہے اور ان سب نے اپنی کتابوں میں یہ

الأموات. وقبره موجود إلى الآن فی بلدة "سِرِیْ نَگَرْ" التی هی من أعظم أمصار هذه الخطّة. وانعقد علیه إجماع سکان تلك الناحیة. وتواتر علی لسان أهلها أنه قبر نبی کان ابن ملكٍ وکان من بنی إسرائیل. وکان اسمه "یوزآسف" فلیسألهم من یطلب الدلیل. واشتهر بین عامّتهم أن اسمه الأصلی "عیسی صاحب" وکان من الأنبیاء. وهاجر إلی کشمیر فی زمان مضی علیه من نحو ۱۹۰۰ سنة. واتفقوا علی هذه الأنباء بل عندهم کتب قدیمة توجد فیها هذه القصص فی العربیة

اور وفات یافتگان میں شامل ہو گئے اور ان کی قبر اب تک سرینگر شہر میں موجود ہے جو اس خطے کے بڑے شہروں میں سے ایک ہے۔ اور اس علاقے کے باشندوں کا اس عقیدے پر اجماع ہے اور وہاں کے لوگوں کی زبان پر (یہ روایت) متواتر چلی آتی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے ایک نبی کی قبر ہے جو شہزادہ تھا۔ اور اس کا نام یُوزآسف ہے۔ پس اُن سے پوچھ لے جو دلیل کا طالب ہے۔ اور وہاں کے عام لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ اس کا اصل نام عیسیٰ صاحب تھا اور وہ نبیوں میں سے تھا اور قریباً ۱۹۰۰ سو سال پہلے اُس نے کشمیر کی طرف ہجرت کی تھی۔ ان لوگوں نے ان خبروں پر اتفاق کیا ہے بلکہ اُن کے پاس ایسی قدیم کتابیں ہیں جن میں یہ تمام واقعات عربی اور فارسی میں

بقیة الحاشیة ۔الحواریین. و کتب کلهم فی کتبهم انها صنعت لجراحات عیسیٰ. و

لکھا ہے کہ یہ (مرہم) عیسیٰ علیہ السلام کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔ اسی طرح شیخ بوعلی سینا کی

کذالك کتب فی قانون الشیخ ابی علی سینا. فانظروا یاأولی النهیٰ. هذا هو الذی

کتاب ''اَلقَانُون'' میں بھی یہ درج ہے۔ اس لئے اے اہلِ دانش! غور کرو کہ کیا تم اِس مسیح کے متعلق

رُفع الی السمٰوات العلیٰ. منه

کہہ رہے ہو کہ وہ بلند آسمانوں کی طرف اٹھالیا گیا۔ منه

والفارسية. ومنها كتاب سُمّي "إكمال الدين" وكتب أخرى كثيرة الشهرة. وقد رأيت في كتب المسيحيين أنهم يزعمون أن يوزآسف كان تلميذا من تلامذة المسيح. وقد كتبوا هذا الأمر بالتصريح. ولايوجد قوم من اقوامهم الّا وهم ترجموا هذه القصة في لسانهم وعمّروا بيعة على اسمه في بعض بلدانهم. ولا شكّ أن زعم كونه تلميذًا باطل بالبداهة. فإن أحدًا من تلامذة عيسى ما كان ابن ملك وما سمع منهم دعوى النبوّة. ثم مع ذالك كان يوزآسف سَمّى كتابه الإنجيل. وما كان صاحب الإنجيل الا عيسى. فخذ ما حصحص من الحق واترك الأقاويل. وإن كنتَ تطلب التفصيل. فاقرأ كتابا سُمّي بإكمال الدين تجد فيه كل ما تسكن الغليل. ثم من مؤيّدات

موجود ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب کا نام **اکمال الدین** ہے اور دیگر بہت مشہور کتابیں ہیں۔ اور میں نے عیسائیوں کی کتابوں میں دیکھا ہے کہ یہ لوگ یوزآسف کو مسیح کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد خیال کرتے ہیں اور انہوں نے یہ بات صراحت کے ساتھ لکھی ہے اور یہاں کی قوموں میں سے ہر قوم نے اپنی اپنی زبانوں میں اس واقعہ کا ترجمہ کیا ہے اور انہوں نے اپنے بعض علاقوں میں اس کے نام پر گرجا بھی تعمیر کیا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کا یہ خیال کرنا کہ وہ شخص مسیح کا شاگرد تھا بالبداہت باطل ہے کیونکہ عیسیٰؑ کے شاگردوں میں سے کوئی ایک بھی شہزادہ نہ تھا اور اُن سے نبوت کا دعویٰ بھی نہیں سنا گیا۔ مزید برآں یُوزآسف نے اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا تھا اور صاحبِ انجیل صرف عیسیٰ ہی تھے۔ پس جو سچ ظاہر ہو گیا ہے اسے پکڑ لے اور خودساختہ باتوں کو چھوڑ دے۔ اگر تجھے تفصیل چاہیے تو **اکمال الدین** نامی کتاب کو پڑھ۔ اس میں تو وہ سب کچھ پائے گا جس سے پیاسی روح کو تسکین مل جائے۔ پھر اس بات کی تائید اس سے بھی

هذا القول أن كثيرا من مدائن كشمير سُمّي بأسماء المدن القديمة. أعني مُدُنًا كانت في أرض بعث المسيح وما لحقها من القرى القريبة كحمص وجلجات. واسكردو. وغيرها التي تركناها من خوف الإطالة. وهذا المقام ليس كمقام تمرّ عليه كغافلين. بل هو المنبع للحقيقة المخفيّة التي سُمّيت النصارى لها الضَّآلِّيْنَ. ولقد سمّاهم الله بهذا الاسم في سورة الفاتحة. ليشير إلى هذه الضلالة. وليشير إلى ان عقيدة حياة المسيح أمّ ضلالاتهم كمثل أمّ الكتاب من الصحف المطهّرة. فإنهم لو لم يرفعوه إلى السماء بجسمه العنصري لما جعلوه من الآلهة. وما كان لهم أن يرجعوا الى التوحيد من غير أن يرجعوا من هذه العقيدة. فكشف الله هذه العقدة رُحمًا

ہوتی ہے کہ کشمیر کے اکثر شہروں کے نام قدیم بستیوں کے ناموں پر رکھے گئے ہیں۔ یعنی اس زمین کے شہروں اور ملحقہ بستیوں کے نام جہاں مسیح (علیہ السلام) مبعوث کئے گئے تھے۔ جیسا کہ حمص، جلجات (گلگت) اور اسکردو وغیرہ۔ طوالت کے خوف سے ہم نے بہت سے نام چھوڑ دیئے ہیں۔ اور یہ ایسا مقام نہیں کہ جس مقام سے غافلوں کی طرح گزر جایا جائے۔ بلکہ وہ مخفی حقیقت کا سرچشمہ ہے جس کے باعث ان عیسائیوں کا نام ضَالّین رکھا گیا اور اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں انہیں اس نام سے موسوم کیا ہے تا وہ اس گمراہی کی طرف اشارہ کرے نیز اس طرف اشارہ کرے کہ حیاتِ مسیح کا عقیدہ ان کی گمراہیوں کی اصل ہے۔ جس طرح صُحُفِ مُطَهَّرہ (قرآن کریم) کی اصل، سورۃ فاتحہ ہے۔ پس اگر وہ اُن کا مادی جسم کے ساتھ آسمان کی طرف رفع نہ کرتے تو انہیں اِلٰـہ نہ بنا سکتے اور یہ ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اس عقیدے سے رجوع کئے بغیر توحید کی طرف واپس آ سکیں۔ پس اللہ نے اس امت پر رحم

﴿۱۱۰﴾

عـلـى هـذه الأمّة. وأثبت بثبوت بيّـن واضـح أن عيسى ما صُلب. ومـا رُفـع إلـى السماء. و ما كان رفعه أمرًا جديدا مخصوصا به بل كـان رفع الروح فقط كمثل رفع اخوانه من الأنبياء. وأمّا ذكر رفعه بـالـخـصـوصية فى القرآن. فكان لـذبّ مـا زعـم اليهـود وأهـل الـصـلبـان. فإنهم ظنوا أنه صُلب ولُعـن بـحـكـم التـوراة. واللعن يُـنـافى الرفع بل هو ضدّه كما لا يـخـفَى على ذوى الحصاة. فردّ الـلـه عـلى هاتين الطائفتين بقوله بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ۔ و الـمـقصود منه أنه ليس بملعون بل من الذين يُـرفـعـون ويُـكـرمون أمام عينيه. ومـا كـان انـكـار اليهود الا من الرفع الروحانى الذى لا يستحقّه الـمـصـلـوب. وليس عندهم رفع الجسم مدار النجاة فالبحث عنه لـغـو لا يلزم منه اللعن والذنوب. فـإن إبـراهيـم وإسحاق ويعقوب

کرتے ہوئے اِس کی عقدہ کشائی کی اور نہایت واضح ثبوت کے ساتھ یہ ثابت کیا کہ عیسیٰ ؑ صلیب پر نہیں مارے گئے اور نہ وہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ آپؑ کا رفع کوئی نیا امر نہیں جو صرف آپ کی ذات سے مخصوص ہو بلکہ یہ صرف روح کا رفع تھا جیسا کہ آپ کے دوسرے نبی بھائیوں کا رفع ہوا اور یہ جو قرآن کریم میں آپؑ کے رفع کا خصوصیت سے ذکر ہے تو وہ یہودیوں اور عیسائیوں کے مزعومہ خیالات کو ردّ کرنے کے لئے تھا۔ کیونکہ یہ ان کا گمان تھا کہ آپؑ صلیب دیئے گئے اور تورات کے حکم کے مطابق ملعون ٹھہرے۔ اور جیسا کہ اہلِ دانش پر یہ امر مخفی نہیں کہ لعنت رفع کے منافی بلکہ اس کی ضد ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ[1] کہہ کران دونوں گروہوں کا ردّ فرمایا ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ آپؑ ملعون نہیں بلکہ آپؑ اُن لوگوں میں سے ہیں جن کا رفع کیا جاتا ہے اور خدا کی نگاہوں میں معزّز ٹھہرتے ہیں۔ یہود کا انکار صرف اس رفعِ روحانی سے تھا جس کا مستحق مصلوب نہیں ہوسکتا۔ اور اُن کے نزدیک جسمانی رفع مدارِ نجات نہیں۔ پس اس بارہ میں بحث لغو ہے جس سے لعنت اور گناہ لازم نہیں آتے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ابراہیمؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ، اور

[1] النساء : ۱۵۹

وموسٰی ما رُفع أحدٌ منهم إلی السماء بجسمه العنصری کما لا یخفَی. ولا شك أنهم بعدوا من اللعنة وجُعلوا من المقرّبین. ونجوا بفضل الله بل کانوا سادة الناجین. فلو کان رفع الجسم إلی السماء من شرائط النجاة. لکان عقیدة الیهود فی أنبیائهم أنهم رُفعوا مع الجسم إلی السماوات فالحاصل أن رفع الجسم ما کان عند الیهود من علامات أهل الإیمان. وما کان إنکارهم الا من رفع روح عیسی وکذٰلك یقولون إلی هذا الزمان. فإنّ فرضنا أن قوله تعالٰی بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ کان لبیان رفع جسم عیسی إلی السماء فأین ذکر رفع روحه الذی فیه تطهیره من اللعنة وشهادة الإبراء مع أن ذکره کان واجبا لرد ما زعم الیهود والنصاری من الخطاء. وکفاك هذا إن کنت من أهل

موسیٰ میں سے کسی کا بھی آسمان کی طرف مادّی جسم سے رفع نہیں ہوا۔اور اس میں بلاشُبہ وہ سب لعنت سے دور رکھے گئے اور انہیں مقرب بنایا گیا۔ اور انہوں نے اللہ کے فضل سے نجات پائی بلکہ نجات پانے والوں کے سردار ٹھہرے۔ اگر آسمان کی طرف جسمانی رفع شرائطِ نجات میں سے ہوتا تو یہودی اپنے انبیاء کی نسبت یقیناً یہ عقیدہ رکھتے کہ وہ سب جسم کے ساتھ آسمانوں کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ یہودیوں کے نزدیک جسمانی رفع اہل ایمان کی علامات میں سے نہیں اور ان کا انکار محض عیسیٰ کے روحانی رفع سے تھا اور آج تک وہ ایسا ہی کہہ رہے ہیں۔ پھر اگر ہم فرض کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ[۱] حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے آسمان کی طرف جسمانی رفع کے بیان کے لئے ہے تو پھر ان کے روحانی رفع کا ذکر کہاں ہے کہ جس میں ان کی لعنت سے تطہیر اور بریّت کی گواہی ہے۔ حالانکہ اس کے ساتھ ہی اس کا ذکر کرنا یہود ونصاریٰ کے غلطی سے اپنائے ہوئے عقیدہ کے ردّ کے لئے لازمی تھا۔ اگر تم رُشد اور ذہانت رکھتے ہو تو تمہارے لئے یہی کافی ہے کیا

﴿۱۱۱﴾

۱ النساء:۱۵۹

الرشد والدهاء. أتظن أن الله ترك بيان رفع الروح الذی يُنجّی عيسى ممّا أُفتِیَ عليه فی الشريعة الموسوية . وتصدّی لذكر رفع الجسم الذی لا يتعلّق بأمر يستلزم اللعنة عند هذه الفرقة؟ بل امر لغو اشتهر بين زُمع النصاریٰ والعامة. وليس تحته شیء من الحقيقة. وما حمل النصاری علی ذالك الا طعن اليهود بالإصرار. وقولهم ان عيسى ملعون بما صُلب كالأشرار. والمصلوب ملعون بحكم التوراة وليس ههنا سعة الفرار فضاقت الأرض بهذا الطعن علی النصاری. وصاروا فی أيدی اليهود كالأساری. فنحتوا من عند أنفسهم حيلة صعود عيسىٰ إلی السماء. لعلّهم يُطهّروه من اللعنة بهذا الافتراء. وما كان مفرّ من تلك الحادثة الشهيرة التی اشتهرت بين

تم خیال کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس روحانی رفع کے بیان کو ترک کیا ہے جس نے عیسیٰ کو اس فتوے سے نجات دلائی ہے جو شریعت موسوی میں ان کے خلاف تھا۔ اور اس (اللہ) نے جسمانی رفع کا ذکر شروع کر دیا جس کا اس معاملہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو اس فرقے کے نزدیک لعنت کو لازم کر دیتا ہے۔ بلکہ یہ ایک لغو امر ہے جو کمینے عیسائیوں اور عامۃ الناس میں پھیل گیا ہے اور جس کے اندر کوئی حقیقت نہیں۔ اور عیسائیوں کو یہودیوں کی بالاصرار طعن نے ہی اس پر ابھارا۔ نیز ان کے اس قول نے کہ عیسیٰؑ اس وجہ سے ملعون ہے کہ وہ شریروں (بدکاروں) کی طرح صلیب دیا گیا اور تورات کے حکم کے مطابق مصلوب ملعون ہوتا ہے۔ یہاں کوئی فرار کی گنجائش نہیں رہتی۔ اس طعن کی وجہ سے عیسائیوں پر زمین تنگ ہوگئی اور وہ یہودیوں کے ہاتھوں میں قیدیوں جیسے ہو گئے۔ تو انہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کے آسمان پر چڑھنے کا حیلہ اپنی طرف سے تراش لیا تا کہ وہ اس افترا کے ذریعہ انہیں لعنت سے پاک قرار دیں۔ اور اس مشہور حادثہ سے جو خواص و عام میں شہرت پا گیا کوئی راہِ فرار نہ تھی۔ صلیب دیا جانا تمام یہودی فرقوں اور ان کے بڑے بڑے علماء کے نزدیک

الخواص والعوام. فإن الصليب كان موجبا للعنة باتّفاق جميع فرق اليهود وعلمائهم العظام. فلذالك نُحِتت قصة صعود المسيح مع الجسم حيلة للابراء. فما قُبِلت لعدم الشهداء. فرجعوا مضطرّين إلى قبول إلزام اللعنة. وقالوا حملها المسيح تنجيةً للأمّة. وما كانت هذه المعاذير الا كخبط عشواء. ثم بعد مدّة اتّبعوا الأهواء. وجعلوا متعمّدين ابن مريم لله كشركاء. وصار صعود المسيح وحمله اللعنة عقيدة بعد ثلاث مائة سنة عند المسيحين. ثم تبع بعض خيالاتهم بعد القرون الثلاثة الفيج الأعوج من المسلمين. واعلم أرشدك الله أن رسولناصلعم ما رأى عيسى ليلة المعراج الا فى أرواح الأموات. وإنّ فى ذالك لآية لذوى الحصاة. وكل مؤمن يُرفع روحه بعد الموت وتُفتح له

متفقہ طور پر لعنت کا موجب تھا۔ چنانچہ اسی وجہ سے مسیح (علیہ السلام) کے جسم کے ساتھ آسمان پر چڑھ جانے کے قصے کو ان کی بریّت کی تدبیر کے طور پر تراشا گیا۔ مگر اس کو گواہوں کے نہ ہونے کی وجہ سے قبول نہ کیا گیا۔ پس وہ لعنت کے الزام کو قبول کرنے پر مجبور ہو گئے اور انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ مسیح نے امت کی نجات کی خاطر اس لعنت کو خود اٹھا لیا ہے۔ اور یہ سب عُذر محض ٹامک ٹوئیاں تھے۔ پھر کچھ مدت بعد وہ نفسانی خواہشات کے پیچھے لگ گئے اور جانتے بوجھتے ہوئے ابن مریم کو اللہ کا شریک بنا لیا۔ اور مسیح کا صعود اور ان کا لعنتی ہونا تین سو سال بعد مسیحیوں کے ہاں عقیدہ کے طور پر رائج ہو گیا۔ بعد ازاں تین صدیوں کے بعد فیجِ اَعوج کے مسلمانوں نے ان عیسائیوں کے بعض عقائد و خیالات کا تَتَبّع کیا۔ اللہ تمہیں راہِ ہدایت دکھائے تمہیں یہ اچھی طرح سے جان لینا چاہیے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو شبِ معراج مُردوں کی اَرواح میں ہی دیکھا اور اس میں اہلِ دانش کے لئے ایک عظیم نشان ہے۔ موت کے بعد ہر مومن کی روح کا رفع کیا جاتا ہے اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے

﴿۱۱۲﴾ أبواب السماوات. فكيف وصّل المسيح إلى الموتى و مقاماتهم مع أنه كان في ربقة الحياة؟ فاعلم أنه زور لا صدق فيه. وقد نُسج عند استهزاء اليهود ولعنهم بنص التوراة. لا يُقال أن عيسى لقي الموتى كما لقيهم نبيّنا ليلة المعراج. فإن المعراج على المذهب الصحيح كان كشفا لطيفا مع اليقظة الروحانية كما لا يخفَى على العقل الوهّاج. وما صعد إلى السماء الا روح سيدنا ونبيّنا مع جسم نوراني الذي هو غير الجسم العنصري الذي ما خُلق من التُربة. وما كان لجسمٍ أرضيّ أن يُرفع إلى السماء. وعدٌ من الله ذي الجبروت و العزّة. وإن كنتَ في ريب فاقرأ اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ کِفَاتًا اَحۡیَآءً وَّ اَمۡوَاتًا . فانظر أ تُكذّب القرآن لابن مريم واتّق الله تُقاتا. وانظر في قوله فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِيۡ. ولا تؤذ ربك كما آذيتني. وقد

جاتے ہیں۔ پھر بتاؤ کہ مسیح (علیہ السلام) کس طرح باوجود بقیدِ حیات ہونے کے مُردوں اور ان کے مقامات تک پہنچ گئے؟ جان لیجیے کہ ایسا عقیدہ جھوٹا ہے۔ اس میں کوئی صداقت نہیں۔ اس (غلط) عقیدے کے تانے بانے یہود کے مسیح (علیہ السلام) کے ساتھ استہزاء اور نصِّ توراۃ کے مطابق آپؑ پر لعنت ڈالنے کے موقع پر بُنے گئے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) مردوں سے اُسی طور ملے جیسے ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اُن سے شبِ معراج کو ملے۔ کیونکہ صحیح مذہب کے مطابق معراج روحانی بیداری کے ساتھ ایک لطیف کشف تھا جیسا کہ یہ امر روشن عقل پر مخفی نہیں۔ اور ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کا آسمان کی طرف صعود نورانی جسم کے ساتھ تھا جو اس مٹی سے تخلیق کردہ مادی جسم کے علاوہ تھا۔ اور کسی ارضی جسم کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے یہ صاحبِ جبروت و عزت اللہ کا وعدہ ہے۔ اگر تمہیں شک ہو تو اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ کِفَاتًا اَحۡیَآءً وَّ اَمۡوَاتًا [1] پڑھو۔ پس غور کرو کیا تم ابن مریم کی خاطر قرآن کریم کی تکذیب کرو گے؟ اللہ سے بہت ڈرو! اور اس کے فرمان فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِيۡ [2]

[1] کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والا نہیں بنایا؟ زندوں کو بھی اور مُردوں کو بھی۔ (المرسلات:۲۶، ۲۷)

[2] پس جب تم نے مجھے وفات دی (المائدۃ:۱۱۸)

سأل المشركون سيدنا صلى الله عليه وسلم أن يرقى في السماء إن كان صادقا مقبولا. فقيل قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا فما ظنّك أليس ابن مريم بشرا كمثل خير المرسلين؟ أو تفترى على الله وتُقدّمه على أفضل النبيين؟ ألا إنه ما صعد إلى السماء. ألا ان لعنة الله على الكاذبين. وشهد الله أنه قد مات ومن أصدق من اللّٰه رب العالمين؟ ألا تُفكّر في قوله عز اسمه وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أوعلى قلبك القُفل؟ وقد انعقد الإجماع عليه قبل كل إجماع من الصحابة. ورجع الفاروق من قوله بعد سماع هذه الآية. فما لك لا ترجع من قولك وقد قرأنا عليك كثيرا من الآيات؟

پرغور کرو۔ اور تم اپنے رب کو ویسے اذیت نہ پہنچاؤ جس طرح تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ مشرکوں نے ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اگر وہ سچے اور مقبولِ (بارگاہِ الٰہی) ہیں تو آسمان پر چڑھ کر دکھائیں۔ تو کہا گیا کہ آپؐ ان لوگوں سے کہہ دیں کہ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا [1] تمہارا کیا خیال ہے کیا ابن مریم سید المرسلینؐ کی طرح بشر نہ تھے؟ یا پھر تم اللہ پر افترا کرتے ہو اور اُس مسیح کو افضل النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم پر مقدّم کرتے ہو؟ سنو عیسیٰؑ آسمان پر نہیں چڑھے۔ اور یاد رکھو کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ شہادت دی ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں اور اللہ ربّ العالمین سے بڑھ کر کون سچا ہے؟ کیا تم اللہ عزّ اسمُهٗ کے قول: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ [2]۔ پر غور نہیں کرتے یا تمہارے دل پر قفل پڑا ہے۔ صحابہ کا کسی بھی اجماع سے پہلے اس پر اجماع ہوا۔ اور اسی آیت کے سننے کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے قول سے رجوع فرمایا۔ پھر تجھے کیا ہے کہ تو اپنے قول سے رجوع نہیں کرتا۔ حالانکہ ہم نے تیرے سامنے بہت سی آیات پیش کی ہیں۔

[1] تو کہہ دے کہ میرا رب (ان باتوں سے) پاک ہے (اور) میں تو ایک بشر رسول کے سوا کچھ نہیں (الاسراء:۹۴)
[2] اور محمدؐ نہیں ہے مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ (آل عمران:۱۴۵)

أتكفر بالقرآن أو نسيت يوم المجازات؟ وقد قال الله فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ. فكيف عاش عيسى إلى الألفين في السماء. ما لكم لا تُفكّرون؟فالحق والحق أقول. إن عيسى مات. ورُفع روحه ولحِق الأموات. وأمّا المسيح الموعود فهو منكم كما وعد الله في سورة النور. وهو أمر واضح وليس كالسرّ المستور. وإنّه "إمامُكم منكم" كما جاء في حديث البخاري والمسلم. ومن كفر بشهادة القرآن وشهادة الحديث فهو ليس بمسلم.وقد أخبرنا التاريخ الصحيح الثابت أن عيسى ما مات على الصليب. وهذا أمر قد وُجد مثله قبله وليس من الأعاجيب. وشهدت الأناجيل كلها أن الحواريين رأوه بعد ما

﴿۱۱۳﴾

کیا تو قرآن کا انکار کرتا ہے یا پھر جزا سزا کے دن کو بھول گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ[1] پھر عیسیٰؑ کس طرح دو ہزار سال سے آسمان میں زندہ ہیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ غور و فکر نہیں کرتے۔ حق یہی ہے اور میں حق بات ہی کہتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور اُن کی روح کا رفع کیا گیا اور وہ وفات یافتگان میں جا شامل ہوئے۔ جہاں تک مسیح موعود کا تعلق ہے تو وہ تم میں سے ہو گا۔ جیسا کہ اللہ نے سورۂ نور میں وعدہ فرمایا ہے۔ اور یہ بالکل واضح بات ہے کوئی چھپا ہوا راز نہیں۔ اور پھر یہ کہ وہ تم ہی میں سے تمہارا امام ہو گا۔ جیسا کہ حدیث بخاری اور مسلم میں وارد ہوا۔ اور جس نے قرآن کی گواہی اور حدیث کی گواہی کا انکار کیا تو وہ مسلمان نہیں۔ ہمیں ثابت شدہ صحیح تاریخ نے بتایا ہے کہ عیسیٰؑ نے صلیب پر وفات نہیں پائی۔ اور یہ وہ بات ہے کہ جس کی پہلے بھی نظیر موجود ہے اور یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ تمام اناجیل نے گواہی دی ہے کہ حواریوں نے

[1] تم اسی میں جیو گے اور اسی میں مرو گے۔ (الاعراف:۲۶)

خرج من القبر وقصد الوطن والإخوان. ومشوا معه إلى سبعين فرسخ وباتوا معه وأكلوا معه اللحم والرغفان. فيا حسرة عليك إن كنتَ بعد ذالك تطلب البرهان. أتظن أن سلّم السماء ما كان الا على سبعين ميل☆ من مقام الصليب؟ فاضطرّ عيسى إلى أن يفرّ ويُبلّغ نفسه إلى سلمها العجيب؟ بل فرّ مهاجرا على سُنّة الأنبياء. خوفا من الأعداء. وكان يخاف استقصاء خبره. واستبانة سرّه. فلذالك اختار طريقا منكرًا مجهولا عسير المعرفة. الذى كان بين القرى السامرية. فإن اليهود كانوا يُعافونها ولا يمشون عليها من العيافة والنفرة. فانظر فى صورة سبل موامى اقتحمها على قدم الخيفة. وإنّا سنرسم صورتها

انہیں قبر سے نکلنے کے بعد دیکھا جب انہوں نے وطن اور بھائیوں کے پاس جانے کا ارادہ کیا۔ اور وہ آپؑ کے ہمراہ ستر میل تک چلے۔ آپؑ کے ساتھ رات گزاری اور آپؑ کے ساتھ مل کر گوشت اور روٹی کھائی۔ اگر اس کے بعد بھی تم دلیل مانگ رہے ہو تو تم پر صد افسوس۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ مقامِ صلیب سے صرف ستر میل دور آسمان کے لئے سیڑھی لگی ہوئی تھی۔ پس عیسٰی علیہ السلام مجبور ہوئے کہ وہ بھاگیں اور اُس عجیب سیڑھی تک خود کو پہنچائیں۔ نہیں بلکہ آپؑ انبیاء کی سنت کے عین مطابق دشمنوں کے ڈر سے ہجرت کرتے ہوئے بھاگے تھے۔ آپ اپنی خبر کے عام ہونے سے اور راز کے فاش ہونے سے ڈرتے تھے۔ اس لئے آپ نے اجنبی، گمنام اور غیر معروف راستہ اختیار کیا جو سامری بستیوں میں سے ہو کر گزرتا تھا۔ کیونکہ یہود ان بستیوں سے نفرت کرتے تھے۔ اور وہ اس نفرت اور ناپسندیدگی کی وجہ سے ان سے نہیں گزرتے تھے۔ پس تو اُن بیابانوں کی گزرگاہوں کا نقشہ دیکھ جن راستوں پر آپ ڈرتے ڈرتے چلے۔ ازدیادِ بصیرت کی خاطر ہم یہاں ان کا نقشہ پیش

☆ Mile

ههنا لتزداد فی البصيرة. ولتعلم أن صعود عيسى إلى السماء تُهمة عليه ومن أشنع الفرية. أكان فی السماء قبيلة من بنی إسرائيل فدلف إليهم لإتمام الحجّة؟ ولما لم يكن الأمر كذالك فأی ضرورة نقل أقدامه إلى السماء ؟ وما العذر عنده إنه لِمَ لم يُبلّغ دعوته إلى قومه المنتشرين فی البلاد والمحتاجين إلى الاهتداء ؟ والعجب كل العجب أن الناس يُسمّونه نبيّا سيّاحًا وقالوا إنه سلك فی سيره مسالك لم يرضها السيرُ ولا اهتدت إليه الطيرُ. وطوى كل الأرض أو أكثرها ووطأ حمى الأمن وغير الأمن. ورأى كل ما كان موجودًا فی الزمن. ومع ذالك يقولون إنه رُفع عند واقعة الصليب من غير توقّفٍ إلى

کرتے ہیں تا کہ تجھے یہ معلوم ہو جائے کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کا آسمان کی طرف صعود آپ پر ایک بہت بڑی تہمت اور ایک گھناؤنا الزام ہے۔ کیا آسمان پر بنی اسرائیل کا کوئی قبیلہ تھا کہ اتمامِ حجت کی خاطر آپؑ ان کی طرف چل دیئے۔ جب ایسی کوئی بات نہ تھی تو آپؑ کو کونسی ایسی ضرورت آن پڑی تھی کہ آپ آسمان کی طرف قدم بڑھاتے۔ اور آپ کے پاس کیا عذر ہوا کہ آپ نے ان علاقوں میں اپنی منتشر قوم کو دعوتِ دین نہ پہنچائی جو کہ راہنمائی کی سخت محتاج تھی۔ اور پھر سب سے بڑھ کر تعجب کی یہ بات ہے کہ لوگ آپ کو سیّاح نبی کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپؑ اپنے سفر میں ان راستوں پر چلے ہیں جن پر اور کوئی نہیں چلا۔ اور نہ وہاں کوئی پرندہ پھٹکا۔ آپ نے سارے علاقہ یا اس کے بیشتر حصہ کو عبور کیا اور پُرامن و پُرخطر راستوں کو طے کیا۔ اور اُس زمانے کی موجودات کا مشاہدہ کیا۔ بایں ہمہ وہ کہتے ہیں کہ آپؑ واقعہ صلیب کے موقع پر بلاتوقف آسمان کی طرف اٹھا لئے

السماء. وما برح أرض وطنه حتى دُعِيَ إلى حضرة الكبرياء. فما هذه التناقض أتفهمون؟ وما هذه الاختلاف أ توفّقون؟ فالحق والحق أقول. إن القول الآخر صحيح. وأمّا القول بالرفع فهو مردود قبيح. فإن الصعود إلى السماء قبل تكميل الدعوة إلى القبائل كلهم كانت معصية صريحة. وجريمة قبيحة. ومن المعلوم أن بنی إسرائيل فی عهد عيسى عليه السلام كانوا متفرّقين منتشرين فی بلاد الهند وفارس وكشمير. فكان فرضه أن يُدركهم ويُلاقيهم ويهديهم إلى صراط الربّ القدير. وترك الفرض معصية. والإعراض عن قوم منتظرين ضالين جريمة كبيرة . تعالى شأن الأنبياء المعصومين من هذه الجرائم. التی هی أشنع الذمائم. ثم بعد

گئے اور جب تک حضرتِ کبریا کی طرف بُلا نہ لئے گئے آپؑ اپنی سرزمینِ وطن میں ہی مقیم رہے۔ یہ کیا تناقض ہے کیا تم سمجھا سکتے ہو؟ اور یہ کیا اختلاف ہے کیا تم تطبیق کر سکتے ہو؟ سچ یہ ہے اور میں بالکل سچ سچ کہتا ہوں کہ آخری بات صحیح ہے اور (جسمانی) رفع والی بات مردود اور قبیح ہے کیونکہ اپنے تمام قبائل کو پیغام حق پہنچانے کے فریضہ کی تکمیل سے قبل، آسمان کی طرف صعود کرنا ایک کھلی معصیت تھی اور ایک سنگین جرم۔ اور یہ معلوم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بنی اسرائیل ہندوستان، ایران اور کشمیر کے علاقوں میں جگہ جگہ پھیلے ہوئے تھے اور یہ آپؑ کا فرض تھا کہ آپؑ اُن کے پاس پہنچتے، اُن سے ملتے اور ربِّ قدیر کی راہ کی جانب ان کی رہنمائی فرماتے۔ فرض کا ترک کرنا معصیت ہے اور ایسی قوم سے بے توجہی برتنا جو (ایک ہادی کی) منتظر ہو اور گمراہ ہو ایک بہت بڑا جرم ہے۔ اور معصوم انبیاء کی شان ان گناہوں سے جو انتہائی قابل مذمت ہیں، بالا ہے۔ اب اس کے بعد ہم ان

﴿۱۱۴﴾

ذالك نكتب صورة سبيل اختارها المسيح عند هجرته وهي هذه.

راستوں کا نقشہ درج کرتے ہیں جنہیں مسیحؑ نے ہجرت کے وقت اختیار کیا۔ وہ نقشہ یہ ہے۔

﴿۱۱۵﴾

فحاصل الکلام إنه لا شك ولا شُبهة ولا ریب أن عیسی لمّا منّ اللّٰه علیه بتخلیصه من بلیّة الصلیب. هاجر مع أمّه وبعض صحابته إلی کشمیرو رَبوته التی کانت ذات قرار ومعین ومجمع الأعاجیب. وإلیه أشار ربنا ناصر النبیین. ومعین المستضعفین. فی قوله : وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّ اٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ولا شك أن الإیواء لا یکون الا بعد مصیبة. وتعب وکربة. ولا یُستعمل هذا اللفظ الا بهذا المعنی. وهذا هو الحق من غیر شك وشُبهَة.☆ ولا یتحقق هذه الحالة المُقَلقِلة فی

حاصل کلام یہ کہ اس میں ذرہ بھر بھی شک وشبہ نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے از راہِ احسان عیسیٰ (علیہ السلام) کو صلیب کی مصیبت سے نجات بخشی تو آپ نے مع اپنی والدہ محترمہ اور اپنے بعض صحابیوں کے کشمیر اور اس کی بلندیوں کی طرف جو دل کو قرار بخشنے والی اور چشموں والی سرزمین اور ہر قسم کے عجائبات کا مجموعہ تھی ہجرت فرمائی اور اسی طرف ہمارے پرورگار نے جو تمام نبیوں کا مددگار اور کمزوروں کی مدد کرنے والا ہے اپنے اس قول: وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّ اٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ [1] میں اشارہ فرمایا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مصیبت اور تکلیف و اضطراب کے بعد ہی اِیُوَآء (پناہ دینا) ہوتا ہے اور یہ لفظ صرف انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ بات کسی شک وشبہ کے بغیر بالکل سچ ہے۔ اور مسیح (علیہ السلام) کے سوانح میں یہ قلق پیدا

☆ الحاشیه ـ اعلم ان لفظ الایواء باحدٍ من مشتقاته قدجاء فی کثیرٍ من مواضع القراٰن.
ترجمہ ۔ جان لے کسی کے لئے لفظ ایواء کا استعمال اپنے مشتقات میں قرآن میں کئی جگہ استعمال ہوا
وکلهاذکرفی محل العصم من البلاء بطریق الامتنان. کماقال اللّٰه تعالٰی
ہے۔ اور ہر جگہ اُس کا ذکر از راہِ امتنان کسی بلاء سے محفوظ رہنے کے موقع پر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ

[1] اور ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان بنایا اور ہم نے ان دونوں کو ایک اونچی جگہ پر پناہ دی جو ٹھہرنے کے قابل اور بہتے ہوئے پانیوں والی تھی۔ (المؤمنون: ۵۱)

سوانح المسيح الا عند واقعة الصليب. وليست ربوة في الارتفاع في جميع الدنيا من البعيد والقريب. كمثل ارتفاع جبال كشمير وكمثل ما يتعلّق بشعبها عند العليم الأريب. ولا

کرنے والی حالت صرف واقعہ صلیب کے موقع پر ہی متحقق ہوئی تھی ۔اور اہل دانش عالم کے نزدیک تمام دنیا کے دُور ونزدیک میں بلندی کے اعتبار سے کوئی بلند مقام کشمیر کے بلند و بالا پہاڑ اور اس کے سلسلہ کوہ کی بلندیوں جیسا نہیں ہے اور تمہارے لئے میری اس بات میں غلطی

بقية الحاشية: اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى[1] وما اراد منه الا الاراحة بعد الاذى. وقال في مقام اٰخر: اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ[2] فانظروا كيف صرّح حقيقة الايواء و بها داواكم. وقال حكاية عن ابن نوح: سَاٰوِىْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِىْ مِنَ الْمَآءِ[3]. فما كان قصده جبلا رفيعا الا بعد رؤية البلاء. فبينوا لنا ایّ بلاءٍ نزل على ابن مريم ومعه على امّه اشد من بلاء الصليب. ثم ایّ مكان اٰواهما الله اليه من دون ربوة كشمير بعد ذالك اليوم العصيب. أ تكفرون بما اظهره الله وان يوم الحساب قريب. منه

بقیہ ترجمہ۔ نے فرمایا: اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۔اس سے تکلیف کے بعد آرام پہنچانا ہی مراد ہے۔ اور ایک دوسری جگہ فرمایا۔ اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ ۔اس لئے غور کرو کہ اس (اللہ) نے کس طرح ایواء کی حقیقت کی وضاحت فرمائی اور اس کے ذریعہ تمہارا مداوا کیا اور نوحؑ کے بیٹے کا حکایۃً یہ بیان کہ سَاٰوِىْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِىْ مِنَ الْمَآءِ ۔ اس میں بھی اس نے بلاء (مصیبت) دیکھنے کے بعد ہی بلند پہاڑ کا رُخ کیا۔ اب ہمیں بتاؤ کہ ابن مریم اور ان کے ساتھ ان کی والدہ پر صلیب کی مصیبت سے بڑھ کر کونسی مصیبت نازل ہوئی تھی؟ اور پھر اللہ نے ان دونوں کو اس مشکل گھڑی کے بعد کشمیر کی اس بلند جگہ کے سوا کس جگہ پناہ دی؟ کیا تم اس چیز کا انکار کرو گے جس کا اظہار اللہ نے فرمایا؟ اور یقیناً حساب کی گھڑی بہت قریب ہے۔ منہ

[1] الضحیٰ: ۷　[2] الانفال: ۲۷　[3] هود: ۴۴

یسع لك تخطیة هذا الكلام من غیر التصویب. وأمّا لفظ "القرار" فی الآیة فیدل علی الاستقرار فی تلك الخطة بالأمن والعافیة. من غیر مزاحمة الكفرة الفجرة. ولا شك أن عیسی علیه السلام ما كان لهٗ قرار فی أرض الشام. وكان یخرجه من أرض إلی أرض الیهود الذین كانوا من الأشقیاء واللئام. فما رأی قرارًا الا فی خطّة كشمیر. وإلیه أشار فی هذه الآیة ربنا الخبیر. وأمّا الماء المعین فهی إشارة إلی عیون صافیة وینابیع منفجرة توجد فی هذه الخطّة. ولذالك شبّه الناس تلك الأرض بالجنّة. ولا یوجد لفظ صعود المسیح إلی السماء فی إنجیل متی ولا فی إنجیل یوحنّا. ویوجد سَفَره إلی جلیل بعد الصلیب وهذا هو الحق وبه آمنّا. وقد أخفَی

نکالنے اور اِس کی صحت کا اقرار کرنے کے سوا کوئی گنجائش نہیں۔ اس آیت (کریمہ) میں جو قَـرَار کا لفظ ہے وہ اس خطّہ میں کافروں اور فاجروں کی مزاحمت کے بغیر امن و عافیت سے رہنے پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے لئے سرزمین شام میں ایسا قرار نصیب نہ تھا اور بدبخت اور کمینے یہودی انہیں ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں نکالتے رہتے تھے۔ انہوں نے صرف خطہءِ کشمیر میں قرار پایا اور اسی کی طرف ہمارے خبیر ربّ نے اس آیت میں اشارہ فرمایا ہے۔ اور اَلْمَـآءِ الْمَعِیْن سے ان صاف اور رواں چشموں کی طرف اشارہ ہے جو اس خطّہ میں پائے جاتے ہیں اسی لئے لوگوں نے اس سرزمین کو جنت سے تشبیہ دی ہے۔ مسیح کے آسمان کی طرف صعود کا لفظ نہ تو متی کی انجیل میں پایا جاتا ہے اور نہ ہی یوحنا کی انجیل میں۔ ہاں صلیب کے بعد اُن کے گلیل کی طرف سفر کرنے کا ذکر پایا جاتا ہے اور یہی حقیقت ہے اور اس پر ہمارا ایمان

﴿۱۱۶﴾

الحواريون هذا السفر خوفا من تعاقب اليهود. وأظهروا أنّه رُفع إلى السماء ليكون جوابا لفتوى اللعنة وليصرف خيال العدوّ الحسود. ثم خلف من بعدهم خلف كثير الإطراء قليل الدهاء. وحسبوا هذه التورية حقيقة كما هي سيرة الجهلاء. وجعلوا ابن مريم إلٰـهًا بل أجلسوه على عرش حضرة الكبرياء. وما كان الأمر الا من حِيَل الإخفاء. وما كان معه مقدار شبر من الارتقاء. وقد سمعتَ أنه مات في أرض كشمير. وقبره معروف عند صغير وكبير. فلا تجعلوا الموتٰى إلٰـهًا واستغفروا لهم ووحّدوا ربكم الجليل القدير. تكاد السّماوات تتفطّرن من هذا الزور. ووالله إنّه ميّت فاتّقوا اللّٰه ويوم النشور. وصلّوا على محمّدٍ الّذي جاء كم بالنور.

ہے۔ حواریوں نے اس سفر کو یہودیوں کے تعاقب کے ڈر سے مخفی رکھا اور یہ ظاہر کیا کہ وہ آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے ہیں تاکہ لعنت کے فتویٰ کا جواب ہو اور حاسد دشمن کی توجہ دوسری طرف مبذول ہو جائے۔ پھر اُن کے بعد اُن کے ایسے ناخلف جانشین ہوئے جن میں مبالغہ آرائی زیادہ اور عقل کم تھی اور جیسا کہ جہلاء کا شیوہ ہے انہوں نے اس تَورِیہ کو حقیقت سمجھا۔ اور ابن مریم کو معبود بنا لیا بلکہ انہیں حضرتِ کبریاء کے عرش پر لا بٹھایا۔ حالانکہ یہ صرف معاملہ کو مخفی رکھنے کا ایک حیلہ تھا اور اس امر کے ساتھ تو آسمان پر چڑھنے کا بالشت بھر بھی تعلق نہ تھا یہ تو تم نے سن ہی لیا ہے کہ آپؑ سرزمینِ کشمیر میں فوت ہوئے اور ہر چھوٹے بڑے کے نزدیک اُن کی قبر معروف ہے۔ پس تم مُردوں کو معبود نہ بناؤ ہاں ان کے لئے مغفرت طلب کرو اور اپنے ربّ جلیل وقدیر کی توحید کا اقرار کرو۔ قریب ہے کہ اس جھوٹ سے آسمان پھٹ جائیں۔ بخدا وہ (مسیح علیہ السلام) وفات یافتہ ہیں۔ پس اللہ سے اور اُس دن سے ڈرو جب اٹھائے جاؤ گے۔ اور محمدؐ پر درود بھیجو جو تمہارے لئے نور لے کر آئے۔

وكان على النور ومن النور. وقد ذكرنا أن المسلمين يقولون أن القبر المذكور قبر عيسى. وإن النصارى يقولون إن هذا القبر قبر أحد من تلاميذه، فالأمر محصور في الشقين كما ترى. ولا سبيل إلى الشق الثاني. وليس هو الا كالأهواء والأماني. فإن الحواريين ما كانوا الا تلامذة المسيح ومن صحابته المخصوصين. ومن أنصاره المنتخبين. وما سُمّیَ أحد منهم ابن ملك ولا نبيّا وما كانوا الا خُدّام المسيح. فتقرر أنه قبر نبی الله عيسى وأىّ دليل تطلب بعد هذا الثبوت الصريح؟ فَاسأل قومًا رفعوه إلى السماء وينتظرون رجوعه كالحمقى. والموت خير للفتى من جهالة هي أظهر وأجلى. فاليوم ظهر صدق قول الله عزّ وجل

نور پر فائز تھے اور مجسّم نور تھے۔ ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ مسلمان یہ کہتے ہیں کہ قبرِ مذکور عیسیٰ کی قبر ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہ قبر آپؑ کے کسی شاگرد کی قبر ہے۔ جیسا کہ تم مشاہدہ کر رہے ہو یہ معاملہ دو شقّوں میں محصور ہے اور دوسری شق کی کوئی گنجائش نہیں۔ اور وہ تو صرف نفسانی خواہشات ہیں اور تمنائیں ہیں کیونکہ حواری مسیح کے صرف شاگرد اور خاص صحابہ اور آپؑ کے منتخب مددگار ہی تھے۔ اور ان میں سے کوئی بھی شہزادے اور نبی کے نام سے موسوم نہ تھا۔ وہ صرف مسیح کے خادم تھے۔ پس ثابت ہوا کہ وہ قبر عیسیٰ نبی اللہ ہی کی ہے۔ اس واضح ثبوت کے بعد اور کونسی دلیل تم طلب کرتے ہو۔ (اگر دلیل طلب کرنی ہو تو) اُس قوم سے پوچھ جنہوں نے اُنہیں آسمان پر چڑھایا ہے اور احمقوں کی طرح اُن کی واپسی کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایک جوان مرد کے لئے اس جہالت سے جو بالکل ظاہر و باہر ہے موت کہیں بہتر ہے۔ پس آج اللہ عزّوجلّ کے

﴿۱۱۷﴾

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي وبطل ما كانوا يفترون. فسبحان الذی أحق الحق وأبطل الباطل وأظهر ما كانوا يكتمون. توبوا إلی الله أيها المعتدون. وبأیّ حديث بعد ذالك تتمسّكون؟ولستُ أريد أن أطوّل هذا البحث فی هذه الرسالة الموجزة. وقد كتبنا لك بقدر الكفاية. فإن شئتَ فاقرأ كتبی المطوّلة فی العربية. ولكنی أری أن أزيد علمك فی معنی اسم يوزآسف الذی هو اسم ثانی لصاحب القبر عند سكان هذه الخطّة. وعند النصاری كلهم من غير الاختلاف والتفرقة. فاعلم أنها كلمة عبرانية مركّبة من لفظ يسوع ولفظ آسف. ومعنی يسوع النجاة☆. ويستعمل فی

قول فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي [1] کی صداقت ظاہر ہوگئی اوران کا افتراء باطل ہوگیا۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے حق کو حق اور باطل کو باطل کر دکھایا اور جو وہ چھپا رہے تھے اُسے ظاہر کر دیا۔ اے حد سے تجاوز کرنے والو! اللہ کی طرف رجوع کرو۔ تم اس کے بعد کس بات سے چمٹے ہوئے ہو؟ میں اس مختصر رسالے میں اس بحث کو طول دینا نہیں چاہتا۔ حسبِ ضرورت ہم نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے۔ اگر تم چاہو تو میری ان تفصیلی عربی کتابوں کا مطالعہ کرو۔ لیکن مَیں تمہارے علم میں اضافہ کرنے کی خاطر چاہتا ہوں کہ یوزآسف نام کے معنوں کے متعلق بتاؤں جو خطّہ کے باشندوں کے نزدیک صاحبِ قبر کا دوسرا نام ہے۔ اِسی طرح بغیر کسی اختلاف و تفرقہ کے تمام عیسائی بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ یاد رہے کہ (یوزآسف) عبرانی کلمہ ہے جو دو لفظوں لفظ یسوع اور لفظ آسف سے مرکب ہے۔اور یسوع کے معنٰی نجات☆ کے

☆ الحاشيه ـ كان من عادة اليهود انهم يسمون اطفالهم يسوع اعنی النجاة علی

ترجمہ۔ یہود کا یہ عام طریق تھا کہ وہ تفاؤل کے طور پر اور چیچک، دانت نکالنے اور خسرہ کی ان

[1] المائدة : ۱۱۸

الـذی نـجـا مـن الـحـوادث والعواصف. وأمّا لفظ "آسف" فـمعناه جامع الفرق المنتشرة. وهـو اسـم المسيح فی الإنجيل. كـمـا لا يـخـفـی علی ذوی العلم والـخبرة. وكـذالك جاء فـی بعض صحف أنبياء بنی إسرائيل. وهـذا أمـر مُسَلّمٌ عند النصاری. فلا حاجة إلی أن نذكر الأقاويل. فثبت من هذا المقام أن عيسی

ہیں۔ اور یہ اس شخص کے متعلق استعمال کیا جاتا ہے جو حوادث اور آندھیوں سے بچ گیا ہو۔ اور لفظ آسف کا معنیٰ ہے منتشر گروہوں کو جمع کرنے والا۔ اور یہی نام مسیح کا انجیل میں مرقوم ہے۔ جو اہلِ علم و معرفت پر مخفی نہیں۔ اسی طرح انبیاء بنی اسرائیل کے بعض صحیفوں میں بھی ایسا ہی آیا ہے۔ یہ بات نصاریٰ کے ہاں مسلّم ہے ضرورت نہیں کہ ہم تفصیلی ذکر کریں۔ پس اس جگہ یہ بات ثابت ہوگئی کہ عیسیٰ (علیہ السلام) نے مصلوب ہو

بقية الحاشية۔سبيل التفاول وطلب العصمة من امراض الجدری وخروج الاسنان

بقیہ ترجمہ۔خوفناک امراض کے نتیجے میں بچوں کے مرجانے کے خوف سے حفاظت چاہتے ہوئے اپنے

والـحصبة.خوفًا من موت الاطفال بهذه الامراض المخوفة فكذالك سمّت مريم

بچوں کا نام یسوع یعنی نجات رکھتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ مریم (علیہا السلام) نے اپنے بیٹے کا نام یسوع

ابـنـه يسـوع اعنی عيسٰی.وتمنّت ان يعيش ولايموت بالجدری وامراض اُخری.

یعنی عیسیٰ رکھا۔وہ چاہتی تھیں کہ وہ زندگی پائے اور چیچک اور دوسری بیماریوں کی وجہ سے مرنہ جائے۔جو

والـذيـن يـقـولـون ان مـعـنـی يسـوع الـمـنـجّـی فهـم كذّابون دجّـالون.يكتمون

لوگ یہ کہتے ہیں کہ یسوع کے معنیٰ مُنَجّی (نجات دہندہ) کے ہیں وہ جھوٹے اور دجال ہیں

الـحـق ويـفـتـرون.ويـضـلـون الـنـاس ويـخـدعـون.فـاسئل اهل اللسـان ان كنت

وہ حق کو چھپاتے اور افتراء کرتے ہیں۔وہ لوگوں کو گمراہ کرتے اور انہیں فریب دیتے ہیں۔اگر تم شک

من الذين يرتابون.منه

کرنے والوں میں سے ہو تو بے شک اہلِ زبان سے پوچھ لو۔منه

لم یمت مصلوبًا. بل نجّاه الله من الصلیب وما ترکه معتوبًا. ثم هاجر عیسی لیستقریَ ویجمع شتات قبائل من بنی إسرائیل وشعوبًا. فبلغ کشمیر وألقی عصا التسیار فی تلك الخطّة. إلی أن مات ودُفن فی محلّة خانیار مع بعض الأحبّة. وإنْ تُحقق أن رسم الکتبة لتعریف القبور کان فی زمن المسیح. ولا أخال الا کذالك بالعلم الصحیح. لافتَی العقل أن قبره علیه السلام لا یخلو من هذه الآثار. وإنْ کُشِفَ لظهر کثیر من الشواهد وبیّنات من الأسرار. فندعو الله أن یجعل کذالك ویقطع دابر الکفّار. وإنّا أخذنا عکس قبر المسیح فکان هکذا ومن رآه فکأنه رأی قبر عیسی.

کر وفات نہیں پائی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صلیب سے نجات دی اور انہیں زیرِعتاب نہ رہنے دیا۔ پھر عیسیٰ (علیہ السلام) نے ہجرت فرمائی تا بنی اسرائیل کے منتشر قبائل و اقوام کو تلاش کریں اور جمع کریں۔ اس لئے آپؑ کشمیر پہنچے اور اسی خطہ میں مقیم ہو گئے یہاں تک کہ وہ یہیں فوت ہوئے اور اپنے بعض پیارے ساتھیوں کے ساتھ محلّہ خانیار میں دفن ہوئے۔ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ مسیح کے زمانے میں قبروں کی شناخت کے لئے کتبے لکھے جاتے تھے۔ اور میں علم صحیح کی بنا پر ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ تو بالیقین عقل اس بات کا فتویٰ دیتی ہے کہ آپ (علیہ السلام) کی قبر اُن آثار ونشانات سے خالی نہیں۔ اور اگر قبر کشائی کی جائے تو اسرار و رموز کے شواہد و بیّنات کثرت سے ظاہر ہوں گے۔ پس ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ایسا ہی کرے اور کافروں کی جڑھ کاٹ دے۔ اور ہم نے مسیح کی قبر کا خاکہ تیار کیا ہے جو بعینہٖ ویسا ہی ہے اور جو اسے دیکھے گا تو گویا اس نے عیسیٰؑ کی قبر دیکھ لی۔

﴿۱۱۸﴾

﴿۱۱۹﴾

ثمّ بعد ذالك نكتب أسماء رجال ثقاة من سُكّان تلك البلدة . الذين شهدوا أنه قبر نبي الله عيسى يوزآسف من
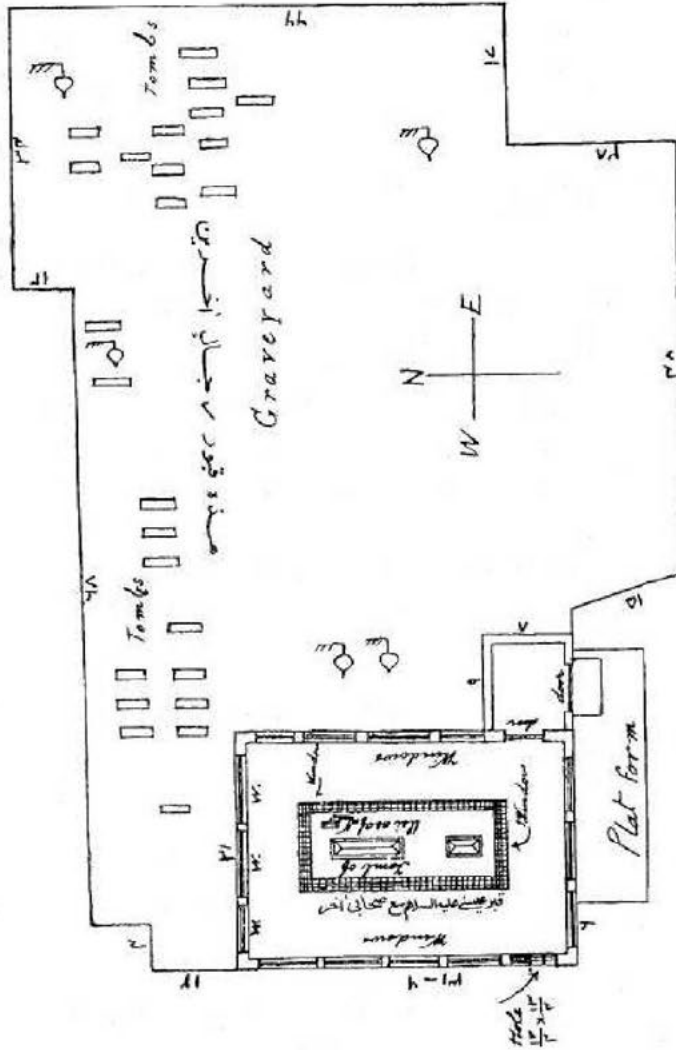
پھر اس کے بعد ہم اس شہر کے رہنے والے ان معتبر لوگوں کے نام درج کرتے ہیں جنہوں نے (اس بات کی) شہادت دی ہے کہ بلا شک وشبہ یہ قبر اللہ کے نبی عیسیٰ یوز آسف کی ہی ہے۔

غیر الشك والشبھة. وھم ھؤلاء.☆			وہ نام یہ ہیں۔
۱	مولوی واعظ رسول صاحب میر واعظ کشمیر ابن محمد یحییٰ صاحب مرحوم۔	۱۶	میرزا محمد بیگ صاحب ٹھیکہ دار امامیہ ساکن محلّہ مدینہ صاحب۔
۲	مولوی احمد اللہ واعظ برادر واعظ رسول میر واعظ کشمیر۔	۱۷	احمد کلہ۔منڈی بل ضلع نوشہرہ امامیہ۔
۳	واعظ محمد سعدالدین عتیق عفی عنہ برادر میر واعظ۔	۱۸	حکیم علی نقی صاحب امامیہ۔
۴	عزیز اللہ شاہ محلّہ کاچ گری۔	۱۹	حکیم عبدالرحیم صاحب امامیہ تحصیلدار۔
۵	حاجی نورالدین وکیل عرف عیدگاہی۔	۲۰	مولوی حیدر علی صاحب ابن مصطفیٰ صاحب امامیہ۔سندیافتہ کربلاء معلّٰی مجتہد فرقہ امامیہ۔
۶	عزیز میر نمبردار قصبہ پانپور۔ذیلدار۔	۲۱	مہر مفتی مولوی شریف الدین صاحب۔ابن مولوی مفتی عزیز الدین مرحوم۔
۷	مہر منشی عبدالصمد وکیل عدالت ساکن فتح کدل۔	۲۲	مہر مفتی مولوی ضیاءالدین صاحب۔
۸	مہر حاجی غلام رسول تاجر ساکن محلّہ ملک پورہ ضلع زینہ کدل۔	۲۳	مولوی صدرالدین مدرس مدرسہ ہمدانیہ امام مسجد وازہ پورہ۔
۹	مہر عبدالجبّار۔ خانیار۔	۲۴	مہر عبدالغنی کلاشپوری امام مسجد۔
۱۰	مہر احد خان تاجر۔اسلام آباد۔	۲۵	حبیب اللہ جلدساز متصل جامع مسجد۔
۱۱	مہر محمد سلطان میر رجوری کدل۔	۲۶	عبدالخالق کھانڈی پورہ تحصیل ہری پور۔
۱۲	ممہ جیو صراف کدل۔	۲۷	مہری عبد اللہ شیخ محلّہ وڈی کدل اصل ترکہ وان گامی۔
۱۳	حکیم مہدی صاحب اُمامیہ ساکن باغبان پورہ ضلع سنگین دروازہ۔	۲۸	حبیب بیگ نمبردار میوہ فروشان حبہ کدل سری نگر۔
۱۴	حکیم جعفر صاحب اُمامیہ - اَیضا۔		
۱۵	محمد عظیم صاحب اُمامیہ - اَیضا۔		

☆ ۔ کانت ھذہ الشھداء الوفًا ولکنا اقنعنا بھذا القدر و کلھم عمائد القوم

ترجمہ۔ ان گواہوں کی تعداد ہزاروں میں ہے لیکن ہم نے اسی قدر ناموں پر اکتفا کیا ہے۔

ومشاھیرھم وصلحاء ھم. منه

اور یہ سب عمائدین اور مشاہیر اور صلحاءِ قوم ہیں۔منه

۲۹	احمد جیو زینہ کدل - کشمیر۔	۵۱	مہر مجید شاہ پیر اندرواری۔
۳۰	مہری غلام محی الدین زرگر محلّہ کچہ بل قلعہ خانیار۔	۵۲	مہر پیر مجید بابا اندرواری۔
۳۱	عبداللہ جیوتاجر میوہ جات باغات سرکاری سرینگر۔	۵۳	اسمعال جیوڈوبی اَیضا۔
۳۲	محمد خضر ساکن عالی کدل۔سرینگر۔	۵۴	سیف اللہ شاہ خادم درگاہ اندرواری۔
۳۳	عبدالغفار بن موسیٰ جیو ہنڈو -نرورہ۔	۵۵	قادر دوبے اَیضا۔
۳۴	مہر عبلی وانی ولد صدیق وانی۔ بوٹہ کدل۔	۵۶	مہر مولوی غلام محی الدین کیموہ تحصیل ہری پور۔
۳۵	مہر غلام نبی شاہ حسینی۔	۵۷	محمد صدّیق پاپوش فروش محلّہ شمس واری۔
۳۶	مہر عبدالرحیم امام مسجد کہنموہ تحصیل ترال۔	۵۸	محمد اسکندر اَیضا۔
۳۷	مہر اَحد شاہ سری نگر۔	۵۹	محمد عمر اَیضا۔
۳۸	یوسف شاہ نرورہ۔سرینگر۔	۶۰	لسہ بٹ اَیضا۔
۳۹	مہرامیر بابا - گرگری محلّہ سرینگر۔	۶۱	مولوی عبداللہ شاہ اَیضا۔
۴۰	عبدالعلی واعظ چھر دوری سرینگر۔	۶۲	حاجی محمد - کلال دوری۔
۴۱	میر راج محمد - کرناہ وزارت پہاڑ۔	۶۳	محمد اسماعیل میر مسگر محلّہ دری بل۔
۴۲	لسہ جیو حافظ ٹینکی پورہ سرینگر۔	۶۴	عبدالقادر کیموہ - تحصیل ہری پور۔
۴۳	خضر جیو تارفروش۔	۶۵	احمد جیو چیٹ گر - محلّہ کلال دوری۔
۴۴	مہر عبداللہ جیو فرزند اکبر صاحب درویش خواجہ بازار۔	۶۶	محمد جیو زرگر ولد رسول جیو۔ فتح کدل۔
۴۵	محمد شاہ ولد عمر شاہ محلّہ ڈیڈی کدل۔	۶۷	عبدالعزیز مسگر ولد عبدالغنی محلّہ اندرواری۔
۴۶	نبہ شاہ امام مسجد گاؤ کدل۔	۶۸	احمد جیو مسگر ولد رمضان جیو۔ دری بل۔
۴۷	مہدی خالق شاہ خادم درگاہ حضرت شیخ نورالدین نورانی چرارشریف۔	۶۹	محمد جیو میر۔محلّہ دری بل۔
۴۸	غلام محمد حکیم متصل ڈل حسن محلّہ۔	۷۰	اسد جیو میر - محلّہ زینہ کدل۔
۴۹	عبدالغنی ناید کدل۔	۷۱	پیر نورالدین قریشی محلّہ بٹہ مالو صاحب امام مسجد۔
۵۰	مہر قمرالدین دوکاندار زینہ کدل۔	۷۲	مہر غلام حسن بن نورالدین مرجان پوری صفا کدل۔

المؤلّف میرزا غلام احمدالقادیانی

۵؍جون ۱۹۰۲ء

﴿۱۲۱﴾ ولمّا ثبت موت عيسى وثبت ضرورة مسيح يكسر الصليب في هذا الزمان. فما رأيكم يافتيان؟ أيُهلك الله هذه الأمّة في أيدى أهل الصلبان. أو يبعث رجلا يُجدّد الدين ويحفظ الجدران ؟ **فوالله إنى أنا ذالك المسيح الموعود** فضلا من الله المنان الودود. وأنا صاحب الفصوص. والحارس عند غارات اللصوص. وترس الدين من الرحمان عند طعن الأديان. ألا تفكّرون في السلسلتين. سلسلة موسى وسلسلة سيد الكونين؟ وقد أقررتم أنه صلى الله عليه وسلم جُعل في مبدأ السلسلة مثيل موسى. فما لكم لا ترون في آخر السلسلة مثيل عيسى؟ واعلموا أنكم تعلمون ضرورة مرسل من الله ثم تتجاهلون. وترون مفاسد

اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) کی وفات ثابت ہوگئی اور اُس مسیح کی ضرورت بھی ثابت ہوگئی جو اس زمانے میں کسرِ صلیب کرے گا۔ تو اے جوانو! پھر تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا اللہ اس امت کو عیسائیوں کے ہاتھوں تباہ کرے گا یا ایسا شخص مبعوث کرے گا جو دین کی تجدید کرنے اور اس کی چاردیواری کی حفاظت کرنے والا ہو؟ **خدا کی قسم! میں خدائے منّان ودود کے فضل سے وہی مسیح موعود ہوں** اور میں ہی نگینوں والا (منبع روحانی) اور چور اُچکوں کی غارتگری کے وقت حفاظت کرنے والا اور دیگر مذاہب کی طعنہ زنی کے وقت رحمان خدا کی طرف سے دین کے لئے ڈھال ہوں۔ کیا تم ان دو سلسلوں کے بارے میں غور نہیں کرتے؟ یعنی موسیٰؑ کا سلسلہ اور سید الکونینؐ کا سلسلہ۔ اور تم اس امر کا اقرار کر چکے ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلسلہ (محمدیہ) کی ابتدا میں مثیل موسیٰ بنایا گیا۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اس سلسلہ محمدیہ کے آخر میں مثیل عیسیٰ کو نہیں دیکھتے۔ جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرستادہ کی ضرورت کا علم رکھتے ہو پھر بھی جاہل بنتے ہو۔ اور زمانے کے مفاسد کو دیکھتے ہو پھر جان بوجھ کر اندھے بن جاتے ہو۔ جو اُفتاد

الـزمان ثم تتعامون. وتشاهدون مـا صُـبّ عـلـى الإسـلام ثـم تـنـامون. ودُعيتم لتكونوا أنصار الإسـلام ثـم أنـتـم لـلـنـصـارى تـحـاجّـون.أتـحـاربـون الله لتـعـجـزونـه؟ والـله غالب على أمـره ولـكـن لا تـعـلـمون. وقد قرب أجلكم المقدّر فما لكم لا تتّقون؟ أتظنون أني افتريتُ على الـلـه وتـعـلـمـون مآل قوم كانوا يفترون. ألا لعنة الله على الذين يفترون على الله وكذالك لعنة الـلـه عـلـى الذين يُكذّبون الحق لـمّـا جـاء هـم ويُعرضون. ألا تـنـظـرون إلـى الـزمـان أو على الـقـلـوب أقـفـال مـن الطغيان؟ أتـطـمعون أن تصلحوا بأيديكم مـا فـسـد مـن الـعمل والإيمان؟ ولا يهـدى الأعـمٰـى أعمٰى آخر وقـد مـضـت سُـنّة الـرحـمـان. فـاعلموا أن السكينة التى تطهّر مـن الـذنـوب. وتـنـزل فـى

اسلام پر پڑی ہوئی ہے اس کا مشاہدہ کرتے ہو پھر بھی سوئے ہی رہتے ہو۔ تمہیں اسلام کے مددگار بننے کی دعوت دی گئی لیکن تم نصاریٰ کی حمایت میں دلیل بازی کرتے ہو۔ کیا تم اللہ کو عاجز کرنے کے لئے اس سے جنگ کرتے ہو؟ اور اللہ تعالیٰ اپنے ہر امر پر غالب ہے لیکن تم نہیں جانتے۔ تمہاری اجلِ مقدّر آ پہنچی، پھر کیا وجہ ہے کہ تم تقویٰ سے کام نہیں لیتے۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ میں نے اللہ پر افترا باندھا ہے حالانکہ تم افتراء کرنے والی قوم کے انجام کو خوب جانتے ہو۔ سنو کہ اللہ کی لعنت ہے ان لوگوں پر جو اللہ پر افترا باندھتے ہیں۔ اسی طرح اللہ کی لعنت ہے ان لوگوں پر کہ جب ان کے پاس حق آئے تو وہ اُسے جھٹلاتے اور اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ کیا تم زمانے پر نظر نہیں ڈالتے یا یہ کہ سرکشی کے باعث دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔ کیا تم امید رکھتے ہو کہ تم بگڑے ہوئے عمل اور ایمان کی اپنے ہاتھوں سے اصلاح کر لوگے۔ اور ایک اندھا دوسرے اندھے کی راہنمائی نہیں کر سکتا۔ اور خدائے رحمان کی سنت جاری وساری ہے اور یاد رکھو کہ وہ سکینت جو گناہوں سے پاک کرے اور دلوں میں اترے، دیارِ محبوب کی طرف لے

القلوب. وتنقل إلى ديار المحبوب. وتُخرِجُ من الظلمات. وتُنَجّي من الجهلات. لا تتولّد هذه السكينة الا بتوسيط قوم يُرسلون من السماء. ويُبعَثون من حضرة الكبرياء. وكذالك جرت سُنّة الله لإصلاح أهل الأهواء. فيُكذّبُ هؤلاء السادات في أوّل أمرهم والابتداء. ويؤذَوْنَ من أيدى الأشقياء. ويُقال فيهم ما يؤذيهم من البهتان والتهمة والافتراء. ثم يُرَدّ الكرّةُ لهم فيُلقَى في قلوبهم أن يرجعوا إلى ربّهم بالتضرّع والابتهال والدعاء. فيُقبِلون على الله ويستفتحون. ويبتهلون و يتضرّعون. فينظر الله إليهم بنظرٍ ينظر إلى أحبّائه ويُنصَرون. فيخيب كلّ جبّار عنيد معتدٍ في الظنون. ويجعل الله خاتمة الأمر لأوليائه الذين

﴿۱۲۲﴾

جائے، ظلمات سے باہر نکالے اور جہالتوں سے نجات بخشے، ایسی سکینت صرف اور صرف ان لوگوں کے توسط سے پیدا ہوتی ہے جو آسمان سے بھیجے جاتے ہیں۔ اور حضرتِ کبریاء کی جناب سے مبعوث ہوتے ہیں۔ ہوا و ہوس کے بچاریوں کی اصلاح کے لئے اللہ کی یہی سنت جاری ہے۔ شروع شروع میں اِن بزرگوں کی تکذیب کی جاتی ہے اور بدبختوں کے ہاتھوں انہیں اذیّت دی جاتی ہے اور اُن کے بارے میں بہتان، تہمت اور افترا کی ایسی ایسی باتیں کہی جاتی جو انہیں تکلیف دیتی ہیں۔ پھر اُن کی باری آتی ہے اور اُن کے دلوں میں یہ بات ڈالی جاتی ہے کہ وہ تضرّع، ابتہال اور دعا کے ساتھ اپنے رب کی طرف رجوع کریں۔ اس پر وہ اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فتح کے طلبگار ہوتے ہیں۔ وہ گڑگڑاتے اور تضرّع اختیار کرتے ہیں۔ جس پر اللہ ان پر ایسی رحمت کی نظر ڈالتا ہے جو وہ اپنے پیاروں پر ہمیشہ ڈالا کرتا ہے اور وہ مدد دیئے جاتے ہیں۔ وہ ہر سرکش، معاند اور بدگمانیوں میں حد سے بڑھنے والے کو ناکام و نامراد کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس امر کا انجام اپنے ان اولیاء کے حق میں کرتا ہے جن کی

كانوا يُضحَكُ عليهم ويُستضعفون. ويُقضى الأمر ويُعلَى شأنهم ويُهلك قوم كانوا يُفسدون. كذالك جرت سُنن الله لقوم يطيعون أمره ولا يفترون. ولا يبتغون الا عزّة الله وجلاله وهم من أنفسهم فانون. فينصرهم الله الذی يری ما فی صدورهم ولا يُتركون. وإنهم أمناء الله على الأرض ورحمة الله من السماء وغيث الفضل على البريّة. لا ينطقون إلا بإنطاق الروح ولا يتكلمون الا بالحكمة والموعظة الحسنة. يأتون بترياق لا يتيسر لأحد من المنطق ولا من الفلسفة. ولا بكلمات علماء الظاهر المحرومين من الروحانية. ولا بحيلة من الحيل العقلية. بل لا يحيٰى أحدٌ الا بتوسيط هذه الأحياء من يد الحضرة.

ہنسی اڑائی جاتی تھی اور وہ کمزور سمجھے جاتے تھے۔ اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ اور ان کی شان بلند کی جاتی ہے اور فساد کرنے والوں کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ ایسی قوم جو اس کے حکم کو مانتی اور کوتاہی نہیں کرتی اور صرف اللہ کی عزت وجلال کی خواہاں ہو اور جنہوں نے اپنے آپ کو اس کی ذات میں فنا کر دیا ہو اُن کے لئے اللہ کی یہی سنت جاری ہے۔ پھر وہ اللہ جو ان کے سینوں کے راز جانتا ہے ان کی مدد فرماتا ہے اور وہ بے یار و مددگار چھوڑے نہیں جاتے۔ ایسے لوگ زمین پر اللہ کے امین ہیں اور آسمان سے برسنے والی اللہ کی رحمت اور مخلوق پر فضل الٰہی کی بارش ہوتے ہیں۔ وہ صرف روح القدس کے بلائے بولتے ہیں اور صرف حکمت اور موعظہ حسنہ کی باتیں کرتے ہیں اور ایسا تریاق لاتے ہیں جو کسی شخص کو منطق اور فلسفہ اور ظاہر پرست اور روحانیت سے محروم علماء کی باتوں اور عقلی چالاکیوں سے حاصل نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اگر کسی کو زندگی ملتی ہے تو فقط حضرت کبریاء کے ہاتھ سے ان زندگی پانے والوں کے توسط سے اور یہی اللہ ذوالجلال رب العزت کے

وکذالك اقتضت عادة الله ذی الجلال والعزّة. ولا یُفتح ما قفّله الله الا بهذه المقالید. و لا ینزل أمره الا بتوسط هذه الصنادید. وإن الأرض ما صلحت قط وما أنبتت الا بماء من السماء. والماء وحی الله الذی ینزل فی حلل سحب الأنبیاء. و کفاك هذا إن کنتَ من ذوی الدهاء. و إن کنتَ لا تقبل الحق ولا تطلبه فاطلب النور من الخفافیش. والثمرات من الحشیش. وقد نبّهناك فیما مضی. وأشرنا إلی عبد اختاره الله لهذا الأمر واصطفٰی. ولا یراه الا من هداه الله وأری. فادع الله لیفتح عینك لتوانس عینا جرت للوری. فإن القوم قد اشرفوا علی الهلاك فی بادیة الضلالة. کإسماعیل

دستور کا تقاضا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے مقفّل کیا وہ صرف انہی چابیوں سے کھلتا ہے اور امرِ الٰہی انہیں برگزیدوں کی وساطت سے نازل ہوتا ہے۔ آسمانی پانی کے بغیر نہ تو زمین کسی قابل ہوسکتی ہے اور نہ ہی کچھ اُگا سکتی ہے۔ وہ آسمانی پانی اللہ کی وہ وحی ہے جو انبیاء کے اَبر کی شکل میں نازل ہوتی ہے اور تیرے لئے یہ کافی ہے اگر تو عقل مندوں میں سے ہے۔ اور اگر تو حق کو قبول نہیں کرتا اور تجھے اس کی تلاش نہیں ہے تو جا اور چمگادڑوں سے روشنی حاصل کر اور خشک گھاس سے پھل تلاش کر۔ ہم نے اپنے گزشتہ بیان میں تجھے اچھی طرح سے خبردار کر دیا ہے۔ اور اس بندے کی طرف اشارہ کر دیا ہے جسے اللہ نے اس امر کے لئے چنا اور منتخب فرمایا۔ اس کو وہی شخص دیکھ سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور دکھائے۔ پس تو اللہ سے دعا کر کہ وہ تیری آنکھ کو اُس آنکھ سے ہم آہنگی اور موانست پیدا کرنے کے لئے کھولے جو مخلوق کے لئے اشکبار رہے۔ بلا شبہ یہ قوم ضلالت کے بیابان میں ہلاکت کے اتنا قریب پہنچ چکی تھی جیسے (حضرت) اسماعیل (علیہ السلام) اجنبی سرزمین میں پیاس کی

مــن الــعــطـــش فــی أرض الـغـربة. فـرحـمهـم الـلـه علی رأس هــذه الــمــائة. وفـجّـر یـنبـوعـا لأهـل التّقی. لیروی أكبـــادهـــم وأولادهـــم و یُــنـجیهـم مـن الـردی. فهـل فیـكـم مـن یـطـلـب مـاءً ا أصـفٰـی؟ وهـذا آخـر مـا قلنـا فـی هـذا الـكتـاب لـمن اتّعظ ووعٰـی. والسـلام عـلی من اتّبع الهدیٰ.

تـــمّـــت

شدت کے باعث (نیم مُردہ) ہو گئے تھے۔ پھر اللہ نے اس صدی کے سر پر اُن پر رحم فرمایا اور متقیوں کے لئے ایک چشمہ جاری کر دیا تاکہ وہ اُن کے جگر گوشوں اور ان کی اولادوں کو سیراب کرے اور انہیں ہلاکت سے نجات دے۔تم میں سے کوئی ہے جو اس مصفّا پانی کا طلبگار ہو۔ یہ وہ آخری بات ہے جو ہم نے اس کتاب میں اس شخص کے لے کہہ دی ہے جو نصیحت حاصل کرے اور اسے یاد رکھے۔ (اور سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی)

(ختم شد)

ألّف هذه الرسالة إتماما للحجّة. وتبليغًا لأمر حضرة العزّةالمسيح الـموعود والـمهـدی الـمعهود. والإمـام الـمنتظرالمؤيّد مـن اللّٰه الصمد.میرزا غلام أحمد القادیانی الهـنـدی الـفـنـجابی نصره اللـه وأيّد.وقد تمّت فی الشهر المبارك ربيع الأوّل سنة ۱۳۲۰ من الهجرة الـنبـوية. عـلـى صـاحبها السّلام والتحيّة. والصلواة المرضيّة.

یہ رسالہ اتمام حجت، نیز عزت مآب حضرت مسیح موعود، مہدی معہود اور صمد خدا سے تائید یافتہ امامِ منتظر مرزا غلام احمد قادیانی، ہندی، پنجابی ۔ اللہ ان کی نصرت و تائید فرمائے۔ نے مشن کی اشاعت کی غرض سے تالیف فرمایا اور ربیع الاوّل سنہ ۱۳۲۰ ہجری نبوی (آپ پر سلامتی، درود اور دعا ہو) کے مبارک مہینہ میں مکمل ہوئی۔